تقویٰ کیسے اختیار کریں

ترجمہ

کتاب الورع

تالیف

امام ابوبکر احمد بن محمد بن الحجاج المروذی

تحقیق

سمیر بن امین الزہیری

ترجمہ

اختر فتح پوری

نظر ثانی

ابن سرور محمد اویس

مکتبہ رحمانیہ
اقراء سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

ترجمہ

کتاب الورع

تالیف

امام ابوبکر احمد بن محمد بن الحجاج المروذی

تحقیق

سمیر بن امین الزہیری

ترجمہ

اختر فتح پوری

نظر ثانی

ابن سرور محمد اویس

نام کتاب .... تقویٰ کیسے اختیار کریں؟

تالیف .... امام ابوبکر احمد بن محمد بن الحجاج المروذی

تحقیق .... سمیر بن امین الزهیری

ترجمہ .... اختر فتح پوری

نظر ثانی .... ابن سرور محمد اویس

ناشر .... مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور

تعداد ۱۱۰۰
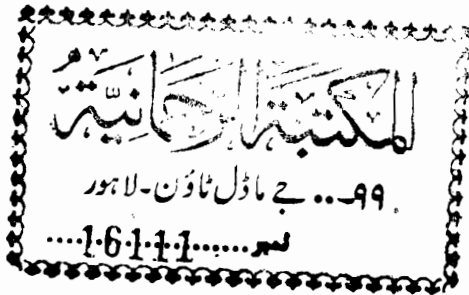
فہرست مضامین

مقدمہ	۱۰
دیباچہ	۱۲
کتاب اور صاحب کتاب کا تعارف	۱۴
''کتاب الورع'' کا تعارف	۱۵

جزءاوّل

رب یسر و أعن	۲۰
اہل سرحد اور اہل بغداد کیلئے ناپسندیدہ باتیں	۲۹
تجارت اور کاروبار چھوڑ دینے کی مذمت	۳۵
پسندیدہ کمائی	۳۵
دینداروں کے مناسب کمائی	۳۶
یقین کے بغیر لوگوں سے علیحدگی اختیار کرنے کی کراہت	۳۷
تکبر کا ترک کرنا اور کام کا پابند رہنا	۳۸
ناپسندیدہ جگہ سے خرید وفروخت کرنا	۴۱
برے آدمی سے کاروبار کرنے سے دور رہنا	۴۱
اس شخص سے خرید وفروخت کرنا جو اپنے نواح اور اہل بدعت کو ناپسند کرتا ہو	۴۲
ناپسندیدہ جگہ سے ناپسندیدہ خرید وفروخت	۴۳
نہر سعید اور اس جیسی جگہوں سے خرید وفروخت کرنا	۴۴

راستے کی مساجد اور ان میں نماز پڑھنے کی کراہت ۴۴
مسلمانوں کے راستے میں نئے کاموں کی کراہت ۴۵
راستوں کے کنوؤں سے پانی پینے کی کراہت ۴۶
ان کنوؤں سے پانی پینے کی کراہت جنہیں برے لوگوں نے کھودا ہے ۴۶
صاف پانی کی نالیوں پر چلنے کی کراہت ۴۸
مسجد کے باہر مسجد کی چٹائیوں پر بیٹھنے کی کراہت ۴۸
غسل میت سے بچے ہوئے پانی سے وضو کی کراہت ۴۹
مسجد سے بچ جانیوالی لکڑی، چٹائی، سامان اور اینٹوں کا کیا کیا جائے
اور اس کا مصرف کیا ہے؟ ۵۰
جو چیز عوام الناس کیلئے ہو اس میں رخصت ہے ۵۰
جامع مسجد کے اندر نماز پڑھنے اور اتباع امام کی فضیلت ۵۰
باب: ناپسندیدہ جگہ کی دھونی اور خوشبو کے سونگھنے کی کراہت ۵۱
قیدیوں کے درمیان جدائی کی کراہت ۵۳
تقسیم کے معاملے اور اس سے بچ جانے والی چیزوں سے دور رہنے کے بارے میں ۵۴
برے آدمی کی لکڑیوں سے پانی گرم کرنے کی کراہت ۵۴
جو طیب کو خبیث سے خراب کرتا ہے ۵۴
حلال و حرام کا بیان اور حلال کے حصول کے ذرائع ۵۷
سود کی حرمت ۵۷
کیا مشتبہ چیزوں میں والدین کی اطاعت ضروری ہے ۵۹
تقویٰ کا بیان ۶۰
مشتبہ میں والدہ کی اطاعت و ہمدردی ۶۱
ناپسندیدہ اقرباء کی مدد کی ناپسندیدگی ۶۲

سودی کاروبار کرنے والا جب توبہ کا ارادہ کرے تو کیا کرے ۶۳
ناپسندیدہ لوگوں سے عورتوں کی خرید وفروخت کی کراہت ۶۴
اپنے والد کو روکنے والے شخص اور خوشی منانے والے شخص کا بیان ۶۴
ناپسندیدہ جگہ کی تجارت کی کراہت ۶۶
مساجد کی تعظیم اور ان میں دنیاوی کاموں کی کراہت ۶۶
قبرستان میں مکروہ دنیوی کام ۶۷
اس آدمی کا بیان جو آٹا خریدے اور اپنے ماپ سے زیادہ لے ۶۷
بیع میں خریدار اور فروخت کنندہ کا علم ۶۸
چاندی کے برتنوں اور ریشم کی خرید وفروخت کا بیان ۶۹
پچھنے لگانے والے کی کمائی ۶۹
وہ شخص جو بستیوں میں غلہ تیار کرتا ہے ۶۹
ایک شخص ایک چیز دیتا ہے اور معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ ناپسند کرتا ہے ۷۰
تقویٰ کے کچھ مسائل ۷۰
بنو ہاشم پر صدقہ کی کراہت ۷۴
باب: صبر اور دنیا کی بربادی کے بارے میں ۷۵
جو شبہ کی وجہ سے کھانے کو پسند نہ کرے اور قے کر دے ۸۹

جزء ثانی

کم کھانے اور ترک شہوات کے بارے میں ۹۵
تقویٰ اور اس کے مسائل کی باریکیوں کے بارے میں ۹۸
جس شخص کی جگہ کو ناپسند کیا جاتا ہو اس کے چراغ، آگ اور لکڑی سے روشنی
حاصل کی جائے اس سے روٹی یا کوئی اور چیز پکائی جائے ۹۹

ایک شخص جس کا والد اسے حکم دیتا ہے کہ اس کے لئے کپڑا یا کسی ضرورت کی چیز کو ان دراہم سے خریدے جنہیں وہ ناپسند کرتا ہے اور یہ کہ آدمی کیلئے اس کے بیٹے کے مال سے کتنا حصہ ہے؟	١٠٠
ایک شخص اپنے بیٹے یا بیٹی کیلئے ہبہ کی ہوئی چیز واپس لے سکتا ہے یا نہیں؟	١٠٢
ایک شخص اپنی بیٹی کو لونڈی ہبہ کرتا ہے اور اس کے خریدنے کا ارادہ کرتا ہے	١٠٣
تحفہ دینے کا بیان	١٠٣
آدمی کا اپنے بیٹے کے مال سے شادی کرنا اور لونڈی خریدنا	١٠٤
آدمی کے لیے اپنے باپ کے مال سے اور عورت کیلئے اپنے خاوند کے مال سے کیا حلال ہے	١٠٥
اچانک نظر کا پڑنا اور ناپسندیدہ نظر	١٠٦
اپنے رب کے نام سے ڈرنے والے کیلئے دو جنتیں ہیں	١٠٧
مرد کا مریض عورت کا علاج کرنا اور خادم کا اپنی مالکہ کے بال دیکھنا	١٠٩
شادی کا حکم اور اس کی فضیلت	١١٠
بعض متقی علماء کا ذکر	١١٢
پانی اور مردار کی طرف مجبور ہونے والے کا کھانا پینا	١١٩
بلاد روم میں پائی جانیوالی پکی ہوئی ہنڈیا	١٢١
شدید گرمی اور سردی میں جنگ کرنا	١٢١
وہ حاکم جو ذبح کرنے اور دودھ دوہنے سے تنگی محسوس کرتا ہو	١٢٢
قاتل جب توبہ کرے	١٢٢
مکہ کے مکانوں کی اجرت	١٢٣
بعض حلال چیزوں کو حرام ہونے کے خوف سے چھوڑ دینا	١٢٥
شبہ والے مال کا وارث ہونا	١٢٦

کس بات سے وہ ولیمہ سے باہر چلا جائے	۱۲۷
کھیل کی چیزوں اور تصاویر کی خریداری کی کراہت	۱۳۱
ہاتھ کو بوسہ دینا	۱۳۳
بلاد روم میں پائے جانے والے شہد کو کھایا جائے؟	۱۳۴
چوروں سے کب جنگ کی جائے	۱۳۴
عہد شکنی پر ذریت کا قید ہونا	۱۳۵
مریض مسلمان جسے وہ جنگ میں پاتے ہیں	۱۳۵
فوج کے امیر کا چلنے کیلئے لوگوں پر تنگی کرنا	۱۳۶
دشمن کے قبضہ میں قیدی کا چوری کرنا	۱۳۷
آدمی کا متواضع ہونا اور تعریف پر اپنی مذمت کرنا	۱۳۷
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیسے ہو	۱۳۹
نشہ آور چیز کی حرمت	۱۴۱
شراب کی بو محسوس ہونے پر حد واجب ہونے کے قائلین	۱۴۴
اجزائے شراب اور اس جیسی چیزوں کی فروخت کی کراہت	۱۴۵
وہ دعوت جس میں نشہ آور چیز ہو حاضر ہونے کی کراہت	۱۴۷
نشہ آور چیز پینے والے پر صدقہ	۱۵۰
جو اپنے بیٹے کی طلاق کی قسم دے کہ وہ نشہ آور چیز کے ساتھ دوا پیئے گا	۱۵۰
سلائی کے بارے میں	۱۵۱
سندھی جوتے پہننا	۱۵۲
سرخ رنگ کی کراہت	۱۵۳
باریک اور دھاریدار کپڑے پہننے کی کراہت	۱۵۵
عورتوں کی مہندی اور اس کی ناپسندیدگی	۱۵۵
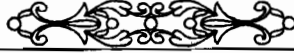
کٹائی کرانے اور گدی کے مونڈنے کی کراہت	۱۵۶
بالوں میں موباف باندھنے کی کراھت	۱۵۷
سر کا منڈانا	۱۵۹
چونے کی کراہت	۱۵۹
مساجد کو چونا گچ کرنے اور خوبصورت بنانے کی کراہت	۱۶۰
چھت میں نقش ونگار کرنے کی کراہت	۱۶۱
غیبت کی کراہت	۱۶۲
آسودہ حالی کا بیان	۱۶۳

Mufti Hameedullah Jan
Chairman Darul Ifta
AL JAMIATUL ASHRAFIA
Shahrah-e-Ferozpur, Lahore - Pakistan
Tel #: 042 - 7531581
Cell #: 0333 - 4241816

المفتی حمید اللہ جان
رئیس دارالافتاء
الجامعۃ الاشرفیہ
شاہراہ فیروز پور ○ لاہور ○ پاکستان

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

Date 5 - 8 - 2004　　　نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ　　　تاریخ ۱۸-۶-۱۴۲۵ھ

کتاب تقویٰ کیسے اختیار کریں؟ جو کتاب الورع (عربی) کا اُردو ترجمہ ہے پڑھ کر تزکیہ نفس کے لیے تریاق پایا۔ اربابِ علم وعمل اور عارفین اسرار شریعت فرماتے ہیں۔ کہ تزکیہ کی بنیاد دو چیزیں ہیں۔

1- گناہوں سے اجتناب یا ان پر توبہ اور استغفار　　　2- عبادات کا اہتمام

پہلی چیز سے بُرے صفات وعادات سے دل کی صفائی ہو جاتی جس کو عارفین کی تعبیر میں تخلیہ (بالخاء المعجمہ) کہتے ہیں۔ جبکہ دوسری چیز سے دل میں نُورِ ایمانی اور نورِ بصیرت اور حلاوتِ ایمانی نصیب ہو جاتی ہے جس کو اہلِ حقیقت کی تعبیر میں تحلیہ (بالحاء المھملہ) کہتے ہیں۔ اور پہلی چیز (تخلیہ) کو دوسری چیز (تحلیہ) پر تقدم حاصل ہے۔

الشیخ المحدث عبدالغنی المجد دی الدھلوی حاشیہ ابن ماجہ میں **ولا ورع کالکف** پر تحریر فرماتے ہیں۔

قوله عليه السلام ولا ورع كالكف اى عن المحارم والمشتبهات كما قال من حام حول الحمى يوشك ان يرتع فيها ولهذا قالوا ان التخليه مقدم على التحليه فاللازم على الانسان ان يخلى قلبه و باطنه و يكفه عن الرذائل ثم يحليه بالعبادات فان التخليه كالصيقل.

یہ کتاب پہلی چیز میں انتہائی مؤثر کتاب ہے کیونکہ یہ کتاب امام المحدثین حضرت امام احمد بن حنبل ؒ کے ارشادات یا اس کے واسطہ سے احادیث طیبہ یا آثار صحابہ وتابعین پر مشتمل ہے جس کی وجہ سے یہ کتاب نور ہی نور ہے۔ اس کے مصنف چونکہ حنبلی ہیں۔ لہٰذا اس کو احناف حضرات تقویٰ کے لیے علاج سمجھ کر مطالعہ کریں۔ فتویٰ نہ سمجھیں۔ اللہ کریم جناب حاجی مقبول الرحمٰن صاحب کو اجرِ عظیم عطا فرماوے کہ جس نے اس دورِ پُر فتن میں امت کے روحانی علاج کا فکر کر کے اس کتاب کی اچھے طریقہ سے طباعت کا انتظام کیا۔ (آمین)

حمید اللہ جان عفی عنہ
خادم الحدیث والافتاء
جامعہ اشرفیہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

سب تعریف اللہ کیلئے ہے ہم اس کی حمد کرتے ہیں اور اس سے مدد طلب کرتے ہیں اور اس سے بخشش چاہتے ہیں اور ہم اپنے نفوس کے شر اور اپنے اعمال کی بُرائیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

امابعد! یہ کتاب الورع کا دوسرا ایڈیشن ہے جو امام ربانی ابوبکر احمدْ بن محمد بن الحجاج المروزی رحمہ اللہ کی تالیف ہے پہلے ایڈیشن کے ختم ہونے کے بعد آج ہم دوبارہ اس کی طباعت کرا رہے ہیں اور ہم نے اس خواہش کے ساتھ کہ بقدر امکان یہ طباعتی اور علمی اغلاط سے پاک ہو از سرنو اس کی اشاعت کی ذمہ داری لی ہے اور علمی پہلو سے میں نے اس خواہش سے دوبارہ مخطوطے سے اس کا مقابلہ کیا ہے کہ نص محفوظ رہے اسی طرح میں نے اس کی تحقیق میں تخریج، تعلیق یا تراجم کے لحاظ سے کچھ کم اضافہ نہیں کیا۔ اور میرے خیال میں اس کتاب کی اہمیت کے بیان کی کچھ ضرورت نہیں ہاں اتنا بیان کرنا کافی ہے کہ آدمی جب اسے پڑھنا شروع کرتا ہے تو اس سے فارغ ہونے تک اسے نہیں چھوڑتا اور جب وہ اس سے فارغ ہو جاتا ہے تو جلد ہی اس کی طرف ضرور رجوع کرتا ہے۔

لیکن اس انتباہ کی ضرورت ہے کہ اس کتاب کا پڑھنا گہرے فکر و تامل کا محتاج ہے اور توفیق یافتہ وہ ہے جسے اللہ توفیق دے اور اللہ جس سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے اس کتاب میں کچھ عظیم اصول اور پختہ استدلالات ہیں جو کسی دوسری کتاب میں موجود نہیں۔

اور میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے اقوال واعمال کو خالصتہً اپنی رضامندی کیلئے بنا دے اور ہمارے نفوس وقلوب سے دنیا کی محبت کو نکال دے اور ہمیں سنت اور اس کی اتباع کی محبت سے سرشار کرے اور اپنے حبیب اور اپنے نبی محمد ﷺ کے جھنڈے تلے ہمیں اکٹھا کرے۔ آمین

و آخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

سمیر بن امین الزھری

الریاض ۱۸/۱۲/۱۴۱۹ھ

دیباچہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ ہم اس کی حمد کرتے ہیں اور اس سے مدد طلب کرتے ہیں اور اس کی بخشش کے خواہاں ہیں اور ہم اپنے نفوس کے شرور اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کا صحیح معنوں میں تقویٰ اختیار کرو اور تم مسلمان ہونے کی حالت ہی میں مرو۔ (آل عمران ۱۰۲)

اے لوگو! اپنے اس رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک نفس سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مردوں اور عورتوں کو پھیلایا اور اس اللہ کا ڈر اختیار کرو جس سے تم سوال کرتے ہو اور رشتہ داریوں کے بارے میں بھی تقویٰ اختیار کرو بلاشبہ اللہ تم پر نگران ہے۔ (النساء۔۱)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور سیدھی بات کرو وہ تمہارے اعمال کو تمہارے لئے ٹھیک کرے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ بڑی کامیابی کو پالے گا۔ (احزاب ۷۰۔۷۱)

اما بعد! بے شک اصدق الحدیث کتاب اللہ ہے اور بہترین ہدایت محمد ﷺ کی

ہدایت ہے اور بدترین کام وہ ہیں جو دین میں نئے پیدا کیے جائیں اور ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

یہ کتاب الورع، امام، زاہد شیخ الاسلام ابوبکر احمد بن محمد بن الحجاج المروذی کی تالیف ہے جو اہل السنۃ والجماعۃ کے امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل کے شاگرد تھے بلکہ آپ کے جلیل القدر شاگردوں میں سے تھے۔

کتاب اور صاحب کتاب کا تعارف

صاحب کتاب امام ابوبکر احمد بن محمد بن الحجاج المروذی

ابوبکر احمد بن محمد بن الحجاج المروذی نزیل بغداد' آپ کے والد خوارزمی تھے اور آپ کی والدہ مروذیہ تھیں آپ نے امام احمد کی صحبت اختیار کی اور آپ کے ساتھ رہے اور آپ سے حدیث کی روایت کی آپ امام احمد کے اجل اصحاب میں سے تھے اللہ دونوں پر رحم فرمائے خطیب ''التاریخ'' میں بیان کرتے ہیں کہ آپ اپنے فضل اور تقویٰ کے باعث امام احمد کے مقدم اصحاب میں سے تھے اور امام احمد آپ سے مانوس اور خوش تھے اور جب وہ فوت ہوئے تو آپ ہی نے ان کی آنکھیں بند کیں اور آپ کو غسل دیا اور آپ نے ان سے کثیر مسائل کو بیان کیا اور احادیث صالحہ کا آپ سے اسناد کیا اور اس مقام کی وجہ سے خلال نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابوبکر مروذی کو بیان کرتے سنا کہ ابو عبداللہ امام احمد بن حنبلؒ مجھے کسی کام کے سلسلہ میں بھیجا کرتے تھے اور فرماتے تھے تو جو کچھ کہے گا وہ سب میری زبان پر ہوگا اور میں نے ہی کہا ہوگا اور مورخین فرماتے ہیں کہ امام احمد مروذی کی امانت داری کی وجہ سے ایسا کہا کرتے تھے۔ وہ ثقہ متواضع اور متقی تھے اور ذہبی نے السیر اور التذکرہ میں ان کے بارے میں کہا ہے کہ آپ سنت میں امام تھے' اور اس پر سختی سے عمل پیرا تھے اور آپ کو بغداد میں عجیب جلالت حاصل تھی۔

❁ ❁ ❁

''کتاب الورع'' کا تعارف

اس ایڈیشن میں اصل معتمد کا بیان

یہ نسخہ اہل دمشق کے مکتبہ ظاہریہ (مکتبۃ الأسد الوطنیۃ) کے مخطوطات میں پایا جاتا ہے اور یہ مجموعہ نمبر ۱۲۹ کے ضمن میں ۲۹ اوراق میں ہے اور یہ کتاب غلطی سے بعض فہارس جیسے تاریخ التراث العربی مولفہ ابوبکر مروذی' احمد بن علی بن سعید مولف کتاب الجمعۃ وفضلھا اور کتاب مسند ابوبکر صدیق میں بیان کی گئی ہے اور کتاب کی سطور کی تعداد ۲۶ سے لے کر ۴۶ کے درمیان تک ہے اور کتاب کا اکثر حصہ نقطوں سے خالی ہے۔

ایسے ہی کتاب کے پہلے حصے میں بعض روایات پائی جاتی ہیں جن کا اس کتاب سے کوئی تعلق نہیں اگرچہ وہ اس طریق پر ہیں جس پر کتاب بیان ہوئی اور ایسے ہی دوسرے حصے کے بعد بھی ہے چونکہ یہ اصل کتاب میں نہیں ہے اس لئے میں نے یہ جانتے ہوئے کہ پہلے جب کتاب طبع ہوئی تو اس قسم کے اضافہ جات بھی جو کتاب کا حصہ نہ تھے شائع ہوگئے ہیں میں نے انہیں اس میں شامل نہیں کیا پھر اس کے بعد دوبارہ اسے اسی صورت میں شائع کیا گیا جس پر وہ پہلی صورت میں شائع ہوئی تھی میں نے اس ایڈیشن کیلئے نسخہ ظاہریہ کو اصل بنایا ہے اور اصل کا اشارہ اسی کی طرف ہے پھر میں نے کتاب کے مصری ایڈیشن سے بھی مدد لی اور ''ط'' میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

کتاب کے موجودہ نسخہ کی سند:

شیخ امام' عالم' زاہد' تقی الدین ابومحمد عبدالغنی بن عبدالواحد بن علی بن سرور المقدسی نے ہمیں

بتایا کہ شیخ حافظ ثقہ ابوالفتح محمد بن احمد بن ابی الفوارس نے اسے سنانے کی خبر ہمیں دی اور میں ذوالقعدہ ۴۰۷ھ میں سن رہا ہوں' ابوبکر احمد بن محمد بن عبدالخالق نے ہمیں خبر دی کہ ابوبکر احمد بن محمد بن الحجاج مروزی نے ہم سے بیان کیا۔

اس سند کے رجال کے مختصر سوانح درج ذیل ہیں۔

۱۔ حافظ عبدالغنی بن عبدالواحد بن علی بن سرور المقدسی: آپ امام اور معروف حافظ ہیں اور میں نے آپ کی کتاب ''الامر بالمعروف والنھی عن المنکر'' کے مقدمہ میں آپ کے عادات و خصائل کو بیان کر دیا ہے جو ریاض کے دارالسلف میں طبع ہوئی ہے اسی طرح کتاب ''العمدۃ فی الاحکام'' کی تحقیق کیلئے میرے مقدمہ کو دیکھئے جو ریاض کے مکتبہ معارف میں طبع ہوئی ہے۔

۲۔ حافظ محمد بن احمد بن ابی الفوارس: آپ ثقات حفاظ میں سے تھے۔ ۳۳۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۴۱۲ھ میں وفات پائی اور احمد بن فضل بن خزیمہ' جعفر الخلدی' ابوبکر شافعی' ابوبکر نقاش' ابوعلی صواف اور ان کے علاوہ لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا اور ابوسعد مالینی' برقانی' خطیب بغدادی اور ابن البناء وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے۔ ذہبی نے آپ کے بارے میں بیان کیا ہے کہ آپ نے بصرہ' بلاد فارس اور خراسان کی طرف سفر کیا اور جمع و تصنیف کا کام کیا اور مشائخ آپ کے پاس کھنچے آئے اور آپ حفظ و صلاح اور معرفت میں مشہور تھے۔ (دیکھئے السیر ۲۲۳/۱۷)

۳۔ احمد بن جعفر بن محمد بن سلم الختلی: امام احمد بن جعفرؒ بغداد کے مایہ ناز اور اونچے درجہ کے عالم تھے۔ آپ نے قراءات اور تفاسیر کے متعلق بہت کچھ لکھا ہے۔ ۲۷۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۳۶۵ھ میں وفات پائی۔ (دیکھئے السیر ۸۲/۱۶)

۴۔ ابوالحسن بن الفرات: آپ عالم' حافظ حدیث' علم میں یکتا' محمد بن العباس بن احمد بن محمد بن الفرات بغدادی ہیں آپ ثقہ اور اپنی نقل میں حجت تھے اور اپنے ضبط میں انتہا کو پہنچے ہوئے تھے عتیقی نے آپ کے بارے میں کہا ہے کہ آپ ثقہ مامون تھے میں نے

آپ سے بڑھ کر احسن طور پر حدیث کی قراءت کرنے والا نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے۔ آپ نے ۲۸۴ھ میں وفات پائی دیکھئے (السیر ۱۶/ ۴۹۵)

۵۔ ابوبکر الوراق: احمد بن محمد بن عبدالخالق آپ نے ولید بن شجاع ابوبکر المروذی اور محمد بن زنبور مکی وغیرہ سے سماع حدیث کیا اور آپ سے احمد بن جعفر بن سلم، علی بن محمد بن لؤلؤ اور محمد بن المظفر وغیرہ نے روایت کی ہے خطیب نے آپ کے متعلق بیان کیا ہے کہ آپ ثقہ اور خیر وصلاح میں معروف تھے۔ (دیکھئے تاریخ بغداد ۵/ ۵۶۔۵۷)

کتاب کی نسبت مصنفؒ کی طرف:

اس کتاب کو امام احمد بن حنبلؒ کی طرف منسوب ہونے کی حیثیت سے شہرت حاصل ہوئی اور شاید یہ اس طرف راجع ہے کہ یہ آپ سے مروی ہے اور میں اسے درست نہیں سمجھتا بلکہ یہ کتاب قطعی طور پر ابوبکر مروذی کی ہے اور یہ ان مسائل کا مجموعہ ہے جو آپ نے امام احمد سے پوچھے اور عالم کی تصنیف اور اس کے مسائل کے جمع کے درمیان فرق ہوتا ہے اور یہ کتاب دوسری قسم سے ہے۔

عموماً یہ کتاب اپنے باب میں نفیس کتب میں شمار ہوتی ہے اور اس میں بہت سا نافع علم ہے اور اس میں زاہدوں کے واقعات ہیں جو کسی دوسری کتاب میں موجود نہیں اور اس میں امام احمد رحمہ اللہ کے فتاویٰ، زہد و ورع اور سنت کی ترغیب اور اس کے تمسک واتباع اور آپ کی وصیت وغیرہ کے وہ حالات ہیں جنہیں ہم کسی دوسری کتاب میں موجود نہیں پاتے۔

یہ کتاب بار بار پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے اور قدیم و جدید اہل علم اس کتاب کے حاصل کرنے اور اسے پڑھنے کے شائق ہیں بلکہ بعض اہل علم نے مروذی پر اس کتاب کے باعث حسد کیا جیسے کہ خطیب نے (التاریخ) میں بیان کیا ہے لیکن یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔

کتاب پر میرا کام:

میرے کام کا خلاصہ یہ ہے کہ نص کی تحریر میں اختصار سے کام لیا ہے اور پہلے جس تحریری نسخہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس کے مطابق مطبوعہ نسخہ کی مدد سے اسے صحیح کیا ہے اور کتاب میں آنے والی احادیث کی مختصر تخریج کی ہے اور بعض مقامات پر حاشیہ آرائی کی ہے جیسے تراجم اور فہارس کے بنانے وغیرہ پر جسے آپ دیکھیں گے۔

میں آخر میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ ہم نے جو علم حاصل کیا ہے اس سے وہ ہمیں فائدہ دے اور ہمیں وہ کچھ سکھائے جو ہمیں مفید ہو اور وہ دنیا کو ہمارا بڑا مقصد اور ہمارے علم کا مقصد نہ بنائے اور ہمیں سچے تقویٰ اور عمل صالح سے نوازے۔

سمیر بن امین الزہیری

مکۃ المکرّمۃ ۲۰/۲/۱۴۱۶
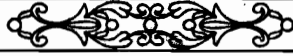
جزءِ اوّل

بسم الله الرحمن الرحيم

رب یسّر وأعن

شیخ امام، عالم، زاہد تقی الدین ابو محمد، عبدالغنی بن عبدالواحد بن علی بن سرور المقدسی نے فرمایا کہ شیخ، حافظ، ثقہ ابوالفتح، محمد بن احمد بن ابی الفوارس نے بیان کیا ہے اور میں ۴۰۷ھ کے ذوالقعدہ میں سن رہا ہوں۔ ابوبکر احمد بن جعفر بن محمد سلم الختلی نے ہمیں اسے سنانے کی خبر دی اور میں ابوالحسن بن الفرات کی قراءت سن رہا ہوں ابوبکر احمد بن محمد بن عبدالخالق نے ہمیں بتایا کہ ابوبکر احمد بن محمد بن الحجاج المروذی نے ہم سے بیان کیا کہ:

۱۔ میں نے ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کو سنا اور آپ نے متقین کے اخلاق کا ذکر کیا اور فرمایا میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہم سے ناراض نہ ہو ہمیں ان لوگوں سے کیا نسبت۔

۲۔ ابوعبداللہؒ سے پوچھا گیا کیا تقویٰ کی کوئی پہچان ہے؟ آپ مسکرائے اور فرمایا مجھے معلوم نہیں ہے۔

۳۔ میں نے ابوعبداللہؒ کو سنا اور آپ نے عثمان بن زائدہؒ کے تقویٰ کا ذکر کیا[1] ابوعبداللہ نے

---

[1] عثمان بن زائدہ المقری، ابو محمد کوفی، آپ ایک فائق عبادت گزار تھے آپ کے متعلق آپ کے شاگرد ادریس بن محمد الروذی نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایسے چار آدمیوں کو پایا ہے کہ میری آنکھوں نے ان کی مثل نہیں دیکھی میں نے عثمان بن زائدہؒ سے بڑا متقی نہیں دیکھا اور نہ میں نے وھیب بن الورد سے بڑا عبادت گزار دیکھا ہے اور نہ میں نے عبدالعزیز بن ابی رواد سے بولتے اور خاموش ہوتے ہوئے اور کھڑے اور بیٹھے ہوئے بڑا مہذب دیکھا ہے اور نہ میں نے سفیان ثوری سے بڑھ کر تمام اچھے خصائل کا جامع دیکھا ہے۔

فرمایا: کہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا آپ کے بعد ہم کس سے پوچھیں؟ فرمایا: زائدہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھنا۔

۴۔ ابوبکر نے ہم سے بیان کیا کہ میں نے فتح بن ابی الفتح کو احمد بن حنبلؒ سے اس مرض میں جس میں آپ کی وفات ہوئی کہتے سنا عرض کیا اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ آپ کے بعد ہم پر خلافت کو اچھا کرے اور یہ فرما دیجئے کہ ہم آپ کے بعد کس سے پوچھیں؟ فرمایا عبدالوہاب سے پوچھنا۔ مجھے حاضرین میں سے ایک آدمی نے بتایا کہ اس نے آپ سے کہا انہیں تو علم میں اتنی وسعت حاصل نہیں ہے؟ احمد بن حنبلؒ نے فرمایا وہ صالح آدمی ہے اس قسم کے آدمی کو حق کی درستگی کی توفیق دی جاتی ہے۔

۵۔ راوی کا بیان ہے میں نے احمد بن حنبلؒ کو سنا آپ نے عطاء بن محمد حرانی کے تقویٰ کا ذکر کیا اور آپ کے تقویٰ کے واقعات میں سے یہ واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا کہ جب وہ مکہ آتے تو اپنے ساتھ بہت سا کھانا لاتے اور کہتے کہ میں اہل مکہ سے ان کے بھاؤ میں مقابلہ نہیں کروں گا اور آپ اس آیت "**ومن یرد فیه بالحاد بظلم......**" (۱۔الحج: ۲۵) کی تفسیر کرتے تھے۔

امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا مجھے کسی کی طرف سے اطلاع نہیں ملی کہ انہوں نے اس میں اس کے سوا سوچا ہو۔

۶۔ راوی کا بیان ہے میں نے احمد بن حنبلؒ کو سنا اور آپ نے ایوب بن النجار کے تقویٰ کا ذکر کیا اور فرمایا آپ اپنے سب مال سے دستبردار ہو گئے تھے میں نے انہیں مکہ میں دیکھا ہے آپ کے پاس ایک رسی تھی جس کے ذریعہ وہ آب زمزم کا پانی نکالتے تھے میں نے احمد بن حنبلؒ سے پوچھا کیا قادم دیلمی نے بیان کیا ہے کہ ابراہیم بن ادہم سے پوچھا گیا کیا آپ زمزم کا پانی نہیں پئیں گے؟ آپ نے فرمایا اگر میں رسی یا ڈول پاتا تو میں ضرور پیتا اور وھیب بن الورد سے پوچھا گیا کیا آپ زمزم کا پانی نہیں پئیں گے؟ آپ نے فرمایا کس ڈول سے؟ احمد بن حنبلؒ نے فرمایا میں خیال نہیں کرتا کہ وھیب

نے یہ بات کہی ہو اور نہ ہی میں یہ خیال کرتا ہوں کہ ایوب بن النجار کے سوا کسی نے اس میں غور کیا ہو۔

۷۔ فریابی نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان ثوریؒ سے زمزم کے پانی کے پینے کے بارے میں پوچھا گیا؟ آپ نے فرمایا: اگر میں ڈول پاتا تو پیتا۔

۸۔ میں نے ابوعبداللہ امام احمد بن حنبلؒ کو سنا اور آپ نے شعیب بن حرب کے تقویٰ کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ انہوں نے بڑی باریک بات بیان کی ہے کہ دیوار کو باہر سے مٹی کا لیپ کرنا تیرے لئے ٹھیک نہیں تاکہ وہ راستے میں باہر نہ نکل جائے میں نے ابن حرب کو بیان کرتے سنا کہ انہوں نے کسی کے لیے اتنا صبر نہیں کیا جتنا وھیب کیلئے کیا ہے اور آپ اپنے ڈول سے پیتے تھے۔

۹۔ ابوبکر نے ہم سے بیان کیا کہ میں نے محمد بن عبداللہ البزار کو بیان کرتے سنا کہ میں نے شعیب بن حرب کو فرماتے سنا' باہر سے دیوار کو مٹی کا لیپ کرنا تیرے لئے ٹھیک ہے لیکن اسے چونا کرنا تیرے لئے ٹھیک نہیں شاید وہ راستے میں باہر نکل جائے۔

۱۰۔ میں نے محمد بن عبداللہ کو فرماتے سنا میں نے دیکھا کہ انہوں نے مسجد شعیب کیلئے راستے میں سیڑھی بنائی ہے آپ نے فرمایا: میں اس پر اپنا پاؤں نہیں رکھوں گا یہاں تک کہ اسے گرا دیا جائے۔

۱۱۔ میں نے احمد بن حنبلؒ کو سنا اور آپ نے یزید بن زریع کے تقویٰ کا ذکر کیا اور فرمایا کہ وہ آپ اپنے باپ کی میراث سے دستبردار ہو گئے تھے۔

۱۲۔ میں نے عبدالوہاب کو بیان کرتے سنا کہ میں نے ابوسلیمان اشقر کو سنا اور ابوسلیمان تجھے کفایت کرے گا اس نے بیان کیا کہ یزید بن زریع اپنے باپ کی میراث سے پانچ لاکھ سے دستبردار ہو گئے تھے اور آپ نے وہ نہیں لئے۔

۱۳۔ میں نے یزید بن زریع کے چچا زاد امیہ بن بسطام کو بیان کرتے سنا کہ یزید کھجور کے پتوں کا کام کرتے تھے اور اس گھر میں ہوتے تھے اور اس نے مسجد میں ایک چھوٹے

گھر کی طرف اشارہ کیا۔

۱۴۔ میں نے ابوالخطاب کو بیان کرتے سنا جب زریع کو پکڑا گیا تو یزید نے لوگوں سے کہا شیخ سے نرمی کرو اور اس نے بیان کیا کہ زریع حکمران تھے۔

۱۵۔ میں نے بشر بن حارث کو بیان کرتے سنا کہ میں نے پچاس سال میں کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

۱۶۔ راوی کا بیان ہے کہ احمد بن حنبلؒ نے فرمایا گویا تو موت سے ملنے والا ہے اور اس نے ہمارے درمیان جدائی ڈال دی ہے۔ فقر سے بڑھ کر کوئی چیز عادل نہیں ہے جب میرے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی تو میں خوش ہوتا ہوں میں صبح و شام موت کی تمنا کرتا ہوں اور میں دنیا کے فتنے میں پڑنے سے ڈرتا ہوں۔

۱۷۔ مسروق نے بیان کیا ہے کہ مومن کا تحفہ صرف اس کی قبر ہے۔

۱۸۔ میں نے ابوبکر بن مسلم کو بیان کرتے سنا فرماتے تھے دنیا کو کس چیز کیلئے چاہا جائے وہ صرف لذت کیلئے چاہی جاتی ہے پس نہ دنیا رہتی ہے اور نہ اس کے اہل رہتے ہیں بلکہ دنیا کو اس لئے چاہا جائے کہ اس میں اللہ کی اطاعت کی جائے۔

۱۹۔ ابوبکر نے ہم سے بیان کیا کہ میں امام شافعیؒ کو بیان کرتے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے بشر بن حارث کو بیان کرتے سنا کہ آدمی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ کبھی حلال سے سیر ہو اس لئے کہ جب وہ حلال سے سیر ہوگا تو اس کا نفس اسے حرام کی طرف بلائے گا پس پھر وہ کیسے ان گندگیوں کی طرف آئے گا۔

۲۰۔ میں نے بشر بن حارث کو بیان کرتے سنا کہ جب آدمی کے پاس کوئی چیز ہو تو اسے چاہئے کہ اسے طیب حالت میں پائے اور اسے لے اور اس سے خوراک حاصل کرے اور ان گندگیوں سے پاک رہے۔

۲۱۔ میں نے ابوعبداللہ احمد بن حنبل کو بیان کرتے سنا کہ میرے پاس ابن المبارک کا غلام تھا اس نے ابن المبارک کے متعلق بیان کیا اور کہا بات وہ ہے جس پر داؤد طائی قائم

تھے۔

۲۲۔ میں نے احمد بن حنبلؒ کو ابن المبارک کے تقویٰ کا ذکر کرتے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس قسم کے تقویٰ کے باعث انہیں عزت دی ہے۔

۲۳۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا آپ سعید بن عبدالغفار کو جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں نے انہیں نہیں دیکھا مجھے ان کے حالات کی اطلاع ملی ہے میں نے کہا سعید نے بیان کیا ہے کہ ابن عیینہ نے انہیں دو درہم دیئے کہ وہ جدہ سے ان کیلئے مچھلی خرید کر لائیں تو ان کا بھتیجا نافع بن محرز یا کوئی اور شخص انہیں ملا تو آپ نے اسے پوچھا تو اس جگہ کو جانتا ہے میں سفیان کیلئے دو درہم کی مچھلی خریدنا چاہتا ہوں؟ اس نے آپ سے کہا: اے ابوسعید! تو سفیان کیلئے سامانِ تجارت اٹھاتا ہے؟ ابوعبداللہ مسکرائے اور فرمایا: اللہ اس پر رحم کرے۔ ابوعبداللہ نے بیان کیا کہ لوگ سفیان کے پاس اکٹھے ہوئے اور آپ سے کہنے لگے اگر آپ ہمیں بتاتے تو ہم آپ کے پاس جمع ہو جاتے آپ نے انہیں فرمایا تم بات کرنا چاہتے ہو تو کرو۔

۲۴۔ میں نے ابوعبداللہ کو سنا اور آپ نے عیسیٰ بن یونس کے تقویٰ کا ذکر کیا اور فرمایا آپ آئے اور آپ کو ایک سوراخ دار قلعے میں چھپا دیا گیا اور انہوں نے آپ کیلئے بہت سے مال کا حکم دیا تو آپ نے قبول نہ کیا اور تجھے معلوم ہے کہ عیسیٰ اس وقت کتنی عمر کے تھے؟ آپ کا منشاء یہ تھا کہ آپ اس وقت نوعمر تھے۔

۲۵۔ میں نے ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو ایک متقی شخص یوسف بن اسباط کا ذکر کرتے سنا کہ لوگوں کو طرسوس میں جو جاگیر دی گئی تھی وہ اس پر اترایا کرتے تھے جب انہوں نے ایک دوسرے کی بیعت کی تو یوسف بن اسباط الگ ہو گئے اور آپ نے ان کی بیعت کو ناپسند کیا پس ابوعبداللہ نے یوسف رحمہ اللہ کے فعل کو اچھا خیال کیا اور ابوعبداللہ نے بیعت کو ناپسند کیا اور آپ نے ان کے غالب آنے میں کوئی حرج نہیں پایا۔

۲۶۔ میں نے ابن ابی عمر العدنی کو بیان کرتے سنا اور آپ نے مسجد حرام میں ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا آپ نے فرمایا فضیل اور ابن عیینہ وہاں بیٹھا کرتے تھے اور آپ نے ایک گوشے کی جانب اشارہ کیا پس جب سفیان آئے تو فضیل الگ ہو گئے اور اپنے گھر میں بیٹھ گئے سفیان نے ہمیں کہا آؤ ہمارے ساتھ ابو علی کی طرف چلیں پس وہ فضیل کے پاس آئے اور کہا: کیا آپ اپنی جگہ کی طرف واپس نہیں آئیں گے؟ آپ نے فرمایا یہ ملاقات کا زمانہ نہیں ہے۔

۲۷۔ میں نے عباس کو بیان کرتے سنا کہ میں نے بشر کو بیان کرتے سنا کہ فضیل نے بیان کیا کہ مجھے اس شخص کی ملاقات سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہ تھی اور آج یہ حالت ہے کہ مجھے اس کی ملاقات سے بڑھ کر کوئی چیز مبغوض نہیں ہے یعنی ابن عیینہ کی ملاقات سے۔

۲۸۔ میں نے شعیب بن حرب کو بیان کرتے سنا ان سے پوچھا گیا' یوسف بن اسباط کہاں سے کھایا کرتے تھے؟ شعیب نے کہا نیکی کے دس اجزاء ہیں' نو اجزاء طلب حلال میں ہیں یوسف نے نو حصوں کو مضبوط کیا۔

۲۹۔ راوی کا بیان ہے میں نے علی بن شعیب کو بیان کرتے سنا جب شعیب یوسف بن اسباط سے جدا ہوئے تو انھیں طعام کا توشہ دیا تو شعیب نے اپنے بیٹے سے کہا یوسف کے طعام کو میرے لئے باقی رکھو اور تم ہمارا طعام کھاؤ۔

۳۰۔ میں نے علی بن شعیب کو بیان کرتے سنا کہ جب شعیب بن حرب' یوسف بن اسباط کے پاس آئے تو آپ نے ان کے پاس ایک نوجوان کو دیکھا جو یوسف سے باتیں کر رہا تھا اور آپ سے ناراض ہو رہا تھا اور اپنی آواز بلند کر رہا تھا' شعیب نے کہا تو اپنی آواز کو بلند کرتا ہے۔ یوسف نے آپ سے کہا: اے ابو صالح! یہ محمد بن ادریس ہے اسے معلوم ہے کہ وہ کہاں سے کھاتا ہے' ابو عبداللہ نے فرمایا: محمد بن ادریس سرحد کا ایک آدمی تھا' شعیب نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے نذر مانی کہ جب میں آپ

کو دیکھوں گا آپ سے حدیث بیان کروں گا۔

۳۱۔ میں نے ابوعبداللہ احمد بن حنبلؒ کو سنا آپ نے محمد بن ادریس سرحدی کا ذکر کیا اور فرمایا یہ ان کا بہت پیدل چلنے والا آدمی تھا اور یہ اکھیڑی ہوئی گھاس کی کمائی کھاتا تھا پھر ابو عبداللہ نے فرمایا ابو یوسف الغسولی نے ابن ادریس کو اپنا نائب بنایا ہے۔ آپ کی مراد تقویٰ تھا۔

۳۲۔ میں نے علی بن شعیب کو بیان کرتے سنا کہ میں نے فلاں کے ہاں بات کی تو اس نے مجھے کہا تو نے اس کے ہاں کھانا کھایا ہے؟ میں نے کہا: ہاں اس نے کہا اپنے رب کی حمد کر' تو نے وہ کھایا ہے جس کے متعلق تو نے نہیں پوچھا یعنی اس کی کمائی کے بارے میں۔

۳۳۔ میں نے ابو یوسف الغسولی کو بیان کرتے سنا کہ مجھے ایک سال میں بارہ درہم کفایت کرتے ہیں ہر مہینے میں ایک درہم اور مجھے کام پر ان کہنے والوں کی زبانیں آمادہ کرتی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ابو یوسف کہاں سے کھاتا ہے؟

۳۴۔ میں نے ابو یوسف الغسولی کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں اپنے کھانے کے بارے میں ساٹھ سال سے سیکھ رہا ہوں۔

۳۵۔ میں نے ابوعبداللہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ داؤد بن یحییٰ بن یمان آئے نا جانے وہ کیا چیز تھے؟ وہ کتنے بڑے زاہد تھے؟

۳۶۔ بشر بن حارث نے بیان کیا کہ میں نے المعافی بن عمران کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ گذشتہ اہل علم میں سے دس آدمی ایسے تھے جو حلال کے بارے میں سخت غور و فکر کرتے تھے وہ صرف وہی چیز کھاتے تھے جسے حلال جانتے تھے اگر حلال نہ ملتا تو مٹی کا سفوف بناتے تھے پھر اس نے انھیں شمار کیا کہ وہ یہ حضرات تھے۔ (۱) بشر (۲) ابراہیم ابن ادھم (۳) سلیمان الخواص (۴) علی بن الفضیل (۵) ابو معاویہ الاسود (۶) یوسف بن اسباط (۷) وھیب بن الورد (۸) حذیفہ (۹) اہل حران کا شیخ (۱۰) داؤد طائی۔ یہ وہ

دس حضرات تھے جو یہ اپنے پیٹ میں صرف وہی داخل کرتے تھے جسے حلال جانتے تھے بصورت دیگر مٹی کا سفوف بناتے تھے۔

۳۷۔ میں نے بشر کو بیان کرتے سنا کہ آدمی کو چاہئے کہ وہ اپنی روٹی میں غور وفکر کرے کہ وہ کہاں سے آئی ہے؟ اور اس کا وہ مسکن جس میں وہ سکونت رکھتا ہے اس کی اصل کس چیز سے ہے؟ پھر وہ بات کرے۔

۳۸۔ میں نے محمد بن مقاتل کو بیان کرتے سنا کہ آدمی کو چاہئے کہ وہ اپنی روٹی کو دیکھے کہ وہ کہاں سے آئی ہے؟ اور اس کا دِرہم کہاں سے آیا ہے؟

۳۹۔ سفیان نے بیان کیا کہ بہادروں کا کام کر یعنی حلال کی کمائی کر۔

۴۰۔ مجھ سے عبدالصمد بن مقاتل نے بیان کیا کہ میں نے اپنے باپ کو کہتے سنا کہ مکہ میں ابراہیم بن ادہم کا خرچہ کم ہو گیا تو آپ پندرہ دن ریت کا سفوف بناتے ٹھہرے رہے۔

(۴۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ پاکیزہ چیز کو ہی قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مومنین کو وہی حکم دیا جس کا اس نے رسولوں کو حکم دیا ہے اس نے فرمایا ہے: اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک اعمال کرو جو تم کرتے ہو میں اسے جانتا ہوں۔ (المومنون:۵۱) اور فرمایا: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو جو تم کماتے ہو اس میں سے پاک مال کو خرچ کرو۔ (البقرہ:۲۶۷)

پھر آپ نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کرتا ہے پراگندہ اور غبار آلود ہے وہ اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر کہتا ہے، اے میرے رب! اے میرے رب! اور اس کا کھانا پینا حرام ہے اور اسے حرام کی غذا دی گئی ہے اس کی دعا اس کی وجہ سے کیسے قبول ہوگی یہ الفاظ ہاشم بن القاسم کے ہیں۔

۴۲۔ سلمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نظافت اختیار کرو۔

۴۳۔ ابو بکر کا بیان ہے کہ میں نے ابو صالح بن مشکان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ جعفر بن ابی خالد نے مجھے کہا کہ بشر بن حارث کو میرا اسلام پہنچانا اور انہوں نے مجھے یہ بھی کہا کہ اسے کہنا تو بوجھل ہو گیا ہے' ہلکا ہو جا یعنی گناہوں سے' ابو بکر کا بیان ہے میں نے ابو عبداللہ سے پوچھا میں اسے آپ سے روایت کروں تو انہوں نے اس کی اجازت دے دی۔

۴۴۔ اسباط نے مجاہد سے روایت کی ہے انہوں نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ تقویٰ اختیار کر اللہ تعالیٰ تجھ سے گناہ پر مواخذہ نہ کرے گا اور اس کے بارے میں کبھی تیری طرف نہیں دیکھے گا اور جب تو اسے ملے تو تیرے لیے کوئی حجت نہ ہوگی۔

۴۵۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے عمرو بن ذر کو بیان کرتے ہوئے سنا اے بندگانِ خدا اللہ نے تمہارے بارے میں جو لمبی بردباری اختیار کی ہے۔ اس سے فریب نہ کھاؤ اور اس کے افسوس (یعنی غصے) سے ڈرو' اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے (فَلَمَّا آسفونا انتقضا مِنهُمْ) جب انہوں نے ہمیں غصہ دلایا تو ہم نے انہیں سزا دی۔ (الزخرف:۵۵)

۴۶۔ میں نے ابو عبداللہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ محمد بن عبداللہ بن ادریس ہماری امامت کرتے تھے اور وہ منقبض تھے وہ نماز پڑھتے پھر داخل ہوتے میں نے ان سے کہا میں ابن ادریس کو انعام دیتا ہوں تو اس نے انہیں کہا یا مجھے پسند کرو یا مال کو پسند کرو اور اس نے مال کو واپس کر دیا اور کہا جو ہوا سو ہوا انہوں نے آپ کی طرف مال بھیجا کہ وہ اسے تقسیم کر دیں تو آپ نے اسے واپس کر دیا اور اسے قبول نہ کیا۔

۴۷۔ میں نے ابو عبداللہ کو بیان کرتے سنا کہ محمد اپنے باپ عبداللہ بن ادریس سے افضل تھے۔

۴۸۔ میں نے عبدالوہاب کو بیان کرتے سنا کہ ابن ادریس حضرت عمر بن الخطاب کے

وظیفے سے اپنے بیٹے محمد اور اپنی بیوی کیلئے ہر ماہ دس درہم مقرر کرتے تھے۔

۴۹۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ حج کر کے آئے اور اصحاب حدیث آپ کے باپ کے پاس تھے انہوں نے آپ سے کہا حدیث بیان کیجئے اگر آپ نے ہم سے حدیث بیان کی تو ٹھیک وگرنہ ہم محمد کے پاس آپ کی شکایت کریں گے آپ نے فرمایا: میں تم سے حدیث بیان کرتا ہوں اور تم میری ان کے پاس شکایت نہ کرنا۔

اہل سرحد اور اہل بغداد کیلئے ناپسندیدہ باتیں

۵۰۔ ابوعبداللہ سے بیان کیا گیا کہ ابو یوسف الغسولی کہا کرتے تھے جو پچاس درہم کا مالک ہو میں اس کے لیے بالیاں[1] چننا پسند نہیں کرتا۔

ابوعبداللہ نے بیان کیا کہ ابوالدرداءؓ سے گرے ہوئے خوشوں کے بارے میں روایت کی جاتی ہے اور ابوعبداللہ گرے ہوئے خوشوں کے چننے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے یعنی اگرچہ وہ پچاس درہم کا مالک ہی کیوں نہ ہو میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا میں اسے آپ سے روایت کروں؟ تو آپ نے اس کی اجازت دیدی۔

۵۱۔ عبدالرحمٰن سفیان سے وہ مستور سے وہ سالم بن ابی الجعد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور وہ دانے چن رہے تھے گویا اس نے شرم محسوس کی تو آپ نے اسے فرمایا تو پھر آ جا' تیری سمجھداری میں سے تیری معیشت کا مضبوط ہونا بھی ہے۔

۵۲۔ ابوعبداللہ سے ہوشیار چوروں کی کھیتیوں سے گرے ہوئے خوشوں کے بارے میں دریافت کیا گیا' آپ نے فرمایا: تیرا شائق ہونا مجھے بہت پسند ہے اور میرے خیال میں آپ نے قحط کی بات کی ہم ان کی کھیتیوں سے نہ لیتے تھے اور ابوعبداللہ اس بات میں کوئی

---

[1] گندم کی کٹائی پر گندم کے خوشے نیچے گر جاتے ہیں جنہیں غریب لوگ چنتے ہیں۔ مترجم

حرج نہ سمجھتے تھے کہ آدمی داخل ہو کر کانٹے اور گھاس لے لے۔

۵۳۔ میں نے ابوعبداللہ کو بیان کرتے سنا میں نے انہیں طرسوس میں دیکھا وہ بھینسوں کے کام کے شائق تھے اور مصلی وغیرہ کو چھپاتے نہ تھے ابوعبداللہ سے کہا گیا کہ کچھ لوگ بھینسوں کے گوبر کو جلانے کے شائق ہیں' آپ نے فرمایا: ہاں! کہا جاتا ہے کہ ان کی اصل صحیح نہیں ہے ابوعبداللہ سے کہا گیا وہ کہتے ہیں کہ معاویہ نے بھینسوں کو ان کی طرف بھجوایا تھا آپ نے فرمایا میرے خیال میں وہ اس کی تصحیح کرتے ہیں۔

۵۴۔ میں نے ابوعبداللہ کو سنا آپ نے طرسوس کی بھینسوں کا ذکر کیا اور فرمایا ان کی اصل فاسد ہے کہتے ہیں کہ ان کی خرابی بنی امیہ کی جانب سے ہے یعنی یہ ان سے غصب کی گئی تھیں۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا میں اسے آپ سے روایت کروں تو آپ نے اس کی اجازت دیدی۔

۵۵۔ ہاشم بن القاسم حسن سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا قیامت کے روز سب سے آسان حساب ان لوگوں کا ہوگا جنہوں نے دنیا میں اللہ کے لیے اپنے نفوس کا محاسبہ کیا اور وہ اپنے ہموم و اعمال پر توقف کرتے رہے اور وہ کام جس کا انہوں نے دنیا میں اللہ کے لیے ارادہ کیا اس میں لگ گئے اور اگر وہ کام ان کے خلاف تھا تو وہ رک گئے اور قیامت کے روز ان لوگوں کا حساب سخت ہوگا جنہوں نے دنیا میں بے تکے کام کئے اور انہیں بغیر محاسبہ کے کیا انہوں نے اللہ کو پایا کہ اس نے ان کے لیے ذرہ کے برابر اجر رکھا ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

> ''اے افسوس! اس کتاب کو کیا ہو گیا ہے کہ نہ کسی چھوٹی بات کو اس کا احاطہ کئے بغیر چھوڑتی ہے اور نہ کسی بڑی بات کو اور جو کچھ انہوں نے کیا ہوا ہوگا اسے اپنے سامنے حاضر پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا۔'' (الکہف:۴۹)

۵۶۔ احمد بن ابی خالد الخطاب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے ابوالعباس الخطاب کو بیان کرتے سنا کہ میں نے ایک رائی کے مقابل ایک سو بیس ذرات کا وزن کیا پایا اس نے

ایک جو کے مقابل کیا راوی کہتا ہے میرا غالب گمان یہی ہے کہ انہوں نے ایک رائی کہا ہے۔

۵۷۔ معاویہ بن قرہ نے ہم سے بیان کیا کہ ایک شخص نے پچیس ذرات پکڑے اور انہیں ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا تو ان سے ترازو میں معمولی سی حرکت بھی نہ ہوئی۔

۵۸۔ معاویہ بن قرہ نے ہم سے بیان کیا کہ ایک شخص نے میری طرف کھانا بھجوایا تو میں نے اس سے جو کھانا تھا کھالیا اور اس سے کچھ میں نے بچادیا میں نے صبح کی تو وہ چیونٹیوں سے سیاہ ہو چکا تھا میں نے اسے چیونٹیوں سمیت تولا پھر میں نے اسے چیونٹیوں سے صاف کیا اور اس کا وزن کیا تو وہ کم وبیش نہ ہوا۔

۵۹۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: کہ ایک شخص گھاس اٹھائے گزرا تو ایک شخص نے اس سے گٹھا لے لیا حضرت ابن عمرؓ نے اسے کہا تیرے خیال میں اگر اہل منیٰ اس سے گٹھا گٹھا لے لیتے تو اس سے کچھ باقی رہتا؟ اس نے کہا نہیں' آپ نے فرمایا پھر تو نے یہ کیوں کیا۔

۶۰۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھے سلیمان بن حرب سے بات پہنچی ہے کہ میں نے حماد بن زید کو بیان کرتے سنا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ تھا تو میں نے دیوار سے بھوسے کا ایک تنکا لے لیا اس نے مجھے کہا تو نے کیوں لیا ہے؟ میں نے کہا: یہ صرف بھوسے کا ایک تنکا ہے اس نے کہا اگر سب لوگ بھوسے کا ایک ایک تنکا لے لیں تو دیوار میں بھوسہ باقی رہے گا یا ایسی ہی کوئی بات کی۔

۶۱۔ عبادہ سے روایت ہے تم ایسے اعمال کرتے ہو جو تمہاری آنکھوں میں بال سے بھی باریک تر ہوتے ہیں اور ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں انہیں تباہ کن اعمال میں شمار کرتے تھے اور دوسری روایت میں ہے کہ کبائر میں شمار کرتے تھے راوی کہتا ہے میں نے ابوقتادہ سے پوچھا اگر وہ ہمارا یہ زمانہ پاتے تو کیا ہوتا؟ اس نے کہا میں بھی یہی کہا کرتا ہوں۔

۶۲۔ ابوبکر بن خلاد الباھلی نے ہم سے بیان کیا کہ میں نے ابن عیینہ کو کہتے ہوئے سنا کہ ابوحازم نے بیان کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم میں سے کوئی اپنے دین کے بارے میں ایسے خوف کھائے جیسے اپنے جوتے کے بارے میں خوف کھاتا ہے۔

۶۳۔ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے کسی قوم کے گھروں میں آنے کے بارے میں پوچھا اور میں نے عبادان یا طرسوس میں اس کی ناپسندیدہ نواح کا ذکر کیا' آپ نے فرمایا: وہ وہاں نہ اترے' میں نے کہا: مرض کی وجہ سے وہ خیال کرتا ہو کہ اس میں اس کی عیادت کی جائے گی؟ آپ نے فرمایا: اسے کہا جائے گا یہاں سے نکل جایا یہاں سے کسی اور طرف رخ کر میں نے ابوعبداللہ سے کہا کہ ابن المبارک نے فرمایا ہے کہ اگر وہ عالم ہو تو میں وہاں اس کے اترنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا اور اگر وہ جاہل ہو تو گویا اس نے آسانی کر دی ابوعبداللہ نے فرمایا: عالم کی اقتداء کی جاتی ہے اور عالم' جاہل کی مانند نہیں ہے۔

۶۴۔ ابوبکر نے ہم سے بیان کیا کہ میں نے ابوالعباس سے صائغ کو بیان کرتے سنا کہ مجھے بشر بن حارث نے فرمایا محمد بن مقاتل کو سلام پہنچانا اور اسے کہنا کہ بارک ترکی کے گھر میں تیرے ٹھہرنے سے تیرا تیسرا حصہ ضائع ہو گیا ہے۔ راوی کہتا ہے: میں ابو جعفر کے پاس آیا اور اسے بتایا اور جب میں نے اسے الوداع کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے کہا بشر کو سلام پہنچانا اور اسے کہنا کہ بغداد میں تیرے ٹھہرنے سے تیرا نصف ضائع ہو گیا ہے۔

۶۵۔ راوی کا بیان ہے میں نے عباس عنبری کو بیان کرتے سنا کہ بشر بن حارث نے مجھے کہا اس بندے نے اللہ کی تصدیق نہیں کی جس نے بغداد میں قیام کو زیادہ پسند کیا۔

۶۶۔ اور میں نے اپنے ایک ساتھی کو بیان کرتے سنا کہ میں نے حسن بن ربیع کو بیان کرتے سنا کہ میں نے بشر سے کہا بغداد میں آپ کا قیام کرنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا

میں ان کے درمیان شام اس حالت میں کرتا ہوں کہ گویا میں انگارے پر چل رہا ہوں۔

۶۷۔ مجھے عباس عنبری نے بتایا کہ بشر بن حارث نے مجھے کہا کہ ماہ رمضان تجھ پر سایہ فگن ہو گیا ہے یہاں سے نکل جا اور دوبارہ اپنے روزے رکھ' میں نے پوچھا اے ابونصر! کس طرف جاؤں؟ اس نے کہا مدائن وغیرہ کی طرف۔

۶۸۔ سفیان نے بحوالہ فضیل ہم سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جاہل کو ستر بار بخشے گا حتی کہ عالم کو ایک بار بخشے گا۔

۶۹۔ میں نے ابراہیم بن شماس کو بیان کرتے سنا کہ میں نے فضیل کو دیکھا اور اس نے مکہ میں ام جعفر کے محل کی طرف اشارہ کیا اور اس نے اسے کہا کہ مجھے ایک بار بخشنے سے پہلے اللہ تعالیٰ اس محل کی مالکہ کو ستر بار بخشے گا' وہ جہالت سے کوئی کام کرتی ہے اور میں اسے علم سے کرتا ہوں۔

۷۰۔ ابوبکر نے ہم سے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ سے کہا کیا آپ نے انسؓ کے حوالے سے حضور ﷺ کی یہ حدیث نقل کی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ علماء کو معاف کرنے سے پہلے ان پڑھوں کو معاف کر دیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

۷۱۔ اسحاق بن اسماعیل نے طرسوس میں مجھ سے بیان کیا میں نے کہا میں نے طرسوس کی طرف آنے کے بارے میں بشر سے مشورہ کیا ہے تو آپ نے مجھے کہا تیری ماں نے تجھے اجازت دی ہے؟ میں نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا اگر تو اس شہر کے سوا کسی اور شہر میں ہوتا تو میں تجھے اس کے چھوڑنے کا مشورہ نہ دیتا پس جب تجھے اجازت مل گئی ہے تو چلا جا۔

۷۲۔ میں نے اسحاق بن بشر کو فرماتے سنا کہ ہم بشر کے ساتھ باب حرب صحراء کی طرف نکلے تو آپ نے مجھے کہا اے ابویعقوب! میں نے اس بستی کے بارے میں اور ان لوگوں

کے بارے میں غور وفکر کیا ہے جو اس میں داخل ہونے کو ناپسند کرتے تھے اور میں جانتا ہوں کہ چمڑہ کو دباغت دینے والا جب دباغت کی جگہ ہوتا ہے تو چمڑہ کی بو کو نہیں سونگھتا بلکہ اس کی بو سونگھتا ہے جو وہاں آتا ہو۔

❀ ❀ ❀

تجارت اور کاروبار چھوڑ دینے کی خدمت

۷۳۔ ابو بکر نے ہم سے بیان کیا کہ میں نے ایک شخص کو ابو عبداللہ احمد بن حنبلؒ سے کہتے سنا کہ میں کفایت میں ہوں آپ نے فرمایا بازار سے وابستہ رہ اس سے تو صلہ رحمی کرے گا اور بیمار پرسی کرے گا۔

۷۴۔ میں نے ابو عبداللہ کو فرماتے سنا' تجارت مجھے بغداد کے غلے کی نسبت زیادہ پسند ہے۔

۷۵۔ میں نے ابو عبداللہ سے کھجور کے پتوں کے کام کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ یہ حلال ہوگا۔

۷۶۔ ابو قدامہ نے صدقۃ المروزی کے حوالے سے ہم سے بیان کیا کہ میں نے یوسف بن اسباط سے کہا کہ ہمارا کاروبار مندا ہو گیا ہے۔ مجھے کسی چیز کا حکم دیجئے آپ نے فرمایا تجھے کھجور کے پتوں کا کام کرنا چاہئے۔

۷۷۔ میں نے ابو عبداللہ سے پوچھا کہ ثوری کس کام کیلئے یمن کی طرف گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ تجارت کیلئے اور معمر کی ملاقات کیلئے گئے ہیں میں نے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ ان کے پاس ایک سو دینار تھے آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ ستر دینار تھے۔

پسندیدہ کمائی

۷۸۔ ابو بکر نے ہم سے بیان کیا کہ میں نے ابو عبداللہ کو فرماتے سنا کہ میں نے انہیں حکم دیا ہے کہ وہ بازار آئیں جائیں اور اس کے بیٹے تجارت کے درپے ہوں۔

۷۹۔ ابوعبداللہ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ سے بحوالہ رسول اللہ ﷺ روایت کیا گیا ہے کہ آدمی جو کچھ کھاتا ہے اس میں سب سے پاکیزہ وہ ہے جو اس کی کمائی سے ہو اور اس کا بیٹا بھی اس کی کمائی میں سے ہے۔

۸۰۔ میں نے عبدالوہاب کو بیان کرتے سنا کہ یہاں کچھ لوگ تھے جو مدائن کی طرف شعیب بن حرب کے پاس چلے گئے اور اپنے گھروں کو واپس نہ آئے ان میں سے ایک وہاں پانی کھینچتا تھا اور شعیب اسے جو پانی کھینچتا تھا کہا کرتے تھے اگر سفیان تجھے دیکھتے تو انہیں راحت ملتی۔

دینداروں کی مناسب کمائی

۸۱۔ ہم سے ابو ہریرہؓ نے بحوالہ حضرت نبی کریم ﷺ بیان کیا آپ نے حدیث کا ذکر کیا اور فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام صرف اپنے ہاتھوں کی کمائی کھاتے تھے میں نے ابو عبداللہ احمد بن حنبلؒ سے پوچھا میں اسے آپ کی طرف سے روایت کروں؟ تو آپ نے اس کی اجازت دیدی۔

۸۲۔ سیار کہتے ہیں کہ حسن نے ہم سے بیان کیا کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ پانچ ہزار سے زیادہ کی بخشش دیا کرتے تھے اور آپ تقریباً تیس ہزار مسلمانوں کے امیر تھے اور آپ ایک چوغے میں لوگوں سے خطاب کرتے تھے اور اس کا ایک حصہ بچھا دیتے تھے اور ایک حصہ زیب تن کر لیتے تھے اور جب آپ کی عطیہ نکلتا تو اس چوغہ کو بھی دے دیتے اور اپنے ہاتھوں کے کام سے کھاتے، میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا میں اسے روایت کروں؟ تو آپ نے اس کی اجازت دیدی۔

۸۳۔ ابوجعفر الحذاء شعیب بن حرب سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اس پیسے کو حقیر نہ سمجھنا جس کے کمانے میں تو اللہ کی اطاعت کرتا ہے پیسہ مقصود نہیں ہے بلکہ اطاعت

مقصود ہے ہو سکتا ہے تو اس سے سبزی خریدے اور وہ تیرے پیٹ تک پہنچنے سے پہلے تیری بخشش ہو جائے۔

۸۴۔ لیث سے بحوالہ مجاہد مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جس نے اپنے نفس سے محبت کی اس نے اپنے دین کو ذلیل کیا اور جس نے اپنے نفس کو ذلیل کیا اس نے اپنے دین سے محبت کی۔

یقین کے بغیر لوگوں سے علیحدگی اختیار کرنے کی کراہت

۸۵۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا آدمی اپنے گھر میں بیٹھا رہتا ہے یعنی کام کاج ترک کر دیتا ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے خدشہ ہے کہ ایسا کرنا اسے کسی اور کام کی طرف لے جائے گا میں نے پوچھا کیسے کام کی طرف؟ آپ نے فرمایا وہ توقع کرے گا کہ اسے کوئی چیز بھجوائی جائے اگر وہ باہر جاتا تو کوئی پیشہ اختیار کرتا تو یہ بات مجھے زیادہ پسند ہوتی میں نے کہا اگر اسے کوئی چیز بھجوائی جائے اور وہ اسے نہ لے تو یہ کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ عمدہ بات ہے۔

۸۶۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا کہ ایک شخص نے کہا ہے کہ جب تک میری نیت درست نہ ہو میں نہیں کماؤں گا اور اس کے عیال بھی ہوں آپ نے فرمایا جب ان کا نفقہ اس پر واجب ہے تو نیت سے ان کی حفاظت ہوگی۔

۸۷۔ دو آدمیوں نے ابوعبداللہ سے اس چیز کے متعلق پوچھا جسے دونوں زمین سے اٹھاتے ہیں جیسے سبزی وغیرہ۔ آپ نے دونوں سے فرمایا: کام تلاش کرو۔

۸۸۔ ابوعبداللہ احمد بن حنبلؒ نے مجھے بتایا کہ ایک عورت ان کے پاس آئی اور کہنے لگی

کہ ایک شخص کھجور کے پتوں کا کام کرتا ہے وہ اسے قائم دائم نہیں رکھتا میں نے اسے کہا بلا شبہ کھجور کے پتوں کا معاملہ تنگ گزران والا ہے وہ اسے قائم دائم نہیں کرے گا کاش وہ کسی اور کام کے درپے ہوتا میرے خیال میں آپ نے تکلوں (کپڑے بننے کے آلات) کا ذکر کیا۔

۸۹۔ راوی کا بیان ہے کہ عمرو بن میمون نے ہمیں اپنے باپ کے حوالے سے بتایا کہ ابن عامر نے حضرت ابن عمرؓ سے کہا اے ابو عبدالرحمٰن! آپ بات کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا: جب کمائی طیب ہو تو خرچ پاک ہو جاتا ہے اور وہ واپس کیا جاتا ہے اور معلوم ہو جاتا ہے۔

۹۰۔ وھب بن کیسانؒ سے روایت ہے کہ ایک شخص مساکین پر صدقہ کرتے ہوئے گزرا تو ابوھمام نے کہا ایک وہ درہم جسے میں مشقت سے حاصل کرتا ہوں اور اس سے میری پیشانی عرق آلود ہو جاتی ہے وہ مجھے ان کے ایک لاکھ' ایک لاکھ' ایک لاکھ کے صدقے سے زیادہ محبوب ہے۔

۹۱۔ میں نے عبدالوہاب کو ایک شخص کا ذکر کرتے سنا کہ یونس بن عبید نے بیان کیا کہ میرے نزدیک چور اس تاجر سے زیادہ بڑی چوری کرنے والا نہیں جو ایک مدت تک کیلئے سامان خریدتا ہے پھر اسے لے کر شہروں کی طرف سفر کرتا ہے اور مقررمدت کے بعد وہ جو درہم کمائے گا وہ حرام ہوگا۔

تکبر کا ترک کرنا اور کام کا پابند رہنا

۹۲۔ لیث نے بحوالہ مجاہد روایت کیا ہے کہ آپ نے بیان کیا جو شخص حلال سے شرم نہیں کرتا اس کا خرچ ہلکا ہو جاتا ہے اور اس کا نفس راحت پاتا ہے اور اس کا تکبر کم ہو جاتا ہے۔

۹۳۔ ایوب سے روایت ہے اس نے بیان کیا کہ ابو قلابہ[1] ہمیں بازار جانے کی ترغیب دیا کرتے تھے۔

---

[1] **ابو قلابہ کے صبر کا حیرت انگیز واقعہ:**

آپ کا نام عبداللہ بن زید الجرمی تھا آپ جلیل القدر تابعی تھے یہ واقعہ ابن حبان نے الثقات میں عبداللہ بن محمد کے طریق سے بیان کیا ہے آپ بیان کرتے ہیں کہ میں ساحلِ سمندر کی طرف گیا ان دنوں ہمارا پڑاؤ عریش مصر تھا جب میں ساحل پر پہنچا کیا دیکھتا ہوں کہ میں ایک کشادہ نالہ میں ہوں' نالے میں ایک خیمہ ہے اس میں ایک آدمی ہے جس کے ہاتھ پاؤں ختم ہو گئے ہیں اور اس کی شنوائی اور بینائی بھی کمزور ہو گئی ہے یعنی اسے بہت کم دکھائی اور سنائی دیتا ہے اور زبان کے سوا کوئی عضو اسے فائدہ نہیں دے رہا اور وہ کہہ رہا ہے اے اللہ! مجھے توفیق دے کہ میں تیری ایسی حمد کروں جس سے تیری نعمتوں کا جو تو نے مجھ پر کی میں بدلہ دوں اور تو نے اپنی پیدا کردہ مخلوق میں سے بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت دی ہے میں نے کہا میں ضرور اس شخص کے پاس جاؤں گا اور اس سے پوچھوں گا کہ اسے یہ کلام کہاں سے ملا ہے اس نے کہا ہے یا معلوم کیا ہے یا اسے الہام ہوا ہے؟ پس میں اس آدمی کے پاس آیا اور اسے سلام کیا میں نے کہا میں نے تجھے یہ کہتے سنا ہے کہ اے اللہ! مجھے توفیق دے کہ میں تیری ایسی حمد کروں جس سے تیری نعمتوں کا جو تو نے مجھ پر کی ہیں بدلہ دوں اور تو نے مجھے اپنی پیدا کردہ مخلوق میں سے بہت سے مخلوق پر فضیلت دی ہے اللہ کی نعمتوں میں سے کون سی نعمت تجھ پر ہوئی ہے جس پر تو اس کی حمد کرتا ہے اور اس نے کون سی فضیلت سے تجھے نوازا ہے جس پر تو اس کا شکر ادا کرتا ہے؟ اس نے کہا تو نہیں دیکھتا جو میرے رب نے کہا ہے خدا کی قسم! اگر آسمان مجھ پر آگ برساتا اور مجھے جلا دیتی اور پہاڑوں کو حکم دیتا اور وہ مجھے کچل دیتے اور سمندروں کو حکم دیتا اور وہ مجھے غرق کر دیتے اور زمین کو حکم دیتا اور وہ مجھے نگل جاتی تو میں اپنے رب کا زیادہ شکر اس وجہ سے کرتا ہوں کہ اس نے مجھے اس زبان سے نوازا ہے لیکن اے عبداللہ! جب تو میرے پاس آیا ہے تو مجھے تجھ سے ایک کام ہے تو مجھے دیکھ رہا ہے کہ میں کس حال میں ہوں؟ میں اپنے نفس کے نفع وضرر پر قدرت نہیں رکھتا میرے ساتھ میرا چھوٹا بیٹا تھا جو نماز کے وقت میرا خیال رکھتا تھا اور مجھے وضو کراتا تھا اور جب مجھے بھوک لگتی تو مجھے کھانا کھلاتا تھا اور جب مجھے پیاس لگتی تو مجھے پانی پلاتا تھا میں نے اسے تین دن سے کھو دیا ہے میرے لئے اس کو تلاش کر خدا تجھ پر رحم کرے میں نے کہا خدا کی قسم کوئی مخلوق کسی مخلوق کی حاجت میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس شخص سے بڑھ کر جو تیرے جیسے آدمی کی حاجت میں چلتا ہے اجر عظیم کی مستحق

۹۴۔عبدالوہاب ثقفی نے ہم سے بیان کیا کہ ایوب ہمارے پاس آئے اور فرمایا اے

للہ نہ ہوگی پس میں اس بچے کی تلاش میں گیا اور ابھی میں دور نہیں گیا حتیٰ کہ میں ریت کے ٹیلوں کے درمیان تھا کیا دیکھتا ہوں کہ میں اس بچے کے پاس ہوں اسے درندے نے چیر پھاڑ دیا ہے اور اس کا گوشت کھا گیا ہے میں نے انا للہ و انا الیہ راجعون کہا: اور میں نے کہا کہ میں کہاں سے بدحال چہرہ لاؤں اور اس شخص کے پاس جاؤں اسی دوران میں کہ میں اس کی طرف آرہا تھا کہ اچانک میرے دل میں حضرت ایوب کا خیال آیا پس جب میں اس کے پاس آیا تو میں نے اسے سلام کہا اس نے مجھے سلام کا جواب دیا اور کہا کیا تو میرا دوست نہیں ہے؟ میں نے کہا ہاں۔اس نے کہا: تو نے میری حاجت کے بارے میں کیا کیا ہے؟ میں نے کہا: آپ اللہ کے ہاں زیادہ معزز ہیں یا حضرت ایوب' اس نے کہا: ایوب' میں نے کہا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس کے ساتھ اس کے رب نے کیا معاملہ فرمایا؟ اللہ نے ان کے مال' خاندان اور بیٹوں سے آزمائش کی؟ اس نے کہا: ہاں! میں نے پوچھا اللہ نے انہیں کیسا پایا اس نے کہا انھیں صابر' شاکر اور حمد کرنے والا پایا میں نے کہا وہ اس سے بھی راضی نہ ہوا حتیٰ کہ اسے اس کے اقرباء اور احباب سے تنہا کر دیا اس نے کہا ہاں' میں نے کہا: اس کے رب نے اسے کیسا پایا؟ اس نے کہا: اس نے اسے صابر' شاکر اور حمد کرنے والا پایا' میں نے کہا تو اس سے بھی راضی نہ ہوا حتیٰ کہ انھیں راستے سے گزرنے والوں کا نشانہ بنا دیا کیا تجھے معلوم ہے؟ اس نے کہا: ہاں میں نے کہا اس کے رب نے اسے کیسا پایا؟ اس نے کہا صابر و شاکر اور حمد کرنے والا پایا۔ اللہ تجھ پر رحم کرے مختصر بیان کر' میں نے اسے کہا: وہ بچہ جس کی تلاش میں تو نے مجھے بھیجا تھا میں نے اسے ریت کے ٹیلوں کے درمیان پایا ہے اسے درندے نے چیر پھاڑ دیا ہے اور اس کا گوشت کھا گیا ہے اللہ تیرے اجر کو بڑا کرے اور تجھے صبر دے' مصیبت زدہ نے کہا: اس خدا کا شکر ہے جس نے میری ذریت سے وہ مخلوق پیدا نہیں کی جو اس کی نافرمانی کرے اور وہ اسے آگ کا عذاب دے پھر اس نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور چیخ ماری اور مر گیا میں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا میری مصیبت بڑھ گئی اس قسم کے آدمی کو اگر میں چھوڑ دوں تو درندے اسے کھا جائیں گے اور اگر میں بیٹھ جاؤں تو میں نفع و ضرر کی قدرت نہیں پاتا میں نے اسے اس چادر میں جو وہ اوڑھے ہوئے تھا لپیٹ دیا اور روتے ہوئے اس کے سر کے پاس بیٹھ گیا اسی دوران میں وہیں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک چار آدمی میرے پاس آئے اور کہنے لگے اے عبداللہ! تیرا کیا حال ہے اور تیرا کیا قصہ ہے؟ میں نے انہیں اپنا اور اس کا قصہ بتایا تو انہوں نے مجھے کہا اس کا چہرہ ہمیں دکھاؤ شاید ہم اسے پہچان لیں میں نے اس کے چہرے سے کپڑا اٹھایا

جوانو! پیشے اختیار کرو تم لوگوں کے دروازوں پر آنے کے محتاج نہ رہوں گے اور آپ نے ناپسندیدہ باتوں کا ذکر کیا۔

ناپسندیدہ جگہ سے خرید وفروخت کرنا

۹۵۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جس نے بازار بنایا اور زبردستی لوگوں کو وہاں جمع کیا تا کہ وہاں خرید وفروخت ہو آپ کی رائے میں وہاں سے خرید وفروخت ہونی چاہیے؟ آپ نے فرمایا تو کوئی اور جگہ تلاش کرا ور آپ نے اس سے خرید وفروخت کو ناپسند کیا آپ سے پوچھا گیا جو اس جگہ سے خریدے اس سے خرید وفروخت کی جائے آپ نے فرمایا جب تیرے اور ان کے درمیان کوئی آدمی ہو تو وہ زیادہ آسان ہوگی اور آپ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

برے آدمی سے کاروبار کرنے سے دور رہنا

۹۶۔ میں نے ابوعبداللہ سے بعض لوگوں سے معاملہ کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ

لے ہٹایا تو لوگ اس پر ٹوٹ پڑے وہ کبھی اس کی آنکھوں کو بوسہ دیتے کبھی اس کے ہاتھوں کو چومتے اور کہنے لگے میرا باپ اس آنکھ پر قربان ہو جس نے طویل عرصہ محارم سے چشم پوشی کی اور میرا باپ اس جسم پر قربان ہو جو طویل عرصہ سجدہ ریز رہا اس حال میں کہ لوگ سو رہے ہوتے تھے۔ میں نے پوچھا اللہ تم پر رحم کرے یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ ابوقلابہ جرمی ابن عباس کا دوست ہے یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی سے شدید محبت رکھتا تھا سو ہم نے اسے غسل دیا اور ان کپڑوں کا کفن دیا جو ہمارے پاس تھے اور اس کا جنازہ پڑھا اور اسے دفن کیا لوگ واپس چلے گئے اور میں بھی اپنے پڑاؤ کی طرف لوٹ آیا۔

جب رات چھا گئی اور میں سو گیا تو میں نے خواب میں انھیں جنت کے باغات میں سے ایک باغ میں دیکھا اور ان پر جنت کے لباس تھے اور وہ اس آیت کی تلاوت کر رہے تھے "سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار" میں نے کہا تو میرا دوست نہیں؟ اس نے کہا: ہاں میں نے پوچھا تجھے یہ مقام کیسے ملا؟ اس نے کہا: اللہ کے ہاں کچھ درجات ہیں جو مصیبت پر صبر کرنے اور فراخی کے وقت اعلانیہ اور پوشیدہ خوف خدا کے ساتھ شکر کرنے پر ملتے ہیں۔

نے فرمایا: تمہارے اور ان کے درمیان کوئی آدمی ہونا چاہیئے اگر وہ آدمی تقاضا کرنے لگے تو وہ اس پر تنگی کرے گا۔

۹۷۔ ابن سیرین سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے ابوعبیدہ سے سوال کیا تو اس نے کہا وہ اس سے بھاگنے کی جگہ پاتا ہے۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا ہوسکتا ہے کہ عبیدہ نے ابن سیرین سے دریافت کرلیا ہو آپ نے فرمایا: نہیں۔

۹۸۔ ہشام سے روایت ہے اس نے بیان کیا ہے کہ حسن اور ابن سیرین کارندوں سے کوئی چیز خریدنا پسند نہ کرتے تھے۔

اس شخص سے خرید وفروخت کرنا جو اپنے نواح اور اہل بدعت کو ناپسند کرتا ہو

۹۹۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا میں نے ایک شخص سے کپڑا خریدا جس کی گفتگو اور خرید وفروخت کو میں ناپسند کرتا ہوں' آپ نے فرمایا صبر کرو حتیٰ کہ میں اس کے بارے میں غور وفکر کرلوں پھر بعد ازاں میں نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اسے آگے مت بیچو میں نے کہا: اگر میں لاعلمی میں اسے فروخت کردوں؟ آپ نے فرمایا: اگر تو بیع کو واپس لینے کی قدرت رکھے تو واپس لے لے میں نے کہا: اگر میرے لئے ممکن نہ ہو تو قیمت کا صدقہ کردوں؟ آپ نے فرمایا میں لوگوں کو اس پر آمادہ کرنا پسند نہیں کرتا ان کے اموال ضائع ہو جائیں گے میں نے پوچھا میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں میں اس کے بارے میں کوئی بات کرنا پسند نہیں کرتا لیکن یہاں کم سے کم یہ ہونا چاہیئے کہ تو نفع کو صدقہ کردے اور ان سے خرید وفروخت کرنے سے بچے۔ ابوبکر نے بیان کیا ہے کہ یہ مسئلہ اکیلے جہمی کے بارے میں ہے۔

۱۰۰۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا یوسف بن اسباط سے روایت کی گئی ہے کہ ثوری اور ابن المبارک نے ایک شخص کے بارے میں جس نے اپنا سامان اپنے غلام کے پاس

چھوڑا تھا اختلاف کیا اس نے اس کا کپڑا اس شخص کے پاس فروخت کر دیا جس سے خرید وفروخت کرنا مکروہ تھا ثوری نے کہا: وہ کپڑے کی قیمت لے اور ابن المبارک نے کہا: وہ منافع کا صدقہ کر دے اس آدمی نے کہا میرا دل اس سے سکون حاصل کرتا ہے کہ میں بٹوے کو صدقہ کر دوں اور اس نے بٹوے میں دراہم ڈالے تھے ابو عبداللہ نے کہا: اللہ اس میں تجھے برکت دے۔

۱۰۱۔ میں نے ابو عبداللہ سے دوسری دفعہ پوچھا میں کپڑا فروخت کیا پھر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ ان آدمیوں میں سے ہے جن سے بیع مکروہ ہے؟ آپ نے فرمایا: منافع کا صدقہ کر دے میں نے اسحاق بن ابی عمرو کو بیان کرتے سنا کہ میں نے ابن الجراح سے معصیت کاروں سے معاملے کے بارے میں پوچھا؟ فرمایا وہ اسے خراب کر دیں گے۔

ناپسندیدہ جگہ سے ناپسندیدہ خرید وفروخت

۱۰۲۔ میں نے ابو عبداللہ سے پوچھا میں نے ایک جگہ سے (جس کا میں نے ان کے سامنے نام لیا) توشہ خریدا ہے اور وہ ان لوگوں کے قبضہ میں ہے جو اس کے مالک نہیں ہیں اور اس کا علم مجھے بعد میں ہوا ہے اور وہ صواقی ہے؟ آپ نے فرمایا اس بستی یا بازار کی طرف واپس جا اور توشے کو بکھیر دے اور باہر نکل جا ابو بکر نے بیان کیا یہ غصب کے بارے میں ہے۔

۱۰۳۔ راوی کا بیان ہے کہ ابو طالب بن عباد نے بحوالہ محمد بن سیرین مجھ سے بیان کیا کہ آپ نے اپنے غلام کو کلا کی طرف بھیجا کہ آپ کیلئے کھانا خرید لائے جب وہ واپس آیا تو آپ نے فرمایا: تو نے کیا کیا ہے؟ جا اور اسے واپس کر اور آپ نے اسے ناپسند کیا کیونکہ وہ صواقی میں سے تھا۔

۱۰۴۔ ابن عوف نے ہم سے بیان کیا کہ محمد اس شخص سے جو آپ کیلئے کھانا خریدتا تھا کہا

کرتے تھے اس سے بچ میں نے ابن عون سے پوچھا وہ کیا ہے؟ فرمایا: مقام احواز کا طعام۔

نہر سعید اور اس جیسی جگہوں سے خرید و فروخت کرنا

۱۰۵۔ میں نے ابو عبداللہ سے بستان ابن رباح جیسی جگہ سے خریدنے کے بارے میں پوچھا کیا اس سے خریدا جائے؟ فرمایا: اس سے بچا جائے اور آپ نے اسے ناپسند کیا۔

۱۰۶۔ میں نے ابو عبداللہ سے پوچھا کہ ایک شخص کی والدہ بیمار ہے اور اس کے باپ نے ایک جگہ سے جو ناپسند ہے اور وہ غصب کی ہوئی جگہ ہے اینٹیں خریدی ہیں اور ان سے گھر کا فرش بنایا ہے آپ کی رائے میں بیٹے کو اپنی ماں کے پاس ہونا چاہئے؟ آپ نے فرمایا: نہیں وہ کیسے داخل ہوگا؟ کیا وہ اس پر پاؤں نہ رکھے گا۔

۱۰۷۔ میں نے ابو عبداللہ کو بیان کرتے سنا کہ ابن المبارک مرو کی جامع مسجد میں جمعہ کے سوا کوئی نماز نہ پڑھتے تھے آپ اس میں نفل پڑھنے کی رائے بھی نہ رکھتے تھے میں نے ابو عبداللہ سے پوچھا کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا: اس لئے کہ ابو مسلم نے اس میں کچھ غصب کیا تھا۔

راستے کی مساجد اور ان میں نماز پڑھنے کی کراہت

۱۰۸۔ میں نے ابو عبداللہ سے پوچھا ساباط[1] پر بنائی جانے والی مسجد میں نماز پڑھنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں یہ مسلمانوں کا راستہ ہے نیز فرمایا کہ جعفر بن محمد بن علی یا فرمایا: کہ محمد نے ان مساجد میں جو راستوں میں ہوتی ہیں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۰۹۔ ابو عبداللہ نے فرمایا کہ حضرت ابن مسعود اس مسجد میں نماز پڑھنا ناپسند کرتے تھے جو پل پر بنائی گئی ہو۔

---

[1] دو گھروں کے درمیان چھپر جس کے نیچے راستہ ہو۔

۱۱۰۔اور ایک روز ابوعبداللہ نے مجھے فرمایا میں شام کو نماز پڑھنے کیلئے باہر نکلا حتی کہ میں حلقانی کی مسجد تک پہنچ گیا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ راستے میں ہے سو میں گھر کی طرف واپس آ گیا اور میں نے اکیلے نماز پڑھی اور آپ نے مجھے فرمایا اور ان مساجد کا ذکر کیا جو راستوں میں ہیں کہ ان کا حکم یہ ہے کہ انہیں گرا دیا جائے نیز فرمایا مساجد سب سے زیادہ احترام کی جگہیں ہیں۔

مسلمانوں کے راستے میں نئے کام کی کراہت

۱۱۱۔ میں نے ابوعبداللہ کو دوسری بار کہتے سنا یہ لوگ جو راستے پر بیٹھتے ہیں اور خرید و فروخت کرتے ہیں ہمیں ان سے خرید نہیں کرنی چاہیے۔

۱۱۲۔ابوبکر نے بیان کیا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ ابوعبداللہ سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے راستے کے کچھ حصہ پر قبضہ کر لیا ہو اس کی گواہی قبول ہو گی یا نہیں؟ آپ نے فرمایا یہ عادل نہیں ہے۔

۱۱۳۔ابوعبداللہ نے ایک شخص کا ذکر کیا جس نے راستے کا کچھ حصہ لیا تھا اور وہ اس سے غلہ حاصل کرتا تھا ابوعبداللہ نے اسے انتہائی ناپسندیدہ قرار دیا اور فرمایا اس نے مسلمانوں کے راستے کو غلہ حاصل کرنے کیلئے لے لیا ہے۔ وہ اس کو بہت برا خیال کر رہے تھے۔

۱۱۴۔میں نے ابوعبداللہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی پانی کی نالی میں یا بند راستے میں کنواں کھودتا ہے؟ فرمایا: نہیں یہ مسلمانوں کا راستہ ہے میں نے کہا: وہ ایسا کنواں ہے کہ اسے کھودا جائے اور اس کا سر بند کر دیا جائے آپ نے فرمایا: کیا یہ مسلمانوں کے راستے میں نہیں ہے میں ان سب باتوں کو ناپسند کرتا ہوں مجھے شعیب بن حرب سے اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے فرمایا گلی کے پاس جو دیوار ہو اسے مٹی کا لیپ نہ کیا جائے شاید وہ راستے کی طرف چلی جائے پھر ابوعبداللہ نے فرمایا: شعیب رحمہ اللہ نے بڑی دقیق بات کہی ہے۔

۱۱۵۔ میں نے ابوعبداللہ اس شخص کے متعلق پوچھا جو مسجد کے صحن میں پانی کا کنواں کھودتا ہے؟ آپ نے فرمایا راستے میں؟ میں نے کہا: وہ مسجد کی چاردیواری کے اندر ہے۔ آپ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں کہ راستے میں کنواں کھودا جائے۔

راستوں کے کنوؤں سے پانی پینے کی کراہت

۱۱۶۔ ابوعبداللہ نے بیان کیا میں ان کنوؤں سے جو راستے میں ہیں پانی پینا پسند نہیں کرتا ابوبکر مسکانی نے وصیت کی کہ ان کیلئے کنواں کھودا جائے تو لوگوں نے مجھ سے پوچھا میں نے انہیں کہا راستے میں سے کچھ نہ کھودو۔

۱۱۷۔ میں نے ابوعبداللہ سے کہا کہ میں نے شارب کو بیان کرتے سنا ہے کہ فلاں کے کنویں سے پانی پینے کو ناپسند کرنے والوں میں سے میں بھی ہوں؟ آپ نے کہا: نہیں' میں نے کہا: میں نماز کیلئے وضو بھی نہ کروں؟ فرمایا: نہیں میں نے کہا اگر نماز کا وقت ہوجائے اور میں اس کے پانی کے سوا پانی نہ پاؤں کیا میں تیمّم کرلوں فرمایا: مجھے علم نہیں۔

۱۱۸۔ بلال بن کعب سے روایت ہے اس نے بیان کیا کہ طاؤس جب یمن سے مکہ جاتے تو وہ انہی قدیم جاہلی کنوؤں سے پانی پیتے تھے۔

ان کنوؤں سے پانی پینے کی کراہت جنہیں برے لوگوں نے کھودا ہے

۱۱۹۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا ایک کنواں کھودا گیا ہے اور ایک مخنث نے وصیت کی کہ اس میں اس کی مدد کی جائے اس سے پینے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں مخنث کی کمائی' خبیث ہے وہ اسے ڈھول سے کماتا ہے میں نے آپ سے کہا اگر اس سے مسجد میں چھڑکاؤ کیا جائے تو آپ کی رائے میں اس سے

بچنا چاہیے تو آپ مسکرائے۔

۱۲۰۔ میں نے ابوعبداللہ سے اس کنوئیں کے متعلق پوچھا جسے بعض لوگوں نے کھودا جن کو ناپسند کیا جاتا ہے اور وہ مسبلہ ہے اور ایک دوسرا کنواں ہے جو ایک شخص کے گھر میں ہے وہ بھی اسی کی مثل ہے ان دونوں میں سے کس سے آپ کو پانی پینا زیادہ پسند ہے آپ نے فرمایا: مسبلہ مجھے زیادہ پسند ہے میں نے کہا: اگر مسبلہ راستے میں ہو؟ گویا آپ نے اسے ناپسند کیا میں نے کہا: اگر اسے بعض ناپسندیدہ لوگوں نے کھودا ہو اور وہ ٹھنڈا ہو اور ایک کنواں جسے بقیہ لوگوں میں سے کسی شخص نے کھودا ہو اور وہ ٹھنڈا نہ ہو آپ نے فرمایا: اس سے پینا چاہئے جسے بقیہ لوگوں میں سے کسی شخص نے کھودا ہے جو ٹھنڈا نہیں ہے۔

۱۲۱۔ میں نے ابوعبداللہ سے اس کنوئیں کے متعلق پوچھا جو مسلمانوں کے راستے میں کھودا گیا ہے پس ایک شخص نے اپنے گھر سے اس کنوئیں تک راستہ کھودا اور پانی مسبلہ کنوئیں سے اس کے کنوئیں کو چلا آپ نے فرمایا یہ مناسب نہیں وہ لوگوں کو چھوڑ کر اسے جمع کرے گا حالانکہ وہ مشترکہ ہے میں نے کہا: اس سے پینے سے بچا جائے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، ابوعبداللہ نے فرمایا: جب مسبلہ کنوئیں کا پانی کم ہو جائے گا تو وہ اس سے تکلیف پہنچائے گا۔

۱۲۲۔ میں نے ابوعبداللہ کو فرماتے سنا میں ان کنوؤں سے جو راستوں میں نہیں پانی پینا پسند نہیں کرتا۔

۱۲۳۔ میں نے ابوعبداللہ سے ان لوگوں کے متعلق پوچھا جنہوں نے ان گھروں میں باغات لگائے ہیں جن میں پانی نالی میں چلتا ہے اور بسا اوقات انہوں نے پانی سے لیا اس سے وہ کھجور کے درختوں اور سبزیوں کو سیراب کرتے ہیں آپ نے فرمایا لوگوں سے پانی نہیں روکنا چاہئے اور آپ نے اسے ناپسند کیا، میں نے ابوعبداللہ سے کہا انہوں نے ان باغات میں تالاب کھودے ہیں اور بسا اوقات انہوں نے پانی روکا حتی

کہ وہ ان کی طرف آ گیا آپ کی رائے میں ان سے خریدنے سے بچا جائے۔ فرمایا: بچنا چاہئے گویا آپ نے ان کے فعل کو ناپسند کیا۔

صاف پانی کی نالیوں پر چلنے کی کراہت

۱۲۴۔ میں نے ابوعبداللہ سے اس نالی پر چلنے کے بارے میں پوچھا جس میں بادل کا پانی لوگوں کے کنوؤں تک آتا ہے آپ نے فرمایا نہیں چلنا چاہئے اور آپ نے اس پر چلنے کو ناپسند کیا نیز فرمایا یہ صرف پانی کیلئے بنائی گئی ہے نہ کہ چلنے کے لیے اور فرمایا یہ تباہ کرنا ہے یعنی جب اس پر چلا جائے گا تو وہ تباہ ہو جائیگی ایسے ہی آپ نے غسل خانے کے بارے میں فرمایا ہے۔ کنواں جب مسجد میں کھودا جائے تو اسے ڈھانپا نہ جائے نیز فرمایا: وہ صرف مردوں کیلئے بنایا گیا ہے۔

۱۲۵۔ ابوبکر نے بیان کیا ہے کہ میں نے بشر بن حارث کو جنازہ پڑھنے کے بعد نالی پر چلتے دیکھا اور آپ ایک ضرورت کے باعث میرے پاس تھے اور یہ اس لئے کہ لوگوں نے آپ کے پیچھے ازدحام کیا وہ آپ کی طرف دیکھتے تھے۔

مسجد کے باہر مسجد کی چٹائیوں پر بیٹھنے کی کراہت

۱۲۶۔ میں نے ابوعبداللہ سے مسجد کی چٹائیوں کے متعلق پوچھا جنازہ کیلئے مسجد کے باہر ان پر بیٹھنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ نے فرمایا: مسجد کے باہر ان پر نہ بیٹھا جائے۔

۱۲۷۔ میں نے ابوعبداللہ کو دیکھا آپ ایک شخص کی تعزیت کرنے آئے اور دروازے پر مسجد کی چٹائی تھا آپ لوگوں کے ساتھ چٹائی پر نہ بیٹھے اور مٹی پر بیٹھ گئے۔

۱۲۸۔ جس روز سریج بن یونس فوت ہوئے میں نے عبدالوہاب وراق کو دیکھا آپ آئے اور مسجد کی چٹائی پر کھڑے ہو گئے اور وہ سریج کے دروازے پر پڑی ہوئی تھی اور جب

آپ نے بیٹھنے کا ارادہ کیا تو محمد بن حاتم نے آپ سے کہا کہ ابوعبداللہ مسجد کی چٹائی پر غیر مسجد میں بیٹھنا پسند نہ کرتے تھے تو وہ ایک طرف ہو گئے اور مٹی پر بیٹھ گئے۔

غسلِ میت سے بچے ہوئے پانی سے وضو کی کراہت

۱۲۹۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا مجھے ایک سرد دن میں غسلِ میت کیلئے بلایا گیا اور گرم پانی سے کچھ پانی بچ گیا آپ کی کیا رائے ہے کہ میں اس سے وضو کروں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ یہ کلفت سے گرم کیا گیا ہے گویا یہ ورثہ کے معاملے کی طرف چلا گیا ہے۔

۱۳۰۔ میں نے موسیٰ بن عبدالرحمٰن بن مہدی کو بیان کرتے سنا کہ جب میرا چچا فوت ہوا تو میرا باپ بے ہوش ہو گیا جب اسے ہوش آیا تو اس نے کہا بچھونے کو لپیٹ دو' کیونکہ وہ وارثوں کے لئے ہے۔

۱۳۱۔ میں نے ابن ابی خالد کو بیان کرتے سنا کہ میں ابوالعباس الخطاب کے ساتھ تھا اور وہ ایک آدمی سے جس کی بیوی فوت ہو گئی تھی تعزیت کرنے آئے اور گھر میں بچھونا تھا تو ابوالعباس گھر کے دروازے پر کھڑے ہو گئے اور فرمایا ارے تیرے ساتھ کوئی دوسرا وارث بھی ہے؟ اس نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: جس چیز کا تو مالک نہیں ہے اس پر تیرا بیٹھنا کیسا ہے؟ یا اسی مفہوم کی بات کی۔ راوی کہتا ہے کہ وہ آدمی بچھونے سے الگ ہو گیا۔

۱۳۲۔ مجھے بشر بن حارث کے دوست ابن الضحاک سے اطلاع ملی ہے اس نے بیان کیا کہ جب ان کی بہن کا خاوند فوت ہو گیا تو وہ اپنی بہن کے پاس آیا کرتے تھے اور اس کے پاس رات گزارتے تھے اور اپنے ساتھ بیٹھنے کیلئے کوئی چیز بھی لایا کرتے تھے اور اس نے وارثوں کیلئے جو کپڑا پیچھے چھوڑا اس پر بیٹھنے کی رائے نہ رکھتے تھے۔

مسجد کی بچ جانے والی لکڑی، چٹائی، سامان اور اینٹوں کا کیا کیا جائے اور اس کا مصرف کیا ہے؟

۱۳۳۔ میں نے ابوعبدالرحمٰن سے مسجد کے فرش کے متعلق پوچھا جب اس سے کچھ بچ جائے یا لکڑی بچ جائے آپ نے فرمایا اسے صدقہ کر دو۔ میرے خیال میں آپ نے بیت اللہ کے غلاف سے حجت پکڑی ہے کہ جب وہ پھٹ جاتا ہے تو اسے صدقہ کر دیا جاتا ہے۔

۱۳۴۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبلؒ سے مسجد سے بچ جانے والے چونے اور اینٹوں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے انھیں صدقہ کرنے کا حکم دیا۔

جو چیز عوام الناس کے لیے ہو اس میں رخصت ہے

۱۳۵۔ میں نے ابوعبداللہ سے اس نہر کے متعلق پوچھا جس سے پانی لیا جاتا ہے اور اس میں شکار کیا جاتا ہے اور میں نے آپ کو اس کا نام خندق بتایا آپ نے فرمایا یہ دجلہ کی طرف گرتی ہے جو چیز عوام الناس کیلئے ہو تو آپ اس میں حرج نہ سمجھتے تھے۔

۱۳۶۔ میں نے ابوعبداللہ کو فرماتے سنا تین چیزوں سے لوگوں کو کوئی چارہ کار نہیں' پل، عمارتیں اور میرے خیال میں آپ نے کارگاہوں یا مساجد کا ذکر کیا۔

جامع مسجد کے اندر نماز پڑھنے اور اتباع امام کی فضیلت

۱۳۷۔ میں نے ابوعبداللہ سے کہا کہ ایک شخص نے جامع مسجد کا ذکر کیا اور کہا مسجد کے باہر مجھے نماز پڑھنا زیادہ پسند ہے ابوعبداللہ نے فرمایا اس قول کا قائل بغداد کا رہنے والا ہے؟ میں نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: اس قول کے قائل کو یہ بات زیب نہیں دیتی وہ یہاں کا رہنے والا ہے اور وہ یہ بات کرتا ہے۔ وہ کیا کرے؟ یہ طاقچوں کے نیچے چلتا ہے مجھے

خدشہ ہے کہ یہ بات اسے کسی اور امر کی طرف لے جائے گی اور آپ ڈرے کاش! اس بات کے پیچھے کچھ نہ ہو اور آپ نے اس میں سختی کی اور فرمایا یہ سخت بات ہے یہاں پر کچھ لوگ تھے یہ بات ان کو اس امر تک لے گئی کہ انہوں نے چوری کو مباح قرار دیا اور کہنے لگے اگر یہ چوری کرے تو اس پر قطع ید نہ ہوگا میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا یہ لوگ اسلام سے نکل گئے تھے آپ نے فرمایا: ہاں!۔

۱۳۸۔ میں نے ابوعبداللہ سے کہا کہ ایک شخص نے بیان کیا ہے کہ اگر وہ لوگ بشر سے طاقچوں کے نیچے آپ کے چلنے کے بارے میں بحث کرتے تو آپ کی رائے میں وہ کیا کہتے؟ ابو عبداللہ نے فرمایا: اگر بشر اس جیسی بات کے بارے میں کلام کرتے تو بغداد میں نہ آتے۔

۱۳۹۔ ابوعبداللہ سے ابی زرعہ کی حدیث جو حضرت ابو ہریرہؓ سے بحوالہ حضرت نبی کریم ﷺ بیان کی گئی ہے کا ذکر کیا گیا کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ ان سے الگ [1] ہو جاتے آپ نے فرمایا: یہ حدیث ردی ہے میرے خیال میں آپ نے فرمایا: یہ معتزلہ اس سے حجت پکڑتے ہیں یعنی جمعہ میں حاضری کے ترک کرنے کے بارے میں۔

۱۴۰۔ ابوعبداللہ نے اپنی موت سے کچھ دیر پہلے فرمایا میں مسجد کے اندر داخل ہوا اور میں نے چٹائی پر نماز پڑھی پھر ابوعبداللہ نے فرمایا یہ مسجد حرام ہے وہ اس پر خرچ کرتے ہیں اور اسے آباد کرتے ہیں۔

باب: ناپسندیدہ جگہ کی دھونی اور خوشبو کے سونگھنے کی کراہت

۱۴۱۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا میں ماہ رمضان میں ایک مسجد میں سویا ہوتا ہوں اور

---

[1] اس کا جواب تو بہتر ہوتا محذوف ہے اور اگر لَو تمنا کیلئے ہو تو جواب کے محذوف ہونے کی ضرورت نہیں، حضور علیہ السلام کی حدیث قریش کا یہ قبیلہ لوگوں کو ہلاک کر دے گا لوگوں نے پوچھا آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا کاش لوگ ان سے الگ ہو جاتے۔

ایک ناپسندیدہ جگہ سے دھونی لائی جاتی ہے آپ نے فرمایا دھونی سے صرف اس کی خوشبو مقصود ہوتی ہے اس لیے اگر تیرا خروج مخفی رہے تو نکل جا۔

۱۴۲۔ عبداللہ بن راشد عطر فروش سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس وہ خوشبو لایا جو بیت المال سے خلفاء کیلئے تیار کی جاتی تھی تو آپ نے اپنی ناک کو بچایا اور فرمایا صرف اس کی خوشبو سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے میں نے ابوعبداللہ سے کہا میں اسے آپ سے روایت کروں؟ تو آپ نے اس کی اجازت دیدی۔

۱۴۳۔ ابوسعید مولی بنی ہاشم نے بیان کیا کہ اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص نے ہم سے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بحرین کی کستوری اور عنبر پیش کیا گیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا خدا کی قسم! میں چاہتا ہوں کہ میں اچھا وزن کرنے والی عورت پاؤں جو میرے لئے اس خوشبو کا وزن کرے حتیٰ کہ میں اسے مسلمانوں کے درمیان تقسیم کردوں آپ کی بیوی عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل نے کہا میں ایسے وزن کی ہوں۔ آیئے میں آپ کیلئے وزن کر دیتی ہوں۔ آپ نے فرمایا: نہیں۔ وہ کہنے لگیں کیوں؟ آپ نے فرمایا میں ڈرتا ہوں کہ اس طرح تو اسے لے لے گی اور اسے یوں بنائے گی اور آپ نے اپنی انگلیاں اپنی کنپٹیوں میں داخل کیں اور تو اپنی گردن پر ملے گی اور میں مسلمانوں سے زائد حاصل کرلوں گا۔

۱۴۴۔ عبداللہ بن معاذ عنبری نے ہم سے بیان کیا کہ نعیم نے بحوالہ عطارہ مجھ سے بیان کیا وہ کہتی ہیں کہ حضرت عمرؓ مسلمانوں کی خوشبو سے اپنی بیوی کی خوشبو دیا کرتے تھے اور آپ کی بیوی اسے فروخت کر دیتی تھی اس نے میرے پاس بھی فروخت کی اور قیمت لگانے لگی اور کم وبیش کرنے لگی اور اسے اپنے دانتوں سے توڑنے لگی اور اس سے اپنی انگلی سے کچھ چوسنے لگی اور اس نے یوں اپنی انگلی اپنے منہ میں ڈالی پھر اس نے اسے اپنی اوڑھنی پر لگایا' عطارہ کہتی ہیں حضرت عمرؓ آئے تو آپ نے فرمایا: یہ کیسی خوشبو ہے؟ تو جو کچھ ہوا

اس نے آپ کو بتایا آپ نے فرمایا: تو مسلمانوں کی خوشبو لیتی ہے اور اس سے خوشبو لگاتی ہے؟ عطارہ کہتی ہیں: آپ نے اس کے سر سے اوڑھنی کھینچ لی اور کچھ پانی لیا اور اوڑھنی پر پانی ڈالنے لگے پھر اسے مٹی میں رگڑنے لگے پھر اسے سونگھنے لگے پھر اس پر پانی ڈالنے لگے پھر اسے مٹی میں رگڑنے لگے پھر اسے سونگھنے لگے اور آپ نے اس وقت تک یہ کیا جب تک اللہ نے چاہا' عطارہ کہتی ہیں پھر میں دوسری بار آپ کی بیوی کے پاس آئی جب اس نے میرے لئے وزن کیا تو اس کی انگلی سے کچھ خوشبو لگ گئی تو اس نے اپنی انگلی اپنے منہ میں ڈالی پھر اپنی انگلی کو مٹی سے پونچھا میں نے کہا: تو نے پہلی بار تو ایسا نہیں کیا کہنے لگی: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میں نے اس سے کیا مصیبت اٹھائی میں نے اس سے یوں مصیبت اٹھائی اور میں نے اس سے یوں مصیبت اٹھائی۔

قیدیوں کے درمیان جدائی کی کراہت

۱۴۵۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا ایک مسئلہ طرسوس سے آیا ہے اس میں اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا ہے جو بلاد روم سے ایک گھرانے کے قیدیوں کو خریدتا ہے اور جب وہ باہر جاتے ہیں تو الگ الگ ہو جاتے ہیں ابوعبداللہ نے فرمایا وہ اس بارے میں پوچھتا ہے اگر وہ اس پر اختلاف کریں تو میرے خیال میں انہیں تقسیم کی جگہ لوٹایا جائے۔ میں نے کہا: اگر تقسیم کی جگہ ہاتھ سے نکل گئی ہو اور ان کی قیمت میں زیادتی ہو؟ آپ نے فرمایا: انہیں ان لوگوں میں تقسیم کیا جائے جو جنگ میں حاضر تھے اور میرا خیال ہے کہ آپ نے اس جامہ دان کا بھی ذکر کیا جسے حضرت عمرؓ نے اہل جلولاء کو واپس کر دیا تھا۔

۱۴۶۔ ابوعبداللہ نے ''مناولۃ'' ابوایوب انصاری سے بحوالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو بیع میں والد اور اس کے بیٹے کے درمیان جدائی ڈالے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے اور اس کے احباء کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔

تقسیم کے معاملے اور اس سے بچ جانے والی چیزوں سے دور رہنے کے بارے میں

۱۴۷۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا کہ مقسم میں ایک لونڈی کا اعلان کیا جاتا ہے اور وہ بیس دینار میں خرید لی جاتی ہے اور شاید وہ ایک سو دینار کے برابر کی ہے اور تقسیم کرنے والا ان لونڈیوں سے الگ ہو جاتا ہے اور ان میں سے ہر شخص کو ایک ایک لونڈی دیتا ہے وہ کیا کرے؟ آپ کے خیال میں اسے فروخت کر دیا جائے اور زائد رقم جنگ میں حاضر ہونے والوں پر تقسیم کر دی جائے میں نے کہا اور جو ان میں سے فوت ہو گیا ہو؟ آپ نے فرمایا: وہ زائد رقم اس کے وارثوں کو دی جائے۔

برے آدمی کی لکڑیوں سے پانی گرم کرنے کی کراہت

۱۴۸۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا کبھی جمعہ سرد ہو جاتا ہے آپ کی رائے میں پانی اس جگہ کی (لکڑی) سے گرم کیا جائے جسے ناپسند کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: نہیں' اس سے مجھے غسل کا ترک کرنا زیادہ پسند ہے۔

جو طیب کو خبیث سے خراب کرتا ہے

۱۴۹۔ میں نے ابوعبداللہ کو فرماتے سنا میں نے اس راستے پر قرض کے ۶۵ درہم خرچ کیے اور اس میں سے میرے لئے صرف کرائے کا چوتھا حصہ تھا۔ میں نے کہا: آپ عبداللہ کو کیوں نہیں بلاتے وہ آپ پر خرچ کرے؟ آپ نے فرمایا: میں نے پسند نہیں کیا کہ وہ میرے دراہم کو خراب کر دے۔

۱۵۰۔ میں نے ابوعبداللہ کو فرماتے سنا میں نے اپنے ہاتھ پاؤں میں سردی محسوس کی

میرے خیال میں وہ سرکہ اور نمک کو شوربہ کے طور پر کھانے کی وجہ سے تھی۔

۱۵۱۔ طلحہ بن مصرف سے روایت ہے کہ جب ہم قرض کا کھاتے تو ہمیشہ سرکہ استعمال کرتے اور جب قرض کا نہ کھاتے تو ہمیشہ سالن استعمال کرتے۔

۱۵۲۔ میں نے ابوعبداللہ کو فرماتے سنا قرض کا اول غم اور آخر جنگ ہوتی ہے ایک عورت نے اکٹھی دو روٹیاں قرض لیں تو آپ نے فرمایا تیری جرأت کے کیا کہنے؟ تو رات بسر کرتی ہے اور تجھ پر قرض ہے۔

۱۵۳۔ میں نے ابوعبداللہ کو فرماتے سنا جب میرے پاس کچھ نہ ہو تو میں خوش ہوتا ہوں نیز آپ نے فرمایا: فقر کے برابر کوئی چیز نہیں۔

۱۵۴۔ میں نے آپ کو ایک شخص کے بارے میں بتایا کہ اس نے کہا ہے کہ اگر ابوعبداللہ غلے کو چھوڑ دیتے تو میرا پسندیدہ دوست انہیں سرمایہ دیتا ابوعبداللہ نے فرمایا: یہ بری خوراک ہے یا فرمایا ردی خوراک ہے جو اس کا عادی ہو جائے اس سے صبر نہیں کرتا۔ پھر آپ نے فرمایا یہ مجھے دوسرے رزق یعنی غلہ سے زیادہ پسند ہے۔ پھر آپ نے مجھے فرمایا: تجھے معلوم ہے کہ یہ غلہ ہمیں قائم دائم نہیں کرتا میں اسے صرف اضطرار کے باعث لیتا ہوں اور یہ مجھے دوسرے رزق سے زیادہ پسند ہے اور ابوعبداللہ اردگرد کی بستیوں کے ایک شخص سے خوراک لینے جاتے اور زائد کو صدقہ کر دیتے۔

۱۵۵۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا آپ کی اس شخص کے بارے میں کیا رائے ہے جو اپنے بستی کے گھر کو فروخت کر دیتا ہے فرمایا: مجھے اس کا کسی چیز کو فروخت کرنا اچھا معلوم نہیں ہوتا۔ میں نے کہا: کوفہ اور بصرہ؟ آپ نے فرمایا کوفہ اور بصرہ؟ گویا آپ کا کوئی دوسرا مفہوم تھا پھر آپ نے فرمایا: یہ بستیاں مسلمانوں کے علاقے میں ہیں۔

۱۵۶۔ ابوعبداللہ سے پوچھا گیا آدمی اس میں خرید و فروخت کرے؟ آپ نے سائل سے فرمایا اگر تو کفایت میں ہے تو خرید و فروخت نہ کر میں نے ابوعبداللہ سے کہا: میں بستیوں میں کیسے خرید و فروخت نہ کروں؟ آپ نے فرمایا میرے نزدیک خرید' فروخت کے

خلاف ہے، رسول اللہ ﷺ کے اصحاب سے مروی ہے کہ انہوں نے مصاحف کے خریدنے میں رخصت دی ہے اوران کی فروخت سے منع فرمایا ہے میں نے آپ سے کہا: یہ اس کی مانند ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں! میں نے کہا: پھر کیسے جائز ہے؟ جب وہ مسلمانوں کے علاقے میں ہے۔ میں اسے کیسے خریدوں جس کا وہ مالک نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا قیاس وہی ہے جیسے تو کہتا ہے اور یہ قیاس نہیں ہے اور آپ نے مصاحف کے خریدنے اوران کی فروخت کی مناہی میں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب سے حجت پکڑی پھر فرمایا: آدمی کا بستی کے اپنے گھر اور زمین کو فروخت کرنا مجھے پسند نہیں اور وہ صرف خوراک کی مقدار کے مطابق خریدے، میں نے کہا: اگر زیادہ خریدے تو کیا کرے؟ آپ نے فرمایا اگر اس کی خوراک سے زیادہ ہو تو اسے صدقہ کردے پھر فرمایا کہ ابن سیرین سواد کے علاقے کی زمین کے وارث ہوئے میں نے کہا: یہ رخصت ہے؟ آپ نے فرمایا یہ ابن سیرین کے بارے میں مشہور ہے۔

۱۵۷۔ ابوعبداللہ سے پوچھا گیا آباد گاؤں یا جاگیر کی رہائش سے آپ کو کون سی جگہ زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا: آباد گاؤں۔ میں نے ابوعبداللہ سے کہا: جاگیر مجھے بقیہ بازاروں سے زیادہ نفع مند ہے اور میرے دل میں اس کے بارے میں کوئی بات پڑی ہوئی ہے آپ نے فرمایا: اس کا معاملہ لتھڑنے والا گند ہے تجھے معلوم ہی ہے کہ وہ کس کی تھی؟ میں نے کہا: آپ اس میں کام کو ناپسند کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اگر تیرے دل میں کوئی چیز نہیں ہے تو اسے چھوڑ دے میں نے کہا: میرے دل میں اس کے متعلق کچھ ہے آپ نے کہا: حضرت ابن مسعود نے فرمایا ہے گناہ دلوں پر قابو پالینے والا ہے میں نے کہا: یہ صرف مشورہ کیلئے ہے آپ نے فرمایا: تیرے دل میں کیا بات پڑی ہے؟ میں نے کہا: میرا دل مضطرب ہے آپ نے فرمایا گناہ دلوں پر قابو پالینے والا ہے اور آخر ناپسندیدہ کام سرزد ہونے لگتے ہیں۔

حلال وحرام کا بیان اور حلال کے حصول کے ذرائع

۱۵۸۔ میں نے ابوعبداللہ کو فرماتے سنا کہ میں نے ابوثعلبہ خشنی کو بیان کرتے سنا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بتایئے جو میرے لئے حلال ہے اور جو مجھ پر حرام ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے مجھے اوپر نیچے سے دیکھا اور فرمایا نیکی وہ ہے جس سے نفس کو سکون حاصل ہو اور اس سے دل مطمئن ہو اور گناہ وہ ہے جس سے نفس کو سکون حاصل نہ ہو اور نہ اس سے دل مطمئن ہو خواہ فتوے دینے والے تجھے فتوے دیتے رہیں۔

۱۵۹۔ میمون بن مہران سے روایت ہے آپ نے فرمایا آدمی کو اس وقت تک حلال میسر نہیں ہوتا جب تک وہ اپنے اور حرام کے درمیان حلال کی آڑ نہ بنا دے۔

۱۶۰۔ میں نے ابوعبداللہ سے پست جگہ کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا: میرے نزدیک پست جگہ جاگیر کی مانند نہیں ہے گویا آپ کے نزدیک پست جگہ دجلہ کا حریم ہے گویا آپ اس کے خریدنے میں حرج نہیں سمجھتے۔

سود کی حرمت

۱۶۱۔ میں نے ابوعبداللہ کو فرماتے سنا جو شخص سود سے کاروبار کرتا ہے اپنا سارا مال لے لے، اگر وہ اپنے ساتھ معاملہ کرنے والوں کو جانتا ہے تو انہیں واپس کر دے بصورت دیگر زائد کو صدقہ کر دے۔

۱۶۲۔ میں نے ابوعبداللہ سے سودی کاروبار کرنے والے کے بارے میں پوچھا کہ اس کے پاس کھانا جائز ہے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں حضرت ابن مسعود سے یوں ہی منقول ہے میں نے کہا: یہ جواب نامی شخص کی روایت ہے وہ کیسا آدمی ہے؟ آپ نے فرمایا: ثقہ ہے اور حضرت ابن مسعودؓ سے اس کے خلاف بھی روایت کی گئی ہے حضرت

ابن مسعودؓ نے فرمایا ہے گناہ دلوں کو قابو کر لینے والا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے سود کے کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت فرمائی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے شبہ پر وقوف کا حکم دیا ہے عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کے کھانے والے اور اس کے کھلانے والے پر اور حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے اس پر لعنت فرمائی ہے۔

۱۶۳۔ منصور اور اعمش سے بحوالہ موسیٰ بن عبداللہ روایت ہے کہ ان کے باپ نے اپنے غلام کو اصبہان کی طرف چار ہزار کا مال دے کر بھجوایا پس مال سولہ ہزار تک پہنچ گیا انہیں اطلاع ملی کہ وہ مر گیا ہے، وہ اس کی میراث لینے گئے انہیں پتہ چلا کہ وہ سودی کاروبار کرتا تھا انہوں نے چار ہزار لیا اور بقیہ مال چھوڑ دیا۔

۱۶۴۔ ابن زبیر نے بحوالہ جابر روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کے کھانے والے اس کے کھلانے والے اس کے گواہوں اور اس کے لکھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

۱۶۵۔ محمد بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ عبداللہ نے فرمایا دلوں میں کھٹکنے والی باتوں سے بچو اور جو چیز تیرے دل میں کھٹکے اسے چھوڑ دے۔

۱۶۶۔ راوی کا بیان ہے میں نے نعمان بن بشیر کو بیان کرتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا بلا شبہ حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان شبہات ہیں جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے پس جو شبہات سے بچ گیا اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا اور جو ان کے قریب ہوا وہ حرام میں جا پڑا۔

۱۶۷۔ میں نے ابوعبداللہ سے مشتبہ چیز کے متعلق پوچھا؟ آپ نے مجھے فرمایا تو مشتبہ چیز کو جانتا ہے؟ میں نے کہا: ہاں وہ وہ چیز ہے جسے حلال نہیں کہا جاتا اور نہ یہ کہا جاتا ہے کہ وہ حرام ہے ابوعبداللہ نے فرمایا مشتبہ چیز وہ ہے جو حلال و حرام کے درمیان ہو۔

۱۶۸۔ میں نے ابوعبداللہ سے مشتبہ چیز کے متعلق پوچھا کہ ایک شخص مشتبہ کپڑا خریدتا ہے کہ اس سے زینت حاصل کرے! آپ نے فرمایا: کیسے؟ آدمی کا کام یہ ہے کہ اس

بارے میں توقف اختیار کرے گویا آپ نے اسے ناپسند کیا۔

کیا مشتبہ چیزوں میں والدین کی اطاعت ضروری ہے؟

۱۶۹۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا کیا مشتبہ چیزوں میں والدینؒ کی اطاعت ضروری ہے؟ آپ نے کہا: جیسے کھانے میں؟ میں نے کہا ہاں' آپ نے فرمایا: میں پسند نہیں کرتا کہ وہ مشتبہ چیزوں میں ان دونوں کے ساتھ برقرار رہے اور میں یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ وہ ان دونوں کی نافرمانی کرے بلکہ وہ دونوں کے ساتھ نرم برتاؤ کرے اور آدمی کو نہیں چاہیئے کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ شبہ پر برقرار رہے اس لئے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے جس نے شبہ کو ترک کیا اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا لیکن وہ ایک چیز کے بعد دوسری چیز سے ہمدردی کرتا رہے مگر شبہ پر ان دونوں کے ساتھ برقرار نہ رہے۔

۱۷۰۔ میں نے ابوعبداللہ سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا جس کے دو بچے ہوں اور وہ دونوں اس سے مطالبہ کریں کہ وہ ان کے ساتھ مشتبہ چیز کھائے؟ آپ نے فرمایا: وہ ان دونوں سے نرم برتاؤ کرے میں نے کہا اگرچہ اس بارے میں دونوں کی بات نہ مانے؟ آپ نے فرمایا: میں پسند نہیں کرتا کہ وہ ان دونوں کی بات نہ مانے بلکہ ان دونوں سے نرمی کرے۔

۱۷۱۔ عطیہ سعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: بندہ اس وقت تک متقین کے مقام کو نہیں پہنچتا جب تک کہ وہ ان چیزوں کے خوف سے جن میں حرج ہے ان چیزوں کو نہ چھوڑ دے جن میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۷۲۔ عباس بن جلید سے روایت ہے کہ حضرت ابوالدرداءؓ نے فرمایا' تقویٰ کی تکمیل یہ ہے کہ آدمی اللہ سے ذرہ مثقال کے بارے میں بھی ڈرے حتیٰ کہ وہ کسی چیز کو حلال سمجھتا ہے تو اس خوف سے کہ وہ حرام نہ ہو اسے چھوڑ دے وہ اس کے اور حرام کے درمیان حجاب

ہوگی بلاشبہ اللہ نے بندوں کیلئے وہ بات واضح کردی ہے جس کی طرف ان کا ٹھکانہ ہے۔

۱۷۳۔ میں نے ابوعبداللہ سے کہا کہ عیسیٰ الفتاح نے بیان کیا ہے کہ میں نے بشر بن حارث سے پوچھا کیا شبہ میں والدین کی اطاعت ہے؟ فرمایا: نہیں ابوعبداللہ نے کہا: یہ بڑی سخت بات ہے۔

۱۷۴۔ میمون الغزال نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے بشر بن حارث سے یہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا: تو مجھے اپنے اور اپنے والدین کے درمیان مت لا۔

۱۷۵۔ میں نے دوبارہ ابوعبداللہ سے مشتبہ چیز کے متعلق پوچھا؟ آپ نے فرمایا: یہاں تک کہ تو شبہ کو پہچان لے پھر فرمایا کہ عبداللہ کہا کرتے تھے: گناہ دلوں کو قابو کر لینے والا ہے اور آخر میں ناپسندیدہ کام سرزد ہونے لگتے ہیں۔

تقویٰ کا بیان

۱۷۶۔ میں نے ابوعبداللہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس کے پاس تین دراہم ہوں ان میں سے ایک درہم حرام ہو اور اسے معلوم نہ ہو کہ کون سا حرام ہے تو وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا: اس سے کوئی چیز نہ کھائے حتی کہ اس کا علم حاصل کرے اور ابوعبداللہ نے حضرت عدی بن حاتم کی حدیث سے حجت پکڑی کہ انہوں نے حضرت نبی کریم ﷺ سے پوچھا میں شکار کیلئے اپنے کتے کو چھوڑتا ہوں اور میں اس کے ساتھ ایک دوسرے کتے کو بھی پاتا ہوں آپ نے فرمایا: اسے نہ کھانا یہاں تک کہ تجھے یہ معلوم نہ ہو جائے کہ تیرے کتے نے اسے مارا ہے میں نے پوچھا کہا: اگر بہت سے دراہم ہوں؟ آپ نے فرمایا: جب دراہم بہت ہوں تو یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے جب تیس دراہم ہوں اور ان میں ایک حرام درہم ہو تو اس درہم کو نکال دیا جائے میں نے آپ سے کہا: بشر نے کہا ہے: کہ تین سے ایک درہم نکالے آپ نے پوچھا بشر بن ولید نے کہا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ بشر بن حارث نے کہا ہے۔ آپ نے فرمایا: میں اسے بشر بن ولید کا قول خیال کرتا ہوں

یہ اصحاب الرائے کا قول ہے۔

۱۷۷۔ میں نے ابوعبداللہ سے ایک شخص کا ذکر کیا اس نے بیان کیا ہے کہ جب ضائع کی جانے والی چیز تیل کی مانند ہو جو بعینہ اس تک پہنچائی نہیں جاسکتی تو وہ عوض دیدے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! ایسے ہی ہے۔

۱۷۸۔ میں نے سفیان بن عیینہ کو بیان کرتے سنا آدمی ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچتا حتی کہ اپنے اور حرام کے درمیان حلال کی روک بنادے حتی کہ گناہ اور اس سے متشابہ چیزوں کو بھی چھوڑ دے۔

۱۷۹۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ اپنے اور حرام کے درمیان پردہ ڈال دوں اور اسے نہ پھاڑوں۔

۱۸۰۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حلال واضح ہے۔...... الحدیث

اور اس بارے میں حضرت عدی بن حاتم کی حدیث بھی ہے کہ ہم لوگ ان کتوں سے شکار کرتے ہیں...... الحدیث

مشتبہ اشیاء میں والدہ کی اطاعت و ہمدردی

۱۸۱۔ میں نے ابوعبداللہ کو سنا آپ سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ میری والدہ کی طرف بعض عورتیں مشتبہ چیز بھیجتی ہیں اور میری والدہ چاہتی ہیں کہ میں اسے کھاؤں؟ آپ نے فرمایا اس سے نرمی کر میں نے کہا: وہ مجھے تنگ کرتی ہے آپ نے فرمایا اس سے مدارات کر اس سے نرمی اختیار کر میں نے کہا میں اس چیز سے بچتا ہوں آپ نے اس کے بچنے کو پسند کیا ابوعبداللہ نے فرمایا عورتوں کا معاملہ شبہ کی نسبت زیادہ آسان ہوتا ہے۔

۱۸۲۔ راوی کا بیان ہے کہ میں ابوعبداللہ کے پاس ایک شخص کو لایا اور وہ لکڑہارا تھا اس نے کہا میرے بھائیوں کی کمائی مشکوک ہے بسا اوقات ہماری ماں پکاتی ہے اور ہم سے

اکٹھا بیٹھ کر کھانے کو کہتی ہے۔ آپ نے اسے فرمایا یہ بشر کی جگہ ہے کاش! اگر وہ زندہ ہوتے یہ تیرے ان سے پوچھنے کی جگہ تھی میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہم سے ناراض نہ ہو' لیکن تو ابوالحسن عبدالوہاب سے جا کر پوچھ اس شخص نے آپ سے کہا جو کچھ علم میں ہے وہ مجھے بتا دیجئے آپ نے فرمایا: حسن سے روایت ہے کہ جب آپ نے جہاد کے بارے میں اپنی والدہ سے اجازت طلب کی تو انھوں نے آپ کو اجازت دیدی اور جب آپ کو معلوم ہوا کہ ان کی خواہش اِن کے ٹھہرنے کی ہے تو آپ ٹھہر گئے۔

۱۸۳۔ میں نے ابوعبداللہ سے سنا آپ سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس کی والدہ ہو اور وہ اس سے حصول علم کیلئے سفر کرنے کی اجازت مانگتا ہو؟ آپ نے فرمایا: اگر وہ جاہل ہے اور اسے معلوم نہیں کہ کیسے طلاق دی جاتی ہے اور نہ نماز پڑھتا ہے تو علم کا حاصل کرنا زیادہ ضروری ہے اور اگر وہ یہ سب باتیں جانتا ہے تو والدہ کی خدمت کرنا مجھے زیادہ پسند ہے میں نے پوچھا اگر وہ برائی کو دیکھتا ہے اور اسے بدلنے کی طاقت نہیں رکھتا؟ آپ نے فرمایا: اس (والدہ) سے اجازت طلب کرے اگر وہ اسے اجازت دے تو چلا جائے۔

ناپسندیدہ اقرباء کی مدد کی ناپسندیگی

۱۸۴۔ میں نے ابوعبداللہ سے اپنے ایک قریبی کے متعلق پوچھا جسے میں ناپسند کرتا ہوں وہ مجھے کہتا ہے کہ میں اس کے لئے کپڑا خریدوں یا سوت کو اس کے حوالہ کردوں؟ آپ نے فرمایا اس کی مدد نہ کر اور نہ اس کے لئے خریداری کر سوائے اس کے کہ تیری والدہ تجھے حکم دے اور جب وہ تجھے حکم دے گی تو وہ زیادہ آسان ہوگا شاید وہ ناراض ہو جائے۔

۱۸۵۔ میں نے ابوعبداللہ سے سنا آپ سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس کا باپ سود خور تھا وہ اسے بھیجتا تھا کہ اس کے لئے مال کا تقاضا کرے آپ کی رائے میں وہ یہ کام

کرے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں! بلکہ وہ اسے کہے: جب تک تو توبہ نہ کرے میں نہیں جاؤں گا۔

۱۸۶۔ میں نے ابوعبداللہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جسے اس کا باپ اسے اس لیے بھیجتا ہے کہ وہ اس کے لئے اس گھر کے دنانیر کا وزن کرے جسے اس نے رہن رکھا ہے اور مرتہن اس میں رہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ اس بات پر اس کی مدد نہ کرے جو اس کے لئے حلال نہیں ہے وہ اس کے لیے نہ جائے۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا اس شخص کی توبہ کیسے ہوگی جو اپنی غیر جہت سے مال حاصل کرتا ہے؟. آپ نے فرمایا جس وقت جو کچھ اس کے دونوں ہاتھوں میں سے نکل جائے گا۔

۱۸۸۔ میں نے ابوعبداللہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو مزین سرمے دانی کا کاروبار کرتا ہے اور جب خریدتا ہے تو مذمت کرتا ہے اور جب فروخت کرتا ہے تو تعریف کرتا ہے پھر وہ اپنی کمائی میں غور کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس سے صدقہ کرے حتی کہ اسے شک نہ رہے میں نے کہا اس میں کسی چیز کی تعیین کرے؟ فرمایا: صدقہ دے حتی کہ اس کے دل میں اس کے متعلق کوئی چیز نہ رہے۔

سودی کاروبار کرنے والا جب توبہ کا ارادہ کرے تو کیا کرے؟

۱۸۹۔ ابوعبداللہ نے بیان کیا کہ جو شخص سودی کاروبار کرتا ہے وہ اپنے اصحاب کو اگر وہ معلوم ہوں سود واپس کرے بصورت دیگر وہ زائد کا صدقہ کردے۔

۱۹۰۔ میں نے ابوعبداللہ سے ایک عورت کے متعلق پوچھا جو دوسری عورت کا روزینہ مقرر کرتی تھی اور اپنے خاوند کے علم سے اس سے صلہ رحمی کرتی تھی اس عورت نے ایک ردی چیز کا ذکر کیا جس سے اس کے ہاں کچھ جمع ہو گیا تھا اور اس کے سوا اس کے پاس کوئی مال

نہ تھا اسے حکم دیا گیا کہ اسے صدقہ کر دے اگر وہ اس مال کو نکال دیتی ہے تو سوال کی محتاج ہو جاتی ہے! آپ نے فرمایا عورت کا خاوند زندہ ہے؟ میں نے کہا خاوند مر گیا ہے اور عورت نے مجھے کہا ہے ابو عبداللہ اس کے بارے میں مجھے جو حکم دینگے میں وہ کروں گی آپ نے فرمایا: میرے خیال میں وہ اسے صدقہ کر دے اور سوال کرے۔

ناپسندیدہ لوگوں سے عورتوں کی خرید و فروخت کی کراہت

۱۹۱۔ میں نے ایک عورت کو ابو عبداللہ سے کہتے سنا اور وہ عورت ام جعفر تھی کہ میں ایک قوم کی عورتوں کی خوشبو فروخت کرتی ہوں اور اس نے ان لوگوں کا نام بھی لیا جن کی جگہ کو ناپسند کیا جاتا ہے آپ نے فرمایا مردوں سے فروخت کرنے سے اعراض کر اور آپ نے تجار کی عورتوں کا ذکر کیا۔

۱۹۲۔ ایک شخص نے ابو عبداللہ سے کہا میں اپنے باپ کے ایک گھر کا وارث ہوا ہوں اور میرا بھائی بھی ہے اور میرے بھائی نے اسے فروخت کرنے کا ارادہ کیا ہے اور وہ اسے ناپسندیدہ باتوں میں خرچ کر دے گا آپ کی رائے میں میں اسے منع کروں؟ انھوں نے فرمایا جس چیز سے تو دور ہوا ہے اس کے کیوں در پے ہوتا ہے۔

اپنے والد کو روکنے والے شخص اور خوشی منانے والے شخص کا بیان

۱۹۳۔ میں نے ابو عبداللہ سے پوچھا ایک شخص کی بیٹیاں ہیں اور وہ اپنے گھر کو فروخت کر کے گلوکارہ عورتوں کو خریدنا چاہتا ہے اس کے بیٹے کو اسے روکنا چاہئے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا: میرے نزدیک اسے روکنا اور منع کرنا چاہئے۔

۱۹۴۔ میں نے ابو عبداللہ سے پوچھا ایک شخص جزیرہ میں مچھلی دیکھتا ہے اور اس کا پانی

خشک ہو گیا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ اس کی ہے جو اس کی طرف سبقت کرے نیز فرمایا وہ دجلہ کے حریم کے لیے ہے۔

١٩٥۔ ابوعبداللہ نے فرمایا تیرنے والی مچھلی کھائی جاتی ہے حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ سے سمندر کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔

١٩٦۔ میں نے ابوعبداللہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جسے دراہم دیئے جاتے ہیں اور وہ انہیں پگھلاتا ہے آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کی طرف سے اس بارے میں نہی آئی ہے اور میں دراہم کو توڑنا اور ٹکڑے کرنا پسند نہیں کرتا میں نے پوچھا اگر مجھے دینار دیا جائے میں اسے پگھلا دوں میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: تو اس سے دراہم خرید پھر اس سے سونا خرید میں نے پوچھا اگر دراہم غنیمت کے ہوں اور ان کا مالک اصل دراہم کو چاہتا ہو؟ آپ نے فرمایا اگر تو نے ان کے مقابل میں لئے ہیں تو وہ ان جیسے ہی ہوں گے۔

١٩٧۔ علقمہ بن عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کے چالو سکے کو توڑنے سے منع فرمایا ہے سوائے اس کے کہ کوئی ضرورت ہو ابوعبداللہ نے فرمایا: ضرورت یہ ہے کہ دراہم میں اختلاف ہو ایک کھرا عمدہ ہے دوسرا کہے کھوٹا ہے تو اسے توڑا جائے گا۔

١٩٨۔ میں نے ابوعبداللہ سے ان دراہم کے متعلق پوچھا جو ایک آدمی کو دیئے جاتے ہیں کہ وہ ان سے ضرورت کی چیزیں خریدے وہ ایک مسکین کو دیکھتا ہے آپ کی رائے میں وہ انہیں صدقہ کرسکتا ہے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا وہ لوگوں کو نہ دے اسے ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔

ناپسندیدہ جگہ میں تجارت کی کراہت

۱۹۹۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا آپ کی اس شخص کے بارے میں کیا رائے ہے جو ناپسندیدہ جگہ میں تجارت کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا جب اسے علم ہو جائے تو وہ تجارت نہ کرے آپ سے پوچھا گیا وہ ایسی جگہ میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: تجھے کافی ہے (یعنی نہیں پڑھ سکتا)۔

مساجد کی تعظیم اور ان میں دنیاوی کاموں کی کراہت

۲۰۰۔ میں نے ابوعبداللہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو مسجد میں بیٹھ کر اجرت پر کمائی کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: درزی اور اس جیسے آدمی مجھے تعجب میں نہیں ڈالتے' مسجد تو صرف اس لئے بنائی گئی ہے کہ اس میں اللہ کا ذکر ہو اور اس میں خرید وفروخت کو ناپسند کیا گیا ہے۔

۲۰۱۔ راوی کا بیان ہے کہ عطاء بن یسار نے ایک شخص کو مسجد میں خرید وفروخت کرتے دیکھا آپ نے اسے بلا کر فرمایا: یہ آخرت کا بازار ہے اگر تو نے خرید وفروخت کا ارادہ کیا ہے تو دنیا کے بازار کی طرف جا۔

۲۰۲۔ سعید بن عبدالعزیز نے ہم سے بیان کیا کہ حضرت ابوالدرداء نے مسجد میں ایک شخص کو اپنے ساتھی سے کہتے سنا تو نے اس اس طرح ایک اونٹ کا بوجھ لکڑی خریدی ہے حضرت ابوالدرداء نے فرمایا: مساجد اس کام کیلئے تعمیر نہیں کی گئیں یا اس کا یہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے مساجد اس کام سے آباد نہیں ہوتیں۔

۲۰۳۔ سفیان نے ایک شخص سے اور انھوں نے حسن سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ ان کی مساجد میں صرف ان کے دنیاوی امور کی گفتگو ہو گی اللہ کو ان کی کوئی حاجت نہ ہو گی پس تم ان کے ساتھ ہم نشینی اختیار نہ کرنا۔

۲۰۴۔ راوی کا بیان ہے کہ حسن بن ثوبان نے مجھ سے بیان کیا کہ ابو مسلم خولانی مسجد میں داخل ہوئے تو آپ نے کچھ لوگوں کو اکٹھے بیٹھے دیکھا آپ نے امید کی کہ وہ بھلائی پر ہوں گے وہ ان کے پاس بیٹھ گئے آپ نے دیکھا کہ ان کا ایک شخص کہہ رہا ہے میرا غلام آیا اور اس نے یہ یہ چیز حاصل کی' دوسرے نے کہا: میں نے اپنے غلام کو سامان دیا ہے تو آپ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا: سبحان اللہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ میری اور تمہاری مثال کیا ہے؟ میری اور تمہاری مثال اس شخص کی طرح ہے جسے بہت بارش نے آلیا تو وہ پیچھے مڑا تو کیا دیکھتا ہے کہ وہ دو بڑے کواڑوں کے سامنے ہے اس نے کہا: کاش میں اس گھر میں داخل ہوتا یہاں تک کہ بارش مجھ سے تھم جاتی پس وہ داخل ہو گیا کیا دیکھتا ہے کہ اس گھر کی چھت ہی نہیں ہے میں تمہارے پاس بیٹھا اور میں نے امید کی کہ تم بھلائی اور ذکر پر قائم ہو تم تو دنیا دار ہو پس آپ ان کو چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

قبرستان میں مکروہ دنیاوی کام

۲۰۵۔ میں نے ابو عبداللہ سے پوچھا آپ کی اس شخص کے بارے میں کیا رائے ہے جو تکلے بناتا ہے اور قبرستان میں آتا ہے اور بسا اوقات اسے بارش آلیتی ہے اور وہ ایک قبے میں داخل ہو جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: قبرستان صرف آخرت کا مقام ہے گویا آپ نے اسے ناپسند کیا۔

اس آدمی کا بیان جو آٹا خریدے اور اپنے ناپ سے زیادہ لے

۲۰۶۔ میں نے ابو عبداللہ سے پوچھا میں آٹا خریدتا ہوں اور وہ قفیز ملو کی (تقریباً سولہ کلو گرام) کے مثل بڑھ جاتا ہے آپ نے فرمایا: یہ بری بات ہے اسے واپس کیا جائے

ایسے معاملات میں لوگوں کو نقصان نہ پہنچایا جائے میں نے کہا: اسے ماپ لیا جائے؟ آپ نے فرمایا: اس قسم کی باتوں میں لوگوں کو نقصان پہنچایا جاتا ہے میرے خیال میں آپ نے اوزان اور دینار وغیرہ کی فضیلت کا ذکر کیا۔

بیع میں خریدار اور فروخت کنندہ کا علم

۲۰۷۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا فرفاء تکیوں اور غالیچوں کو تاجروں کیلئے رفو کرتا ہے یعنی پیوند لگاتا ہے وہ فروخت کرتے ہیں اور پیوند کے متعلق نہیں بتاتے۔ آپ نے فرمایا: وہ ایسا کام کرے جو واضح ہو' پوشیدہ کام نہ کرے جو صرف اسی پر واضح ہوتا ہے جو اس پر اعتبار کرتا ہے نیز آپ نے فرمایا مجھے یہ بات تعجب میں ڈالتی ہے کہ کپڑے کے بارے میں خریدار اور فروخت کنندہ کا علم ایک ہی ہے اور آپ نے کہا کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر دونوں سچ بولیں اور واضح کریں تو دونوں کو برکت دی جائے گی میں نے کہا: خواہ وہ واضح انتہائی مہنگا ہو' فرمایا: نہیں۔

۲۰۸۔ حکیم بن حزام سے روایت ہے فرماتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: بائع اور مشتری کو جدا ہونے سے پہلے اختیار ہوتا ہے، اور اگر وہ اس بیع میں سچ بولیں اور دیانتداری سے واضح معاملہ کریں تو ان کی بیع میں برکت دی جائے گی اور اگر وہ اس کو چھپائیں تو اس سے برکت روک دی جائے گی۔

۲۰۹۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا وہ کپڑا جسے میں پہنتا ہوں آپ کی رائے میں اسے منافع پر فروخت کردوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں اگر تو اسے بھاؤ تاؤ سے فروخت کرے تو واضح کر کہ میں نے اسے پہنا ہے بصورت دیگر تو اسے بوسیدہ کپڑوں کے بازار میں فروخت کردے۔

چاندی اور ریشم وغیرہ کی فروخت کا بیان

۲۱۰۔ میں نے ابو عبداللہ سے چاندی کے لوٹے کے متعلق پوچھا کیا اسے فروخت کیا جائے؟ آپ نے فرمایا نہیں، بلکہ اسے توڑ کر بیچا جائے نیز آپ نے فرمایا: ریشم کا بستر بنانا اس کے پہننے کی طرح ناجائز ہے۔

پچھنے لگانے والے کی کمائی

۲۱۱۔ میں نے ابو عبداللہ سے پچھنے لگانے والے کی کمائی کے متعلق پوچھا؟ تو آپ نے اسے ناپسند کیا اور فرمایا اگر حضرت نبی کریم ﷺ نے اسے مزدوری نہ دی ہوتی تو ہم بھی نہ دیتے۔

۲۱۲۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ سے پچھنے لگانے والے کی کمائی کے متعلق پوچھا گیا؟ تو آپ نے فرمایا ان پیسوں سے پانی بھرنے والے اونٹ کو چارہ کھلائے۔

۲۱۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگانے کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

وہ شخص جو بستیوں میں غلہ تیار کرتا ہے

۲۱۴۔ میں نے ابو عبداللہ سے پوچھا آپ کی رائے میں آدمی کو بستیوں میں جاگیر بنانی چاہیے؟ آپ نے فرمایا تیرے لئے آدمی کا خوراک تیار کرنا ہی کافی ہے میں نے آپ سے پوچھا وہ شخص جو سنگھار کا سامان وغیرہ فروخت کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ مجھے آدمی کا غلے سے خوراک حاصل کرنا زیادہ پسند ہے میں نے ابو عبداللہ سے پوچھا آپ غلے کا ٹیکس دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں کچھ نہیں دیتا وہ ہماری خوراک بھی

نہیں ہوتا۔

ایک شخص ایک چیز دیتا ہے اور معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ ناپسند کرتا ہے

۲۱۵۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا' لوگ جب کوئی چیز دیں اور یہ واضح ہو جائے کہ انہوں نے اس میں ظلم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے تو انہیں واپس کر دیں۔ میں نے پوچھا اگر انہیں معلوم نہ ہو تو؟ آپ نے فرمایا: اسے اس جگہ پر تقسیم کر دیا جائے میں نے پوچھا کس دلیل سے اسے اس جگہ کے مساکین پر تقسیم کیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: حضرت عمرؓ بن الخطاب نے دیت کو اس کی جگہ والوں پر مقرر کیا یعنی اس بستی پر جس میں مقتول پایا گیا تھا میرے خیال میں آپ نے فرمایا: جیسے ان پر دیت تھی ایسے ہی ان میں تقسیم ہو گی۔ یعنی جب ان میں سے لوگ ظلم کریں اور وہ معلوم نہ ہو سکیں' ابوبکر نے بیان کیا ہے یہ مسئلہ بادوریا کے مال کے متعلق ہے جسے میں نے واپس کر دیا تھا اور اس نے بیان کیا کہ ایک خلیفہ نے احمد رحمہ اللہ کے بیٹوں کی طرف بادوریا کے مال سے کچھ بھیجا تو انہوں نے اسے اس کے علم کے پوشیدہ ہونے کی وجہ سے قبول کر لیا جب آپ کو علم ہوا تو آپ نے اسے ان سے لے لیا پھر اسے بادوریا بھجوایا اور اسے تقسیم کر دیا۔

تقویٰ کے کچھ مسائل

۲۱۶۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا آپ مادہ پرندے کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ جو ایک قوم کے پاس آیا اور وہاں اس نے جوڑا بنایا اور بچے دیئے بچے کس کے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: وہ ماں کی پیروی کریں گے اور میرا خیال ہے میں نے آپ کو

صحرا میں چگنے والے کبوتر کے بارے میں فرماتے سنا کہ میں اس کے بچوں کو کھانا پسند نہیں کرتا اور آپ نے صحراء میں اس کے چگنے کو ناپسند کیا اور فرمایا وہ لوگوں کا کھانا کھاتا ہے۔

۲۱۷۔ میں نے ابوعبداللہ سے تقسیم سے پہلے چھلکے سے نکلے ہوئے دانے کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا: زمین کے مالک کے غیر کے کھانے میں کوئی حرج نہیں اور میرے خیال میں آپ نے اس حدیث کو بیان کیا جو تخمینے کے بارے میں بیان کی جاتی ہے کہ جس قدر وہ کھاتے ہیں ان کیلئے چھوڑ دو۔

۲۱۸۔ میں نے ابوعبداللہ سے اس جھول کے متعلق پوچھا جو توڑی کے بعد باقی رہ جاتی ہے آپ نے فرمایا وہ زمین کے مالک کیلئے ہے اس سے بادشاہ کیلئے کچھ باقی نہیں رہا۔

۲۱۹۔ ابوعبداللہ سے دریافت کیا گیا کہ آدمی ملی جلی چیز سے خریدتا ہے اور درہم والوں کی برابری کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں آپ نے حکم دیا کہ جب سوال کے بغیر اس کے پاس کوئی چیز آئے تو وہ اسے قبول کرے پس عوض کس بات کا؟

۲۲۰۔ میں نے ابوعبداللہ سے اس اخروٹ کے متعلق پوچھا جو بکھر چکے ہوں؟ تو آپ نے اسے ناپسند کیا اور فرمایا: وہ بچوں کو تقسیم کیلئے نہیں دیتے جیسے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

۲۲۱۔ میں ابوعبداللہ کے پاس آیا اور آپ کا بیٹا ہوشیار ہو چکا تھا آپ نے اخروٹ خریدے اور آپ چاہتے تھے کہ اسے بچوں پر تقسیم کرنے کیلئے تیار کریں اور آپ نے بکھیرنے کو ناپسند کیا اور فرمایا یہ لوٹ ہے۔

۲۲۲۔ میں نے ابوعبداللہ سے روٹی اور خمیر کے قرض کے متعلق پوچھا؟ آپ نے اس میں کوئی حرج نہ پایا۔

۲۲۳۔ میں نے اسحاق بن داؤد کو بیان کرتے سنا کہ میں عبدالوہاب کو کھانے کی دعوت

دی اور ان کے سامنے کھانا رکھا اور خود کھانے لگا انھوں نے مجھے کہا: اے ابو یعقوب مجھے کھانا کھانے کا کہو میں نے ان سے غفلت برتی اور کھاتا رہا۔ انھوں نے پھر مجھے کہا: اے ابو یعقوب! مجھے کہہ تم کھاؤ' انھوں نے دو یا تین بار یہ بات کہی میں نے انھیں کہا: میں نے آپ کو دعوت کیوں دی ہے۔

۲۲۴۔ ابن عبدالوہاب نے بیان کیا کہ بسا اوقات میں ان کے افطار کے وقت کوئی چیز لاتا اور اسے ان کے آگے رکھتا اور میں نے اسے ان کے لئے ہی خریدا ہوتا وہ مجھے کہتے اے حسن! یہ میرے لئے ہے؟ میں ان سے کہتا: میں نے اسے آپ کے لیے ہی خریدا ہے انہوں نے کہا: میں جو چاہوں اس سے کروں؟ اور ابو عبداللہ نے تقویٰ کے بارے میں یہ احادیث مجھے دیں میں نے پوچھا میں انہیں آپ سے روایت کروں؟ آپ نے ان کی اجازت دیدی۔

۲۲۵۔ عبدالوہاب سے روایت ہے کہ ہشام نے بیان کیا کہ حسان بن ابی سنان نے فرمایا: میں نے تقویٰ سے زیادہ آسان چیز تلاش نہیں کی' ان سے پوچھا گیا وہ کیسے؟ فرمایا جب کوئی چیز مجھے شک میں ڈالتی ہے میں اسے چھوڑ دیتا ہوں۔

۲۲۶۔ لیث سے بحوالہ طاؤس روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے ابن عمرؓ سے بڑھ کر تقویٰ شعار نہیں دیکھا۔

۲۲۷۔ ہشام بن حسان نے ہم سے بحوالہ علاء بن زیاد بیان کیا کہ وہ بیان کرتے تھے کہ اگر میں کسی چیز کی تمنا کرتا تو حسن کے فقہ ابن سیرین کے تقویٰ' مطرف کے صواب اور مسلم بن یسار کی نماز کی تمنا کرتا۔

۲۲۸۔ ابو ھلال نے بکر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے بیان کیا ہے جو شخص یہ چاہے کہ وہ سب سے بڑے عالم شخص کو دیکھے جسے ہم نے اپنے زمانے میں پایا ہے تو وہ حسن کی طرف دیکھے ہم نے اس سے بڑے عالم کو نہیں دیکھا اور جسے یہ بات خوش کرے کہ وہ سب سے بڑے متقی شخص کو دیکھے جسے ہم نے اپنے زمانے میں پایا ہے تو وہ ابن

سیرین کی طرف دیکھے وہ گنہگار ہونے کے خیال سے بعض حلال چیزوں کو بھی چھوڑ دیتے تھے۔

۲۲۹۔ عاصم سے بحوالہ مورق روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: کہ میں نے تقویٰ اور فقہ میں نے محمد سے بڑا فقیہ اور متقی شخص نہیں دیکھا اور ابو قلابہ نے بیان کیا ہے تم جس طرح چاہو اسے آزماؤ تم اسے ضرور کامل مرد پاؤ گے۔

۲۳۰۔ ہشام سے روایت ہے کہ انس بن مالک نے وصیت کی کہ محمد ابن سیرین انہیں غسل دیں جب وہ فوت ہوئے تو محمد ابن سیرین آئے آپ کو یہ بات بتائی گئی تو آپ نے فرمایا: میں قید خانے میں قید ہوں' انہوں نے کہا: ہم نے امیر سے اجازت طلب کی ہے اور اس نے آپ کو اجازت دیدی ہے۔ آپ نے فرمایا: امیر نے مجھے قید نہیں کیا مجھے اس نے قید کیا ہے جس کا مجھ پر حق[1] ہے۔

۲۳۱۔ ابراہیم سے بحوالہ علقمہ روایت ہے کہ آپ نے بیان کیا ہم باہر گئے اور ہمارے ساتھ مسروق' عمرو بن عقبہ اور چند دوسرے حضرات بھی تھے جب ہم سندان کے پانی پر پہنچے اس کا امیر عتبہ بن مرثد تھا ہمیں اس کے بیٹے عمرو بن عتبہ نے کہا اگر تم اس کے مہمان بنے تو وہ تمہارے لئے مہمانی تیار کرے گا اور شاید وہ اس میں کسی پر ظلم کرے لیکن اگر تم چاہو تو اس کے مہمان بن جاؤ ہم نے کہا: ہم اس درخت کے سائے میں بیٹھتے ہیں پس ہم نے اپنے ٹکڑے کھائے پھر ہم واپس آ گئے اور جو کرنا تھا کیا۔

۲۳۲۔ ہشام نے بحوالہ محمد ہم سے بیان کیا کہ آپ ان لوگوں میں سے تھے کہ جب کوئی شخص تجارتی سفر کا ارادہ کرتا تو اسے کہتے اللہ سے ڈر اور جو حلال تیرے لئے مقدر کیا گیا ہے اسے طلب کر اور اگر تو اس کے سوا طلب کرے گا تو جو کچھ تیرے لئے مقدر ہو چکا ہے

---

[1] خطیب نے بیان کیا ہے کہ قرض میں ابن سیرین کے قید ہونے کا سبب یہ تھا کہ آپ نے چالیس ہزار درہم کا تیل خریدا اور اس کے مشکیزے میں ایک چوہیا پائی آپ نے فرمایا چوہیا کولہو میں تھی اور آپ نے سارا تیل گرا دیا۔

اس سے زیادہ حاصل نہیں کرے گا۔

۲۳۳۔ ابن عون سے روایت ہے اس نے بیان کیا کہ محمد ان نئے دنانیر سے (یعنی حجاج بن یوسف کے دراہم) اور جن دراہم پر اللہ کا نام ہے خریدنا پسند نہ کرتے تھے۔

۲۳۴۔ یونس بن عبید سے روایت ہے اس نے بیان کیا کہ جب آدمی بات کرتا ہے تو اس کے تقویٰ کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ یونس بن عبید نے بیان کیا کہ آدمی کو اس کی کمائی فکر مند نہیں کرتی حتی کہ یہ بات اسے فکرمند کرے کہ اس نے اسے کہاں رکھا ہے یعنی خرچ کیا ہے۔

۲۳۵۔ جعفر نے ہم سے بیان کیا کہ میں نے سمیط کو بیان کرتے سنا دنیا کے پجاری اسے دودھ پلاتے ہیں اور اس کی دودھ پلائی سے نہیں رکتے راوی کا بیان ہے میں نے سمیط کو بیان کرتے سنا کہ دینار و درہم منافقین کی نکیل کا سبب ہیں ان سے وہ خواہشات کے مطیع ہوتے ہیں۔

۲۳۶۔ میں نے ابوعبداللہ کو سنا آپ نے بشر بن حارث کا ذکر کیا اور فرمایا: آپ میں انسیت تھی اور میں نے کبھی آپ سے بات نہیں کی۔

بنو ہاشم پر صدقہ کی کراہت

۲۳۷۔ میں نے ابوعبداللہ کو سنا بنو ہاشم کے ایک آدمی نے آپ سے کہا اور وہ ابن الکردیہ تھا آپ پانی کے صدقہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں میں اس سے پی لوں؟ آپ نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ تم ایسا نہ کرو مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ زکوۃ کا نہ ہو۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنو ہاشم کیلئے صدقہ حلال نہیں اور آپ نے ابورافع کی حدیث کو بیان کیا۔

۲۳۸۔ عطاء بن السائب سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ میں ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے

پاس وہ صدقہ لایا جس کے بارے میں مجھے حکم تھا کہ ان کو دوں' وہ کہنے لگیں ہمارے نوجوانوں سے محتاط رہنا' میمون یا مہران جو حضرت نبی کریم ﷺ کے غلام ہیں فرماتے ہیں کہ وہ حضرت نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: اے میمون یا مہران! ہم اہل بیت ہیں ہمیں صدقہ سے منع کیا گیا ہے اور ہمارے غلام بھی ہم سے ہیں پس تم صدقہ نہ کھانا۔

۲۳۹۔عبداللہ بن جعفر نے ہم سے بیان کیا کہ میری پھوپھی ام بکر بنت مسور نے مجھے بتایا کہ مسور وہ پانی نہ پیتے تھے جو مسجد سے لیا جاتا تھا اور اسے پسند نہیں کرتے تھے آپ کی رائے میں وہ صدقہ تھا اور مسور جب مکہ آئے تو اس سے باہر نہ جاتے حتی کہ ہر روز طواف کرتے اور ہفتہ اس سے غائب رہتے ام بکر سے روایت ہے کہ مسور اس پانی کو نہ پیتے تھے جو مسجد میں رکھا جاتا تھا۔

باب: صبر اور دنیا کی بربادی کے بارے میں

۲۴۰۔ابوعبداللہ نے بیان کیا کہ عمران القصیر اپنے ہم نشینوں سے کہتے تھے ارے شریف کریم آدمی تھوڑے دن صبر کرتا ہے اور وھیب نے بیان کیا ارے شریف کریم آدمی دنیا پر ناراض ہوتا ہے اور اسے برباد کر دیتا ہے۔

۲۴۱۔میں نے عبدالواحد قنطری کو بیان کرتے سنا کہ وکیع نے بیان کیا کہ میں نے اپنے توشہ میں غور کیا تو وہ مجھے ٹھیک نہ لگا اور میں نے اپنے احرام کے دو کپڑوں میں غور کیا تو وہ بھی مجھے ٹھیک نہ لگے پس آدمی پر لازم ہے کہ وہ اپنے کپڑے اتار دے اور پانی میں کھڑا ہو جائے حتی کہ اللہ اسے رزق دے۔

۲۴۲۔میں نے بشر بن حارث کے رشتہ دار کو بیان کرتے سنا کہ بشر بن حارث رات کو عبادان سے آئے یا کہا کہ سفر سے آئے اور وہ چٹائی اوڑھے ہوئے تھے۔

۲۴۳۔میں نے اپنے ایک ساتھی کو بیان کرتے سنا بشر نے لوگوں سے کہا یہ برہنہ اویس

ہے حتی کہ وہ ایک ٹوکری میں بیٹھ گئے۔

۲۴۴۔ میں نے عبدالواحد قنطری کو بیان کرتے سنا بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو فقر کی عار دلائی آپ نے فرمایا: اے مسکینو! تم تو نگری سے آئے ہو کیا تم نے کسی کو دیکھا ہے کہ اس نے فقر کی طلب میں اللہ کی نافرمانی کی ہو۔

۲۴۵۔ حضرت بشر بن حارث سے کہا گیا کاش آپ اتنے کپڑے کا جوڑا بنا لیتے اور اس نے آپ سے تری اور سردی کا ذکر کیا آپ نے فرمایا اس سردی کی ایک نہایت ہے یہ ختم ہو جائے گی؟ انہوں نے کہا: ہاں آپ نے فرمایا پس معاملہ قریب ہی ہے۔

۲۴۶۔ میں نے ابوعبداللہ کو شجاع بن مخلد سے کہتے سنا اے ابوالفضل یہ دنیا کا کھانا صرف طعام سے پہلے طعام اور اس کا پہننا لباس سے پہلے لباس ہے اور یہ تھوڑے دنوں کی بات ہے۔

۲۴۷۔ راوی کا بیان ہے میں نے مخلد بن حسین کو سنا انھوں نے ایک آدمی کا ذکر کیا جس نے ابوالسوار کے گھر سے پانی مانگا تو اس کی بیوی نے کہا کنوئیں میں ایک قطرہ پانی نہیں ہے یا یہ کہا کہ ہمارے پاس ایک قطرہ پانی نہیں ہے آپ کنوئیں کی تلچھٹ کے پاس گئے یا جو اس کے نچلے حصے میں تھا راوی کا بیان ہے کہ آپ آئے اور اس عورت کے سر پر پانی ڈالا اور فرمایا: اے ام السوار یہاں کتنے قطرے ہیں۔

۲۴۸۔ میں نے مخلد بن حسین کو بیان کرتے سنا کہ ابوالسوار عدوی کو ایک آدمی نے کوئی تکلیف پہنچائی آپ خاموش ہو گئے حتی کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو گیا آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو تیرے لئے کافی ہے۔

۲۴۹۔ مطرف سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا مجھے عمل کی فضیلت سے علم کی فضیلت زیادہ پسند ہے اور تمہارا بہترین دین تقویٰ ہے۔

۲۵۰۔ ام بکر سے روایت ہے کہ مروان نے مسور بن مخرمہ کو اس وقت شہادت کیلئے بلایا جب اس نے اپنا گھر عبدالملک کو صدقہ کیا مسور نے کہا اس میں عیسہ بھی وارث ہو گی

اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا میں گواہی نہیں دیتا۔ انھوں نے پوچھا کیوں؟ آپ نے فرمایا: تو نے اسے اپنے ایک ہاتھ سے پکڑا ہے اور دوسرے میں رکھ دیا ہے اس نے کہا آپ کو اس سے کیا کیا آپ قاضی ہیں آپ صرف گواہ ہیں آپ نے فرمایا جب تم گناہ کیا کرو میں اس پر گواہی دیا کروں عبدالملک نے بیان کیا کہ عبیسہ مروان کی بیوی تھی۔

۲۵۱۔ راوی کا بیان ہے ام بکر نے ہم سے بیان کیا کہ مسور نے بہت کھانا سٹور کر لیا اور آپ نے خزاں کے بادل کو دیکھا تو اسے ناپسند کیا اور کہا میرے خیال میں میں نے مسلمانوں کو فائدہ دینے والی چیز کو ناپسند کیا ہے جو میرے پاس آیا میں اسے اس طرح دیدوں گا جس طرح میں نے اسے حاصل کیا ہے راوی کہتا ہے: حضرت عمرؓ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا مسور کو کیا ہو گیا ہے آپ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور کہا یا امیر المومنین میں نے بہت سا کھانا سٹور کیا ہے میں نے دیکھا کہ بادل اٹھا ہے میں نے اسے ناپسند کیا تو میں نے قسم کھائی کہ میں اس سے کچھ نفع نہ لوں گا حضرت عمرؓ نے فرمایا: جزاک اللہ خیراً۔ اللہ تجھے اس کا بہتر بدلہ دے۔

۲۵۲۔ آدم بن علی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے مؤذن حضرت بلالؓ کے بھائی کو بیان کرتے سنا کہ لوگ تین قسم کے ہیں سالم' غانم اور شاجب' سالم وہ ہے جو خاموشی اختیار کرے' غانم وہ ہے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہے اور اس کے لیے اللہ کی جانب سے بڑا بدلہ ہے اور شاجب وہ ہے جو فحش گوئی کرتا ہے اور ظلم میں اعانت کرتا ہے۔

۲۵۳۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم نے ربیع بن خثیم کے پاس ایک شخص کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا: میں اپنے نفس سے راضی نہیں ہوں کہ اس کی مذمت سے فارغ ہو کر لوگوں کی مذمت کرنے لگ جاؤں بلاشبہ لوگ' دوسروں کے گناہوں کے بارے میں اللہ سے ڈر جاتے ہیں اور اپنے گناہوں کے بارے میں پرامن ہو جاتے ہیں۔

۲۵۴۔ مالکؒ نے بیان کیا ہے کہ ربیع بن خیثم کی لڑکی نے کہا ہے میرے باپ مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں لوگوں کو سوتے دیکھتی ہوں اور آپ کو سوتے نہیں دیکھتی؟ انہوں نے کہا: اے بیٹی! تیرا باپ راتیں سو کر گزارنے سے ڈرتا ہے۔

۲۵۵۔ ربیع بن خیثم سے روایت ہے انہوں نے کہا: اے بکر بن ماعز' زبان سے ایسے کلمات ادا کر جو تیرے لیے فائدہ مند ہوں نہ کہ ضرر رساں۔ کیونکہ میں لوگوں کو اپنے دین کے بارے میں تہمت زدہ پاتا ہوں۔

۲۵۶۔ شقیق سے روایت ہے کہ کچھ عورتیں ربیع کے پاس سے گزریں تو انھوں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں حتی کہ وہ آپ کے پاس سے گزر گئیں۔

۲۵۷۔ ربیع بن خیثم نے بیان کیا اے پاگلو! دیکھو تم کیسے فتنوں میں پڑتے ہو تم میں سے کوئی نہ کہے کہ اللہ نے اسے حلال کیا ہے اور اس کا حکم دیا ہے اللہ کہے گا نہ میں نے اسے حلال کیا ہے اور نہ میں نے اس کا حکم دیا ہے اور نہ تم میں سے کوئی کہے اللہ نے اسے حرام کیا اور اس سے روکا ہے اللہ کہے گا نہ میں نے اسے حرام کیا ہے اور نہ اس سے روکا ہے۔

۲۵۸۔ بکر بن ماعز سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ ربیع بن خیثم کی لڑکی آئی اور کہنے لگی اے والد صاحب! میں کھیلنے جاؤں؟ جب اس نے آپ سے بار بار کہا تو آپ کے ایک ہم نشین نے کہا: اگر آپ اسے حکم دیتے تو وہ چلی جاتی آپ نے فرمایا: آج میرے متعلق یہ نہ لکھا جائے گا کہ میں نے اسے کھیلنے کا حکم دیا ہے۔

۲۵۹۔ ابوعبداللہ سے اس زمین کے متعلق پوچھا گیا جس کا مالک معلوم نہیں ہے ایک آدمی نے اس میں درخت لگا دیا آپ نے فرمایا: وہ زمین صلح کی ہے یا غیر صلح کی آپ کو بتایا گیا صلح کی ہے اس نے فرمایا: اس کے مالک کی اجازت کے بغیر اس میں کچھ نہیں لگایا جا سکتا آپ کو بتایا گیا اس کا مالک معلوم نہیں ہے آپ نے فرمایا صلح کے مالک ہوتے ہیں۔

۲۶۰۔ میں نے ابوعبداللہ کو بیان کرتے سنا کہ میں وکیع کے ساتھ تھا اور وہ جمعہ کو جا رہے تھے پس ہم ایک مختصر راستے سے گزرے اور لوگوں نے اپنے سر نیچے ڈال کر آپ کو دیکھا سو میں نے وکیع کے وداع کو دیکھا وہ اپنے نفس سے دوری اختیار کر رہے تھے۔

۲۶۱۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا میں نے ایک شخص کو دراہم قرض دیئے اور اس نے مجھے واپس کر دیئے میں نے قسم اٹھائی کہ میں انہیں قبول نہیں کروں گا۔ آپ ان کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ وارثوں کیلئے ہیں۔

۲۶۲۔ میں نے ابوعبداللہ سے اچانک آنے والے کھانے کے متعلق پوچھا؟ آپ نے میرے پوچھنے کے بعد مجھ سے کہا میرا خیال نہیں کہ اس بارے میں کوئی حدیث ہو پھر آپ نے ابراہیم سے روایت بیان کی کہ اس میں کراہت ہے اور میرا خیال ہے کہ ابوعبداللہ نے کہا: وہ شخص لوگوں کا انتظار کرتا ہے حتیٰ کہ ان کا کھانا رکھ دیا جاتا ہے تو وہ آ جاتا ہے۔

۲۶۳۔ میں نے ابوعبداللہ سے اس شخص کا ذکر کیا ہے جو اپنے کھانے پر پابندی لگا دیتا ہے اور اس پر نشان لگا دیتا ہے اور اپنے عیال کو دوسرے کھانے سے کھلاتا ہے آپ نے فرمایا: وہ ان کو وہ کھلاتا ہے جو خود نہیں کھاتا۔

۲۶۴۔ میں نے ابوعبداللہ کو بیان کرتے سنا کہ بندے کو اللہ سے ڈرنا چاہئے اور وہ انہیں پاک کھانا کھلانا چاہئے اور میرے سوال کرنے کے بعد آپ نے مجھے کہا میرا خیال نہیں کہ اس بارے میں کوئی حدیث پھر آپ نے مجھے یہ حدیث سنائی اور میں نے اسے ابوعبداللہ کو سنایا زید بن الحباب نے بتایا کہ عبدالملک بن عمیر نے ثقیف کے ایک شخص کے حوالے سے ہم سے بیان کیا کہ حضرت علیؓ نے انھیں عکبری پر عامل مقرر کیا جو کہ کوفہ کے قریب ایک علاقہ ہے پھر آپ نے مجھے فرمایا ظہر کی نماز میرے پاس پڑھنا میں آیا تو مجھے کسی نے آپ کی ملاقات سے نہ روکا کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کے پاس پانی کا ایک کوزہ

اور پیالہ ہے آپ نے شیشے کا ایک برتن منگوایا اور اس کی مہر کو توڑا اور ستو پئے میں نے کہا: یا امیر المومنین آپ عراق میں یہ کام کرتے ہیں اور عراق میں تو بہت کھانا ہے آپ نے فرمایا خدا کی قسم! میں نے اس پر طعام کے بخل کی وجہ سے مہر نہیں لگائی اور جیسے کہ تو دیکھتا ہے مجھ سے زیادہ چیز کی حفاظت کرنے والا کوئی نہیں میں پسند نہیں کرتا کہ اس میں وہ چیز رکھی جائے جو اس سے نہیں ہے اور میں پسند نہیں کرتا کہ طیب کے سوا کوئی چیز میرے پیٹ میں داخل ہو۔

۲۶۵۔اور میں نے ابوعبداللہ کو بیان کرتے سنا جب عامر بن عبدالقیس کو شام کی طرف بھجوایا گیا آپ نے فرمایا لوگ اونٹوں کے باڑے میں ان کے اردگرد اکٹھے ہو گئے تو انھوں نے کہا میں دعا کرنے والا ہوں تم آمین کہو اے اللہ! جو میری چغلی کرے اس کے مال کو زیادہ کر اور اس کی عمر کو لمبا کر اور اسے بہت سے تبعین والا بنا۔

۲۶۶۔ابوعبداللہ نے مجھے کہا مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے مطالبہ کیا ہے کہ میں ابواسحاق کو حل میں رکھوں میں نے اسے کہا: میں نے اسے حل میں رکھ دیا ہے (حل، حرم شریف سے باہر کے علاقے کو کہتے ہیں) پھر ابوعبداللہ نے فرمایا میں نے حدیث میں غور کیا ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا منادی کرنے والا کہے گا جس نے معاف کیا ہے صرف وہی کھڑا ہو اور مجھے شعبی کا قول یاد آ گیا اگر تو اسے ایک بار معاف کرے گا تو تجھے دوبار اجر ملے گا۔

۲۶۷۔میں نے ابوعبداللہ سے بوسیدہ کپڑوں میں لپٹے فقر پر صابر شخص کا ذکر کیا اور آپ مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا کرتے تھے اور کہتے تھے جاؤ اور میرے پاس اس کی خبر لاؤ سبحان اللہ! فقر پر صبر، فقر پر صبر کرنے کی کوئی چیز برابری نہیں کرتی تو جانتا ہے کہ فقر پر صبر کرنا کیا چیز ہے؟ اور فرمایا کتنے ہی ہیں جنہیں دنیا دی گئی ہے تاکہ آخرت تک فتنہ میں پڑے رہیں اور وہ اس سے روک دی جائے۔

۲۶۸۔ میں نے ابوعبداللہ سے فضل اور اس کی برہنگی اور فتح الموصلی اور اس کی برہنگی اور صبر کا ذکر کیا تو آپ کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں اور آپ نے فرمایا: اللہ ان پر رحم کرے کہا جاتا ہے کہ صالحین کے ذکر پر رحمت نازل ہوتی ہے۔

۲۶۹۔ میں نے ابوعبداللہ کو بیان کرتے سنا اور آپ نے بشر بن حارث کا ذکر کیا اور فرمایا: اس میں انس تھا اور اس کے تقویٰ کا ذکر آپ سے کیا گیا آپ نے فرمایا: اس جیسے بشر کے متعلق پوچھا جائے گا اگر وہ زندہ ہوتا تو وہ اس جگہ کیلئے تھا یہ شبہ کی جگہ ہے اور میرے لئے مناسب نہیں کہ میں اس کے متعلق کلام کروں۔

۲۷۰۔ میں نے ابوعبداللہ کو سنا آپ نے ابن عون کا ذکر کیا اور فرمایا وہ مسلمانوں سے اپنے گھروں کا کرایہ نہ لیتے تھے میں نے پوچھا کس وجہ سے آپ نے فرمایا: تاکہ لوگ ان کی وجہ سے خوفزدہ نہ ہوں۔ مزید کہا کہ ابن عون کا ایک اونٹ پانی لاتا تھا' اچانک ابن عون کے غلام نے اونٹ کو مارا اور اس کی آنکھ جاتی رہی' غلام آیا اور وہ خوفزدہ تھا اس نے خیال کیا کہ لوگوں نے آپ سے شکایت کی ہے آپ نے جب اسے خوفزدہ دیکھا تو آپ نے فرمایا: تو خدا کی رضامندی کی خاطر آزاد ہے۔

۲۷۱۔ حماد بن مسعدہ سے روایت ہے کہ ابن عون نے بیان کیا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم محمد ابن سیرین کی بنائی ہوئی چیز کے متعلق دریافت کرتے ہو اور محمد خود ایسی چیزیں بناتے تھے جو لوگوں کو نہ دکھاتے تھے۔

۲۷۲۔ میں نے ابوعبداللہ کو بیان کرتے سنا مجھے مالک بن دینار کے حوالے سے بتایا گیا کہ میں گرجا میں ایک راہب کے پاس سے گزرا میں نے اسے آواز دی تو اس نے مجھے دیکھا اور ہماری باہم گفتگو ہوئی اور جو باتیں اس نے مجھ سے کہیں ان میں مجھے یہ بھی کہا کہ اگر تو اپنے اور دنیا کے درمیان لوہے کی دیوار بنانے کی طاقت رکھتا ہو تو بنا دے۔

۲۷۳۔ میں نے ابوعبداللہ کو بیان کرتے سنا کہ جب مجھے "الدار" (قید خانہ) کی طرف لایا گیا تو میں دو دن بغیر کھانے کے ٹھہرا اور جب مجھے مارا گیا تو وہ میرے پاس ستو لائے' میں نے نہ پیے اور میں نے اپنا روزہ پورا کیا۔

۲۷۴۔ ابوعبداللہ نے مجھے فرمایا میں قید خانے میں دو دن بغیر پانی پیے ٹھہرا تھا۔

۲۷۵۔ مجھے ابوعبداللہ نے بتایا اور ہم فوج کے ساتھ تھے کیا تو تعجب نہیں کرتا کہ گذشتہ دنوں میں میری خوراک چار روٹیاں تھی اور میری اشتہائے طعام جاتی رہی تھی اور مجھے اس کی چاہت نہیں ہے اور میں قید خانے میں کھایا کرتا تھا اور وہ میرے نزدیک بہتر تھی اس سے میرے ایمان میں اضافہ ہوتا تھا اور اس سے کمی ہوتی ہے مجھے خدشہ ہے کہ میں دنیا کے فتنہ میں نہ پڑ جاؤ۔ کل شام میں نے غور وفکر کیا اور میں نے کہا یہ دو آزمائشیں ہیں دین سے میری آزمائش ہو چکی اور یہ دنیا کی آزمائش ہے۔

۲۷۶۔ ابوعبداللہ نے ہمیں بتایا اور ہم ایک دن چھاؤنی میں تھے کہ جب سے میں نے کوئی چیز نہیں کھائی آج آٹھ دن ہوئے ہیں اور میں نے ستو کے ۱/۴ سے بھی کم پیا ہے اور آپ تین دن ٹھہرتے تھے اور میں آپ کے ساتھ ہوتا تھا آپ کھاتے نہیں تھے اور جب چوتھی رات ہوتی تو میں آپ کے آگے ستو کے ۱/۴ کا نصف رکھتا کبھی آپ اسے پی لیتے اور کبھی اسے چھوڑ دیتے آپ ستو کے دو چوتھائی سے کم کھاتے اور جب آپ کے پاس غمگین کرنے والی کوئی بات آتی تو آپ افطار نہ کرتے اور مسلسل روزے رکھتے' سوائے پانی کے ایک گھونٹ کے۔ ایک رات میں بیدار ہوا اور آپ مسلسل روزے رکھ رہے تھے کیا دیکھتا ہوں کہ آپ بیٹھے ہوئے ہیں آپ نے فرمایا: یوں بھوک سے میری مدارات کی جاتی ہے مجھے کچھ کھلاؤ تو میں آپ کے پاس ایک روٹی سے بھی کم لایا تو آپ نے کھایا پھر فرمایا: اگر مجھے اپنے نفس کی مدد کا خوف نہ ہوتا تو میں نہ کھاتا اور آپ اپنے بستر سے اٹھ کر راستے کی طرف جاتے اور بیٹھ جاتے اور کمزوری اور بھوک

سے راحت حاصل کرتے اور آپ بھوک اور صیام وصال سے کمزور ہونے لگے حتیٰ کہ میں چیتھڑے کو تر کر کے اسے آپ کے چہرے پر ڈالتا تو ان کی سانس واپس آتی حتیٰ کہ آپ نے بغیر کسی بیماری کے ضعف کے باعث وصیت کر دی اور میں نے آپ کو جبکہ ہم چھاؤنی میں تھے وصیت کرتے سنا اور اس پر ہمیں گواہ بنایا۔ یہ وصیت احمد بن محمد بن حنبل نے کی ہے انھوں نے وصیت کی کہ وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد لاشریک ہے اور محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اس نے آپ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دیں خواہ کافر ناپسند ہی کریں اور اس نے اپنے اہل اور اپنے قرابتداروں میں سے آپ کی اطاعت کرنے والوں کو وصیت کی کہ وہ حمد کرنے والوں میں اللہ کی حمد کریں اور مسلمانوں کی جماعت کی خیر خواہی کریں اور یہ کہ میں اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے کو پسند کرتا ہوں اور آپ نے وصیت کی کہ ابو عبداللہ یوران کے پچاس دینار آپ کے ذمے قرض ہیں انہیں غلہ سے دیا جائے حتیٰ کہ وہ پورا ہو جائے۔

پھر ابو عبداللہ سے آپ کے معاملے میں اور آپ کے تکلیف برداشت کرنے کے بارے میں گفتگو کی گئی آپ سے کہا گیا اگر آپ ہنڈیا کا حکم دیں تو آپ کیلئے پکا دی جائے تاکہ آپ کی سانس واپس آ جائے اور آپ نماز کی قوت پائیں؟ آپ نے فرمایا: پکا ہوا کھانا پیٹو آدمیوں کا کھانا ہے پھر فرمایا حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیس روز ٹھہرے اور آبِ زمزم کے سوا آپ کیلئے کوئی کھانا نہ تھا آپ سے کہا گیا یہ آبِ زمزم پی لیجئے۔ آپ نے فرمایا: ابراہیم تیمی' قید خانے میں اس اس طرح ٹھہرتے تھے' کہ کچھ بھی کھاتے نہیں تھے اور یہ ابن الزبیر سات روز ٹھہرے تھے۔ (اور کچھ نہ کھایا)

۲۷۷۔ عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم باہر گئے...... اور آپ نے حدیث کا ذکر کیا۔ راوی کہتا ہے اے بھتیجے! میں آپ کے ساتھ

تیس دن رات رہا آبِ زمزم کے سوا ہمارے لئے کوئی کھانا نہ تھا۔

۲۷۸۔ مفضل نے اعمش سے بحوالہ ابراہیم تیمی ہم سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا بسا اوقات مجھ پر ایسا مہینہ بھی آتا ہے کہ میں اس میں پانی کے ایک گھونٹ سے زیادہ نہیں پیتا اور ایسے ہی افطار کے وقت بھی میں نے آپ سے پوچھا؟ ایک مہینہ؟ آپ نے فرمایا: ہاں اور دو مہینے بھی۔

۲۷۹۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا جب ہم فوج کے ساتھ تھے اس وقت آپ کے نماز کی طرف نہ جانے کی کیا حجت ہے! آپ نے فرمایا میری حجت حسن اور ابراہیم تیمی ہیں وہ دونوں ڈرے کہ حجاج انہیں فتنہ میں ڈالے گا اور میں ڈرتا ہوں کہ یہ خلیفہ مجھے اپنی دنیا سے فتنہ میں ڈالے گا۔

۲۸۰۔ نافع سے بحوالہ حضرت ابن عمرؓ روایت ہے کہ آپ کو جو چیز پسند آتی اس سے اللہ سبکدوش ہو جاتے اور بسا اوقات وہ ایک مجلس میں تیس ہزار صدقہ کر دیتے۔ راوی کہتا ہے کہ ابن عامر نے آپ کو ایک غلام کے سلسلے میں تیس ہزار دیئے تو آپ نے فرمایا اے نافع! مجھے خدشہ ہے کہ ابن عامر کے دراہم مجھے فتنہ میں ڈالیں گے جا تو آزاد ہے راوی کہتا ہے آپ مسلسل ایک ماہ گوشت نہ کھاتے تھے سوائے مسافر ہونے کی حالت میں یا رمضان شریف میں۔ راوی کہتا ہے آپ ایک مہینہ کسی جگہ ٹھہرتے اور اس میں گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہ چکھتے۔

۲۸۱۔ ایک روز ابوعبداللہ نے مجھے بتایا کہ جب میرے پاس کچھ نہ ہو تو میں خوش ہوتا ہوں اور اس گفتگو کے بعد آپ کا چھوٹا بیٹا آپ کے پاس آیا اور اس نے آپ سے مطالبہ کیا تو آپ نے فرمایا: تیرے باپ کے پاس ایک ٹکڑا بھی نہیں ہے اور نہ میرے پاس کوئی چیز ہے۔

۲۸۲۔ میں نے ابوعبداللہ کو ابن عیینہ کا ذکر کرتے سنا آپ نے فرمایا: کل کے رزق کیلئے

تیرا اہتمام کرنا تجھ پر گناہ لکھا جائے گا پھر آپ نے فرمایا اور کون اس کی طاقت رکھتا ہے۔

۲۸۳۔ عون بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ نے فرمایا: علم کثرت روایت کا نام نہیں ہے بلکہ علم خشیت سے حاصل ہوتا ہے۔

۲۸۴۔ سفیان نے قیس سے بحوالہ اس کے باپ کے ہم سے بیان کیا کہ میں نے برہنگی کے باعث اویس کو دو کپڑے پہنائے۔

۲۸۵۔ ابو عبداللہ کیلئے ایک موزہ بنایا گیا اور میں اسے آپ کے پاس لایا وہ رات بھر آپ کے پاس رہا جب صبح ہوئی تو آپ نے مجھے فرمایا میں نے اس موزے کے بارے میں غور کیا ہے آپ نے فرمایا رات بھر میرا دل فکر مند رہا ہے میں نے اسے نہ پہننے کا پختہ ارادہ کر لیا ہے کتنی رات باقی رہ گئی ہے؟ جو گزر گئی ہے وہ باقی رات سے زیادہ ہے تو آپ نے مجھے اپنا ایک پرانا موزہ دیا اور فرمایا اس پر اس جگہ پیوند لگا اور اس کی پھٹن کو بند کر دے پھر فرمایا تجھے معلوم ہے یہ موزہ کتنے عرصے سے میرے پاس ہے؟ تقریباً سولہ سال پہلے یہ میرے پاس آیا تو بوسیدہ تھا اور اس نے میرے دل کو فکر مند کیا یعنی نئے موزے کیلئے اور اگر یہ میرے لئے کٹا ہوا ہوتا تو کافی تھا۔

۲۸۶۔ سعید بن جبیر نے بحوالہ ابن عباس روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگوٹھی بنائی اور اسے پہنا پھر فرمایا اس نے آج مجھے تم سے غافل کر دیا ہے ایک نظر اس کی طرف ڈالتا ہوں اور ایک تمہاری طرف پھر آپ نے اسے پھینک دیا (شاید یہ سونے کی انگوٹھی تھی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شروع میں سونے کی انگوٹھی بنائی پھر اسے پھینک دیا اور فرمایا میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنالی جیسا کہ صحیحین میں ہے۔)

۲۸۷۔ مالک بن مغول نے ہم سے بیان کیا کہ مجھے طلحہ بن مصرف کے متعلق اطلاع ملی کہ جب آپ سے کہا جاتا کہ سلامتی سے داخل ہو جاؤ تو وہ کہتے۔ ان شاء اللہ

۲۸۸۔ میں نے ابو عبداللہ سے کہا: کہ ابو ہاشم زیاد بن ایوب نے مجھے کہا ہے کہ میں آپ

سے پوچھوں کہ ابوحفص ان کے بیٹے ہیں انھوں نے وصیت کی ہے کہ ان کی کتابوں کو دفن کیا جائے آپ نے فرمایا: مجھے علم کا دفن کرنا پسند نہیں ہے۔

۲۸۹۔ میں نے ابوعبداللہ سے کہا کہ ایک شخص نے مجھے کہا ہے کہ میں آپ سے محمد بن الحسین کے متعلق دریافت کروں انھوں نے وصیت کی ہے کہ ان کی کتابوں کو دفن کر دیا جائے حالانکہ ان کے بیٹے بھی ہیں آپ نے پوچھا ان میں بالغ بھی ہیں؟ میں نے کہا: ہاں آپ نے فرمایا: یہ کتابیں کن لوگوں نے لکھی ہیں میں نے کہا: صالح لوگوں نے اور ابوعبداللہ نے اس کی کتابوں کے دو حصوں میں غور وفکر کیا ہوا تھا اور میرے خیال میں وہ کتاب الدفائن اور کتاب المنتظم تھیں آپ نے مجھے فرمایا اس میں مشغولیت نہ کرنا تجھے علم علم حاصل کرنا اور فقہ حاصل کرنا لازم ہے پھر ابوعبداللہ نے فرمایا میں ان کے بارے میں کلام کرنا پسند نہیں کرتا میں ان سے عافیت کو پسند کرتا ہوں میں ان کے بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہتا اور آپ نے اس بارے میں کہ وہ چھوڑی جائیں یا دفن کی جائیں جواب دینے سے معافی چاہی۔

۲۹۰۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جس نے اپنا غلہ مساکین پر وقف کیا یا اپنے بیٹوں پر؟ آپ نے فرمایا: غلہ وقف نہیں کیا جاتا صرف زمین وقف کی جاتی ہے اور اللہ اس سے جو کچھ پیدا کرے وہ اس سے ان پر وقف ہوگا۔

۲۹۱۔ ابوعبداللہ سے پوچھا گیا روٹی کے عوض گندم خریدی جائے؟ آپ نے اسے ناپسند کیا۔

۲۹۲۔ ابوعبداللہ سے وقف کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ جب وہ خراب ہو جائے آپ کی رائے میں اسے فروخت کر کے دوسری چیز خریدی جائے اور آپ نے فرمایا: ہاں! ایسے ہی آپ نے وقف گھوڑے کے متعلق فرمایا کہ جب وہ تھک جائے تو اسے فروخت کر کے اس کی جگہ گھوڑا خریدا جائے۔

۲۹۳۔عطاء نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان چاروں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین کی محبت صرف مومن کے دل میں اکٹھی ہوتی ہے۔

۲۹۴۔حماد بن سلمہ سے روایت ہے کہ ایوب نے فرمایا جس نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے محبت کی اس نے دین کو قائم کیا اور جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کی اس نے راستے کو واضح کیا اور جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے محبت کی اس نے نور الٰہی سے روشنی حاصل کی اور جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی اس نے مضبوط کڑے کو پکڑ لیا اور جس نے محمد ﷺ کے اصحاب کے بارے میں اچھی بات کہی وہ نفاق سے پاک ہو گیا۔

۲۹۵۔ابوعبداللہ سے قبرستان کے کانٹوں کے بارے میں دریافت کیا گیا اور سائل نے آپ سے کہا ہمارے ہاں خراسان میں ایک تنور ہے اس سے کافور کی خوشبو سونگھی جاتی ہے ابوعبداللہ نے فرمایا: طاؤس نے اس بات کو ناپسند کیا ہے کہ قبرستان کے کنوئیں سے وضو کیا جائے۔

۲۹۶۔ایوب بن النجار نے ہم سے بیان کیا کہ وھیب نے فرمایا جو لوگ اپنے بادشاہوں کے پاس آتے ہیں یہ امت کیلئے جواریوں سے زیادہ ضرر رساں ہیں۔

۲۹۷۔میں نے ابوعبداللہ کو کچھ سرمایہ داروں کا ذکر کرتے سنا آپ نے فرمایا: ان کے قریب ہونا فتنہ ہے اور ان کے ساتھ بیٹھنا بھی فتنہ ہے۔

۲۹۸۔میں نے حضرت محمد بن مسلمہ کو فرماتے سنا ان سرمایہ داروں کے دروازے پر چڑھنے والے سے پاخانے پر بیٹھنے والی مکھی زیادہ اچھی ہے۔

۲۹۹۔حضرت سعید بن مسیب سے آٹے کے بدلے گندم لینے کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا یہ سود ہے۔

۳۰۰۔حسن سے اس معلم کے بارے میں پوچھا گیا جو بچے کو تعلیم دیتا ہے اور کچھ طے کرتا

ہے؟ آپ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔

۳۰۱۔حماد سے روایت ہے کہ آپ نے اس بات کو ناپسند کیا ہے کہ مزدور کو اس کے کھانے کے عوض اجرت پر حاصل کیا جائے۔

۳۰۲۔انس بن مالک نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اپنے بندے کو اس کی محبوب چیز سے آزماتا ہوں اگر وہ صبر کرتا ہے تو میں اس کے عوض اسے جنت عطا کرتا ہوں۔

۳۰۳۔حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی تین بیٹیاں ہو یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان کے بارے میں اللہ سے ڈرے اور ان کی خبر گیری کرے وہ میرے ساتھ یوں جنت میں ہوگا اور آپ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ کیا۔

۳۰۴۔محمد بن معیقیب نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ کس پر آگ حرام کی گئی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوش اخلاق، ہمدرد اور نرم خو آدمی پر۔

۳۰۵۔مکحول نے ہم سے بیان کیا کہ میں نے حسن سے پوچھا میں مکہ جانا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا: اس شخص کی مصاحبت سے بچ جو تجھے معظم ہے وہ اس تعلق کو خراب کردے گا جو تیرے اور اس کے درمیان ہے۔

۳۰۶۔زیاد نے بحوالہ انس ہم سے مرفوعاً بیان کیا ہے اے اللہ! تجھے ہر شرف پر شرف حاصل ہے اور ہر حال میں تیرے لئے حمد ہے۔

۳۰۷۔حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ولیمہ میں شامل ہوئے اس میں نہ روٹی تھی نہ گوشت۔

جو شبہ کی وجہ سے کھانے کو پسند نہ کرے اور قے کردے

۳۰۸۔ میں نے ابو عبداللہ سے تقویٰ کے معاملے میں کسی چیز کے بارے میں پوچھا تو آپ نے حضرت ابو بکرؓ کی حدیث سے جو قے کے بارے میں ہے حجت پکڑی قیس سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کا ایک غلام تھا اور جب وہ غلہ لاتا تو آپ اس وقت تک کھانا نہ کھاتے جب تک اس سے دریافت نہ کر لیتے۔ راوی کا بیان ہے ایک رات آپ بھول گئے اور کھانا کھایا اور اس سے دریافت نہ کیا پھر بعد میں اس سے پوچھا تو اس نے آپ کو وہ بات بتائی جسے آپ ناپسند کرتے تھے سو آپ نے اپنا ہاتھ منہ میں داخل کیا اور قے کی حتیٰ کہ کچھ نہ چھوڑا۔

۳۰۹۔ محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو بکرؓ کے سوا کسی کو کھانے کی قے کرتے نہیں دیکھا آپ کیلئے کھانا لایا گیا آپ نے کھایا پھر آپ کو بتایا گیا اسے ابن النعیمان لایا ہے آپ نے فرمایا تم نے مجھے ابن النعیمان کی کہانت کھلائی ہے پھر آپ نے قے کر دی۔

۳۱۰۔ حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ وہ حضرتِ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں نکلے اور جماعت در جماعت ہو کر اترے راوی کہتا ہے میں حضرت ابو بکرؓ کی جماعت میں تھا ہمارے ساتھ ایک دیہاتی بدو بھی تھا پس ہم بدوؤں کے ایک گھر میں ٹھہرے اور ان میں ایک حاملہ عورت بھی تھی بدو نے اسے کہا: اگر تو مجھے بکری دیدے تو تو بچہ جنے گی اس نے اسے بکری دیدی اور اس نے اس عورت کیلئے مقفّٰی کلام کیا۔ راوی کہتا ہے کہ اس نے بکری کو ذبح کیا اور جب لوگ کھانے کو بیٹھے تو اس نے کہا تمہیں معلوم ہے یہ بکری کہاں سے آئی ہے؟ اس نے انہیں بتایا تو میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو

قے کرتے دیکھا۔

۳۱۱۔ محمد بن المنکدر سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے دودھ پیا آپ کو بتایا گیا کہ یہ صدقہ کا دودھ ہے تو آپ نے قے کر دی۔

۳۱۲۔ میں نے ابو عبداللہ سے کہا مجھے بتایا گیا ہے کہ بشر بن حارث کو آپ کے بھائی نے اُبلہ سے کھجوریں بھیجیں اور وہی سب کچھ تھیں پس آپ جو کھجوریں اپنے اہل بیت میں تقسیم کیا کرتے تھے ان میں سے آپ کی ماں نے ایک کھجور چن لی جب بشر آئے تو آپ کی ماں نے آپ سے کہا تجھے میرے حق یا میرے دودھ کا واسطہ یہ کھجور کھا لے۔ اور آپ اسے کھا گئے اور اوپر چڑھ گئے اور میں بھی آپ کے پیچھے اوپر چڑھ گیا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ قے کر رہے ہیں ابو عبداللہ نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر سے بھی اس قسم کی روایت کی گئی ہے۔

۳۱۳۔ ابراہیم بن مسلمہ نے ہمیں بتایا کہ ابو سلمہ بن مسلم ایک روز صبح ناشتہ کر رہے تھے اور دستر خوان پر اچھی اچھی سبزیاں تھیں اور آپ ان سے کھا رہے تھے آپ نے فرمایا: میں نے ان سے اچھی اور تر و تازہ سبزیاں نہیں دیکھیں یہ کہاں سے آئی ہیں انہوں نے کہا: فلاں کے باغ سے' اور اس نے اس کا نام بھی لیا تو آپ دستر خوان سے اٹھے اور قے کر دی اور سب کچھ باہر نکال دیا۔

۳۱۴۔ فاطمہ بنت عبدالملک سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں ایک روز حضرت عمر بن عبدالعزیز نے شہد کی خواہش کی وہ ہمارے پاس نہ تھا تو ہم نے ایک شخص کو ایک دینار دے کر ڈاک کے گھوڑوں میں سے ایک گھوڑے پر بعلبک بھیجا تو وہ شہد لے آیا میں نے کہا: آپ نے شہد کا ذکر کیا ہے اور شہد ہمارے پاس ہے ہم اسے آپ کے پاس لائیں تو آپ نے شہد پیا پھر آپ نے پوچھا تم کو یہ شہد کہاں سے ملا ہے وہ کہنے لگیں: ہم نے ایک شخص کو ایک دینار دے کر ڈاک کے گھوڑوں میں سے ایک گھوڑے پر بعلبک بھیجا تو اس نے ہمارے لئے شہد خریدا آپ نے اس شخص کو پیغام بھیجا اس شہد کو لے کر

بازار جاؤ اور اسے فروخت کرو اور ہمیں ہمارا راس المال واپس کردو اور زائد مال ڈاک کے گھوڑوں کے چارے میں شامل کرو اور اگر تم مسلمانوں کو فائدہ دیتی تو میں تم کو قے کر دیتا۔

۳۱۵۔ شداد بن اوس کی بہن ام عبداللہ سے روایت ہے کہ اس نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں افطار کے وقت دودھ کا پیالہ بھیجا اور یہ طویل دن اور سخت گرمی کا واقعہ ہے آپ نے اس کے ایلچی کو اس کی طرف واپس کر دیا کہ یہ دودھ تجھے کہاں سے ملا ہے؟ وہ کہنے لگیں: بکری سے، آپ نے پوچھا وہ بکری تمہارے پاس کیسے پہنچی ہے وہ کہنے لگیں میں نے اسے اپنے مال سے خریدا ہے تو آپ نے دودھ پی لیا۔ اور جب دوسرا دن ہوا تو ام عبداللہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں یا رسول اللہ! میں نے آپ کے پاس طویل دن اور سخت گرمی کی وجہ سے آپ پر رحم کرتے ہوئے دودھ بھیجا تھا اور آپ نے وہ ایلچی کو واپس کر دیا تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ حکم مجھ سے پہلے رسولوں کو بھی دیا گیا ہے کہ وہ صرف پاکیزہ کھائیں اور نیک اعمال کریں۔

۳۱۶۔ مالک احمری نے بحوالہ حذیفہ روایت کی ہے کہ اس نے آپ سے سنا کہ شراب کا فروخت کرنے والا اس کے پینے والے کی طرح ہے۔ آگاہ رہو خنازیر کو جمع کرنے والا ان کے کھانے والے کی طرح ہے اپنے غلاموں کا خیال رکھو اور دیکھو کہ وہ اپنا مال کہاں سے لاتے ہیں بلاشبہ وہ گوشت جنت میں داخل نہ ہوگا جو حرام سے پیدا ہوا ہے۔

۳۱۷۔ راوی کا بیان ہے میں نے ابن المبارک کو بیان کرتے سنا مجھے وھیب کی ہم نشینی سے بڑھ کر کسی کی ہم نشینی نے فائدہ نہیں دیا، آپ پھلوں کو نہیں کھاتے تھے اور جب قحط ختم ہو جاتا اور پھل ختم ہو جاتے آپ اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھاتے اور اس کی طرف دیکھتے اور فرماتے اے وھیب میں تجھ میں کوئی کمزوری نہیں دیکھتا میں دیکھتا ہوں کہ تیرے پھلوں

کے چھوڑ دینے نے تجھے کچھ ضرر نہیں دیا۔

۳۱۸۔ میں نے ابوعبداللہ کو فرماتے سنا اور آپ نے وھیب بن الورد کا ذکر کیا اور فرمایا کہ ابن المبارک نے آپ سے مصر سے آنے والی چیزوں کے بارے میں گفتگو کی اور ابن المبارک نے چاہا کہ ان پر آسانی کریں اور ان کو معلوم نہ ہو کہ وہ ان پر شدت کر رہے ہیں اور آپ مصر سے آنے والی چیزوں میں سے صرف تیل کو کھاتے تھے۔

۳۱۹۔ راوی کا بیان ہے میں نے وھیب کے خادم محمد بن حبیس کو بیان کرتے سنا کہ ابراہیم بن ادہم نے وھیب سے مصر سے آنے والی چیزوں کے متعلق گفتگو کی۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگ ابراہیم اور وھیب کے درمیان حائل ہو گئے کہ آپ کا کلام سنیں ابوبکر بن خلاد نے بیان کیا ہے کہ ابن حبیس سے پوچھا گیا کہ اگر وہ آپ کا کلام سنتے تو تیرے خیال میں کیا کرتے؟ اس نے کہا: خدا کی قسم! وہ صرف طائف کا خشک انگور کھاتے اور اس پر اکتفاء کرتے حتی کہ اللہ سے ملاقات کرتے۔

۳۲۰۔ میں نے ابوعبداللہ سے کہا: کہ طاؤس مکہ کے راستے میں صرف قدیم کنوؤں سے پانی پیتے تھے؟ آپ نے فرمایا: ہاں مجھے ان کے بارے میں یہی اطلاع ملی ہے نیز فرمایا: طاؤس اپنے نام کی مانند ہے ان کے بیٹے نے ان کی زبانی ایک جعلی خط حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تو آپ نے اسے تین سو دینار دیئے تو طاؤس نے اپنی جاگیر فروخت کی اور وہ دینار حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجے طاؤس سے چاہا گیا کہ وہ اپنے بیٹے کے پاس آئیں اور وہ اس وقت موت کی حالت میں تھا آپ نے انکار کر دیا یا یہ کہا کہ وہ موت کے وقت اس کے پاس آئے۔

۳۲۱۔ ابوعبداللہ نے مجھے پوچھا کہ بشر بن حارث بغداد کا غلہ کھاتے تھے؟ میں نے کہا: نہیں وہ کھانے والے کو روکتے تھے آپ نے فرمایا: بشرؒ طاقتور تھے اس لئے کہ وہ اکیلے تھے آپ کے عیال نہ تھے اور عیالدار اکیلے کی طرح نہیں ہوتا اگر وہ غلہ میرے پاس آتا تو

میں جو کچھ کھاتا کبھی اس کی پرواہ نہ کرتا۔

ابو عبداللہ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۶۴ھ میں اور وفات ۲۴۱ھ میں جمعہ کے روز بغداد میں ہوئی اور وفات کے روز آپ کی عمر ۷۷ سال تھی۔ یحییٰ بن معین کی ولادت ۱۵۶ھ میں اور وفات ۲۳۳ھ میں مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہوئی اور وفات کے روز آپ کی عمر ۷۷ سال تھی بشر بن حارث کی ولادت ۱۵۰ھ میں اور وفات ۲۲۷ھ میں بغداد میں ہوئی اور وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۷ سال تھی۔

پہلا جز مکمل ہوا

والحمدلله وحده وصلاته علی سيدنا محمد و آله

جزءِ ثانی

حافظ محمد بن عبدالغنی بن عبدالواحد بن علی ابن سرور المقدسی نے ہمیں بتایا کہ ابو بکر احمد بن جعفر بن محمد بن سلم نے جو انھیں سنایا گیا اور میں سن رہا ہوں ہمیں بتایا اور انھوں نے ۳۶۳ھ میں ابن الفرات ابن الحسن کی قراءت کا اقرار کیا انھوں نے بیان کیا کہ ابو بکر احمد بن محمد ابن عبدالخالق الوراق نے اجازت کی خبر دی انھوں نے بیان کیا کہ ابو بکر احمد بن محمد المروذی رحمہ اللہ نے ہم سے بیان کیا۔

کم کھانے اور ترک شہوات کے بارے میں

۳۲۲۔ میں نے ابو عبداللہ احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کم کھانے والے کہتے ہیں کہ کوئی چیز قلت اور بھوک سے بہتر نہیں ہے اور جب کوئی شخص اپنے نفس کو عادی بنالیتا ہے کہ وہ صرف دو دن یا تین دن میں کھائے تو اسے اجر دیا جائے گا اور وہ اس شخص کی مانند ہے جو صیام دہر کا عادی ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ صرف اس کے لئے جائز ہے جو اکیلا ہو کیونکہ عیالدار کیسے قوت پا سکتا ہے؟ گذشتہ کل میں نے روزہ نہ رکھا اور میرے نفس نے مجھ سے تقاضا کیا کہ میں آج بھی روزہ نہ رکھوں' فقر سے کوئی چیز برابری نہیں کرتی میں ان جوانوں کا ذکر کرتا ہوں جو اصحاب صلوٰۃ ہیں پھر آپ نے فرمایا کہ جب وہ روٹی اور کھجوروں سے سیر ہو جاتے ہیں تو وہ کس چیز کو چاہتے ہیں؟ اور آپ بھوک اور فقر کی عظمت بیان کرنے لگے۔

۳۲۳۔ میں نے ابو عبداللہ سے پوچھا ترک شہوات میں آدمی کو اجر دیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا اسے کیسے اجر نہ دیا جائے؟ اور حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں میں چار ماہ سے سیر نہیں ہوا۔

۳۲۴۔ میں نے ابو عبداللہ پوچھا آدمی جب سیر ہو تو اپنے دل میں رقت نہیں پاتا؟ آپ نے فرمایا: میری یہ رائے نہیں معاذ الخلال اور ہمارے دیگر اصحاب نے کہا ہے کہ محمد بن الحسین اپنی خوراک کا وزن کرتے تھے۔

۳۲۵۔ حضرت ابن سیرین سے روایت ہے آپ نے فرمایا: کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمرؓ سے کہا میں آپ کے پاس جوارش لاؤں آپ نے پوچھا وہ کیا چیز ہے؟ اس نے کہا: جب آپ کھانا کھائیں گے تو وہ چیز اسے ہضم کر دے گی آپ نے فرمایا میں چار ماہ سے سیر نہیں ہوا ہوں یہ بات نہیں کہ میں اس پر قدرت نہیں پاتا لیکن میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ سیر ہونے سے زیادہ بھوکے رہتے ہیں۔

۳۲۶۔ عاصم بن عمر بن حمزہ بن عبداللہ بن عمر نے ہم سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا کہ میں اپنے باپ کے پاس بیٹھا تھا تو ایک شخص گزرا اور اس نے کہا مجھے وہ بات بتایئے جو آپ نے عبداللہ بن عمر سے اس روز کہی جس روز میں نے آپ کو جرف میں ان سے گفتگو کرتے دیکھا تھا راوی کا بیان ہے میں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! تیرا گوشت نرم ہو گیا ہے اور تیری عمر بڑی ہوگئی ہے اور تیرے ہمنشین تیرے حق اور تیرے شرف کو نہیں جانتے کاش تو اپنے اہل کو حکم دے [illegible] ہ تیرے لئے کوئی چیز تیار کریں جب تو ان کی طرف واپس جائے گا وہ تجھ سے مہربانی کرینگے۔ اس نے کہا: تجھ پر ہلاکت ہو میں گیارہ' بارہ' تیرہ اور چودہ سال سے ایک مرتبہ بھی سیر نہیں ہوا میرا کیا حال ہوگا اب صرف اس سے گدھے کی پیاس ہی باقی رہ گئی ہے۔

۳۲۷۔ نعمان بن بشیر سے روایت ہے آپ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عمر بن الخطابؓ کو سنا آپ سے جو کچھ لوگوں نے دنیا سے حاصل کیا اس کا ذکر کیا اور فرمایا: میں نے تمہارے نبی ﷺ کو دیکھا ہے کہ وہ جو ردی کھجور پاتے اس سے اپنا پیٹ بھر کر سمٹ جاتے۔

۳۲۸۔ یحییٰ بن جابر نے مجھے بتایا کہ میں نے مقدام کو بیان کرتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا آدمی نے پیٹ سے برا برتن نہیں بھرا ابن آدم کیلئے اتنے لقمے کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا کریں اور اگر کوئی چارا کار نہ ہو تو ایک حصہ کھانے اور ایک حصہ پینے اور ایک حصہ اپنے سانس کے لئے ہونا چاہیئے۔

۳۲۹۔عروہ سے بحوالہ حضرت عائشہؓ روایت ہے آپ فرماتی ہیں اس ذات کی قسم! جس نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے آپ نے نہ چھلنی دیکھی اور نہ بعثت سے لے کر وفات تک چھنے ہوئے آٹے کی روٹی کھائی میں نے پوچھا آپ جو کیسے کھاتے تھے؟ فرمانے لگیں ہم اف اف کہا کرتے تھے۔

۳۳۰۔ابن لھیعہ نے ہم سے بیان کیا کہ بکر بن سوادہ نے انھیں بتایا کہ اخنس نے ان سے بیان کیا کہ حضرت ام ایمن نے آٹا چھانا تا کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے روٹی تیار کرے تو نبی کریم ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور فرمایا یہ کیا ہے؟ وہ کہنے لگیں کھانا ہے ہم اسے اپنے علاقے میں تیار کرتے ہیں میں نے پسند کیا کہ میں آپ کیلئے روٹی تیار کروں حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے واپس ڈال دے پھر اسے گوندھ!

۳۳۱۔میں نے علی بن عبداللہ احمد بن الحجاج کو سنا تو انھوں نے کہا کہ مسلمہ بن عبدالملک نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے فجر کے بعد حضرت عمر بن عبدالعزیز سے ان کی خلوت گاہ میں ملاقات کی جہاں ان سے کوئی ملاقات نہ کرسکتا تھا ایک لونڈی آپ کے پاس ایک بڑی پلیٹ لائی اس میں صیحانی کھجوریں تھیں اور آپ کھجوروں کو پسند کرتے تھے آپ نے اپنے ہاتھ سے اس سے کھجوریں اٹھائیں اور فرمایا اے مسلمہ! کیا تیرے خیال میں اگر کوئی شخص انہیں کھائے پھر اس کے بعد پانی پیئے تو کیا یہ رات تک اسے کافی ہوں گی؟ میں نے کہا: مجھے معلوم نہیں راوی کہتا ہے آپ نے اس سے زیادہ کھجوریں اٹھائیں اور فرمایا یہ کافی ہونگی؟ میں نے کہا: یا امیر المومنین! اس سے کم بھی اسے کافی ہوں گی حتی کہ وہ ان کے علاوہ کوئی اور کھانا نہ چکھے تو اسے پرواہ نہ ہوگی آپ نے فرمایا وہ شخص کیونکر آگ میں داخل ہوگا! مسلمہ کہتے ہیں کہ اس نصیحت نے مجھ پر جو اثر کیا کسی اور نصیحت نے نہ کیا۔

۳۳۲۔محمد بن ادریس البزار نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے بشر بن حارث کو بیان کرتے سنا آدمی کو مناسب نہیں کہ وہ آج حلال سے سیر ہو اس لئے کہ جب وہ حلال سے سیر ہوگا تو اس کا نفس اسے حرام کی طرف دعوت دے گا تو ان گندگیوں سے اس کی کیفیت

کیا ہوگی؟

۳۳۳۔ میں نے اپنے ایک ساتھی بشر کے بھانجے ابوحفص سے سنا اس نے بیان کیا کہ میں نے بشر کو بیان کرتے سنا کہ میں پچاس سال سے سیر نہیں ہوا۔

۳۳۴۔ میں نے ابونصر التمار کو بیان کرتے سنا انھوں نے بیان کیا کہ بشر بن حارث نے مجھے کہا میں بینگن کی بیس سال سے چاہت رکھتا ہوں۔

۳۳۵۔ عباد بن راشد نے بحوالہ حسن ہم سے بیان کیا کہ سمرہ سے کہا گیا کہ آپ کے بیٹے کو آج رات بدہضمی ہوگئی ہے آپ نے فرمایا اگر وہ مر جاتا تو میں اس کا جنازہ نہ پڑھتا۔

۳۳۶۔ عمرو بن اسود عنسی سے روایت ہے کہ وہ مفروری کے خوف سے بہت سی سیری کو چھوڑ دیا کرتا تھا۔

تقویٰ اور اس کے مسائل کی باریکیوں کے بارے میں

۳۳۷۔ میں نے ابوعبداللہ سے کہا کہ ہمارے پاس طرسوس سے خط آیا ہے اس میں لکھا ہے کہ کچھ لوگ اُسل (پتلی اور لمبی شاخوں والا ایک پودا) اکھیڑنے گئے اور اسے ان کیلئے چکی پر پیسا گیا' بعد میں انہیں معلوم ہوا کہ چکی میں کوئی ایسی چیز ہے جسے وہ پسند نہیں کرتے ہیں یعنی غصب کی چیز ہے تو کچھ لوگوں نے اپنے حصے کا صدقہ کر دیا اور بعض نے انکار کیا آپ نے فرمایا: میں اس کے بارے میں نہ حکم دیتا ہوں نہ منع کرتا ہوں' ارے ایک چیز کو میں پسند نہیں کرتا ہوں اسے کھاتا ہوں اور اسے صدقہ نہیں کرتا ابوعبداللہ حیرت زدہ ہوئے اور فرمایا جب تو اسے صدقہ کرے گا تو کیا چیز باقی رہے گی اور ابوعبداللہ کا مذہب یہ ہے کہ جب کسی چیز کو وہ پسند نہ کرتے ہوں تو اسے صدقہ کر دیا جائے۔

۳۳۸۔ میں نے ابوعبداللہ سے کہا: طرسوس سے ایک آدمی کے بارے میں ہمارے پاس ایک مسئلہ آیا ہے کہ اس نے لکڑیاں خریدیں اور جانور کرائے پر لیا اور لکڑیوں کو اس پر لادا پھر بعد میں اسے معلوم ہوا کہ جگہ ناپسندیدہ ہے وہ لکڑیوں سے کیا کرے؟ آپ کی رائے

میں انہیں ان کی جگہ واپس کر دے یا آپ کی رائے میں وہ ان سے کیا کرے؟ آپ مسکرائے اور حیران ہوئے اور فرمایا مجھے معلوم نہیں۔

۳۳۹۔ ابوعبداللہ نے ابن المبارک کے مسائل کا ذکر کیا اور فرمایا ان میں دقیق مسائل تھے ایک شخص کے بارے میں جس نے پرندے کو تیر مارا اور وہ ایک قوم کی زمین میں گرا' شکار کس کا ہوگا؟ ابن المبارک نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں میں نے ابوعبداللہ سے کہا: آپ اس کے متعلق کیا کہتے ہیں: آپ نے فرمایا: یہ دقیق مسئلہ مجھے معلوم نہیں کہ میں اس کے متعلق کیا کہوں اور آپ نے جواب دینے سے انکار کر دیا۔

جس شخص کی جگہ کو ناپسند کیا جاتا ہو اس کے چراغ' آگ اور لکڑی سے روشنی حاصل کی جائے اس سے روٹی یا کوئی اور چیز پکائی جائے

۳۴۰۔ میں نے ابوعبداللہ سے کہا کہ ایک شخص نے مجھے کہا ہے کہ ابوعبداللہ سے پوچھو کہ جس شخص کی جگہ کو پسند نہ کیا جاتا ہو اس کے چراغ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں میرے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جاتا ہے میں اس سے روشنی حاصل کروں؟ آپ نے فرمایا: نہیں اور ابوعبداللہ نے عثمان بن زائدہ کا ذکر کیا اور میں نے آپ سے آگ کا واقعہ بیان کیا کہ عثمان کے غلام نے آپ کیلئے ان لوگوں سے آگ لی جن کو آپ پسند نہ کرتے تھے تو آپ نے انسے بجھا دیا تو ابوعبداللہ نے کہا: یہ عثمان کے معاملے سے بھی شدید تر بات ہے اور فرمایا: کہ عثمان نے اسے اپنے لئے اپنی لکڑیوں سے لیا' پس چراغ کا لینا زیادہ شدید امر ہے پھر ابوعبداللہ نے فرمایا کہ عثمان بن زائدہ نے سفیان سے فرمایا ہم آپ کے بعد کس سے پوچھیں؟ اس نے کہا: زائدہ سے پوچھنا۔

۳۴۱۔ عباس بن عنبری نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے ابوالولید کو بیان کرتے سنا کہ میں ری میں عثمان بن زائدہ کے ساتھ تھا کہ ان کا چراغ بجھ گیا آپ کا غلام گیا اور کچھ لوگوں سے آپ کیلئے آگ لے آیا عثمان نے اس سے پوچھا یہ کہاں سے آئی ہے اس نے ایک

جگہ کا نام لیا راوی کا بیان ہے کہ عثمان نے اسے بجھا دیا اور فرمایا ہم ان کی آگ سے روشنی حاصل نہیں کریں گے۔

۳۴۲۔ میں نے عباس عنبری کو بیان کرتے سنا کہ بشر بن حارث نے مجھے کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ عثمان بن زائدہ کے اخلاق مجھے لکھ کر بھیجیں۔

۳۴۳۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا تنور ان لوگوں کی لکڑیوں سے گرم کیا گیا ہے جنہیں میں پسند نہیں کرتا اور اس میں روٹی پکائی گئی ہے میں اس کے بعد آیا اور میں نے اسے دوسری لکڑیوں سے گرم کیا میں اس میں روٹی پکالوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں کیا اسے ان کی لکڑیوں سے گرم نہیں کیا گیا اور آپ نے اسے ناپسند کیا۔

۳۴۴۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا آپ اس ہنڈیا کے بارے میں کیا کہتے ہیں جسے اس آگ سے پکایا گیا جس کی لکڑیوں کو پسند نہیں کیا جاتا یا میں نے آپ سے لکڑیوں کا نام لیا آپ نے فرمایا نہیں اور اسے ناپسند کیا میں نے پوچھا روٹی کا بھی یہی حال ہوگا جب وہ پکائی جائے گی؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

ایک شخص جس کا والد اسے حکم دیتا ہے کہ اس کے لئے کپڑا یا کسی ضرورت کی چیز کو ان دراہم سے خریدے جنہیں وہ ناپسند کرتا ہے اور یہ کہ آدمی کیلئے اس کے بیٹے کے مال میں سے کتنا حصہ ہے؟

۳۴۵۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا ایک شخص کو اس کا والد حکم دیتا ہے کہ وہ اس کے لئے کپڑا خریدے یا حاجت کو ان دراہم سے پورا کرے جنہیں وہ ناپسند کرتا ہے تو آپ نے اس بات کو پسند کیا۔

۳۴۶۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے قول: تو اور تیرا مال

تیرے باپ کیلئے ہے۔ کا کیا مفہوم ہے؟ آپ نے کہا: محمد ابن سیرین فرمایا کرتے تھے تمام لوگوں کو اپنی چیز کا حق حاصل ہے باپ کو روا نہیں کہ اپنے بیٹے کے مال سے کچھ لے اگر ایسا ہو جیسے محمد نے بیان کیا ہے تو وہ لوگوں پر تنگی کر دے گا لیکن بات وہی ہے جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے میں نے پوچھا وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا: جب وہ مال بیٹے کا ہوگا تو باپ اس سے لے سکتا ہے میں نے پوچھا ایسے ہی اگر اس کے بیٹے کی لونڈی ہو تو وہ اسے لے کر آزاد کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، میں نے کہا: اگر وہ اس کے گھر کی لونڈی ہو؟ آپ نے فرمایا: یہ بری بات ہے میں نہیں کہتا کہ وہ اپنے بیٹے کی گھر کی لونڈی کو آزاد کر دے۔

۳۴۷۔ ابن عون نے حسن سے روایت کی ہے کہ آپ سے پوچھا گیا کہ آدمی اپنے بیٹے کے مال سے لے سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں! پوچھا گیا وہ اس کے گھر کی لونڈی کو لے سکتا ہے؟ فرمایا: نہیں۔

۳۴۸۔ منصور نے حسن سے روایت کی ہے کہ وہ باپ کے اپنے بیٹے کے مال سے آزاد کرنے کو جائز سمجھتے تھے۔

۳۴۹۔ یونس نے حسن سے روایت کی ہے آپ فرمایا کرتے تھے کہ والد اپنے بیٹے کے مال سے جو چاہے لے سکتا ہے۔

۳۵۰۔ شعبہ نے بحوالہ میمون بن ابی شبیب ہمیں خبر دی کہ معاذ سے دریافت کیا گیا کہ بیٹے پر والدین کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا اگر تو اپنے اہل و مال سے دستبردار ہو جائے تو تو نے ان دونوں کا حق ادا نہیں کیا۔ شعبہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث منصور بن زاذان نے بحوالہ الحکم مجھ سے بیان کی ہے۔

۳۵۱۔ ابو مسعود البدری سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ ان کے ہاں دینار و دراہم کا ذکر ہوا تو انھوں نے کہا: انہیں اپنے کلیجوں سے چمٹا دو خدا کی قسم! تم ہرگز آخرت کیلئے دینار و درہم نہ لے جاؤ گے اور تم انہیں زمین کے اندر اور باہر چھوڑ جاؤ گے جیسے انہیں تم

سے پہلے لوگ چھوڑ گئے ہیں۔

ایک شخص اپنے بیٹے یا بیٹی کو تحفہ دی ہوئی چیز واپس لے سکتا ہے یا نہیں

۳۵۲۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا اگر ایک شخص اپنے بیٹے کیلئے یا اپنی بیٹی کیلئے لونڈی ہبہ کرتا ہے وہ اس میں رجوع کرسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا میرے نزدیک یہ اس کے ہبہ کرنے کے خلاف ہے اگر وہ بڑا ہے اور اس نے لونڈی پر قبضہ کرلیا ہے اس کے لئے رجوع کرنا مناسب نہیں اس لئے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے اپنے ہبہ کو لوٹانے والا کتے کی طرح اپنی قے کو چاٹنے والا ہے۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بدترین برائی اس شخص کی ہے جو اپنے ہبہ کو لوٹانے والا ہے کیونکہ وہ کتے کی طرح اپنی قے کو چاٹنے والا ہے۔

۳۵۳۔ زید بن اسلم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ بن الخطاب نے بازار میں ایک گھوڑا فروخت ہوتے دیکھا آپ اس پر فی سبیل اللہ بوجھ لادا کرتے تھے آپ نے اسے خریدنے کا ارادہ کیا اور حضرت نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے انہیں منع کردیا اور فرمایا: اپنے صدقہ کو واپس نہ لے۔

۳۵۴۔ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے غمرہ یا عمرہ نام کی گھوڑی پر بوجھ لادا اور اس نے اس گھوڑی یا بچھیرے کو فروخت ہوتے دیکھا اور مجھے اس گھوڑی کی طرف منسوب کیا گیا تو آپ نے اسے اس سے منع کردیا۔

ایک شخص اپنی بیٹی کو لونڈی ہبہ کرتا ہے اور اس کے خریدنے کا ارادہ کرتا ہے

۳۵۵۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا ایک شخص نے اپنی بیٹی کو لونڈی ہبہ کی اور اس نے اسے خریدنے کا ارادہ کیا؟ آپ نے فرمایا: اگر اس نے اسے منفعت کیلئے ہبہ کیا ہے تو قیمت سے اس کے لینے میں کوئی حرج نہیں جب وہ باہر ہو اور جب اس نے لونڈی کو للہ یا فی سبیل اللہ قرار دیا یا اپنی بیٹی کو اس مفہوم میں دیا تو مجھے اسے اس کے خریدنے نے تعجب میں نہیں ڈالا اور وہ اس سے صحبت نہ کرے اور جب اس نے اسے منفعت کیلئے ہبہ کیا ہے تو قیمتا اس کے لینے میں کوئی حرج نہیں حضرت عمر بن الخطاب کی حدیث کے مفہوم میں جو گھوڑی کے بارے میں ہے۔

تحفہ دینے کا بیان

۳۵۶۔ ابوعبداللہ سے ہبہ کے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا وہ اس میں رجوع نہ کرے آپ سے کہا گیا وہ مریض سے حجت پکڑتے ہیں جو اپنے مرض میں ہبہ کرتا ہے آپ نے فرمایا: ہم مریض کے بارے میں گفتگو نہیں کرتے وہ صحت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

پھر آپ نے فرمایا: کہ ملک کس سے ہوگی؟ ملک' خریدنے' ہبہ کرنے یا تملیک سے ہوتی ہے آپ سے کہا گیا اسحاق بن راہو یہ کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں یہ کیا ہے آپ نے فرمایا جب وہ کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں تو یہ سب سے آسان بات ہے۔

۳۵۷۔ ابوعبداللہ سے پوچھا گیا ایک شخص اپنی بیوی سے کہتا ہے اپنا بچھیرا مجھے ہبہ کر دے اور وہ کہتی ہے میں کر دوں گی۔ انشاء اللہ' آپ نے فرمایا: میرے نزدیک یہ وعدہ ہے اگر اس نے اس کے متعلق رجوع کرنے کا ارادہ کیا ہے تو وہ رجوع کرے گی ابوعبداللہ نے

فرمایا: اگر وہ عورت ابتداء کرے اور ہبہ کر دے تو وہ رجوع نہیں کر سکتی اور آپ نے اللہ کے قول (فان طبن لکم عن شیء منه نفسا فکلوه هنیئا مریئا) اور اگر وہ دل کی خوشی سے اس میں سے تمہیں کچھ دیدیں تو تم اسے اس لحاظ سے کہ وہ تمہارے لئے مزے اور انجام کے لحاظ سے اچھا ہے بے شک کھاؤ۔ (النساء:۴) سے حجت پکڑی۔

۳۵۸۔ ام جعفر نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا کہ میرے دو بیٹے ہیں اور وہ دونوں فوج میں ہیں اور میرے ہاتھ میں ان دونوں کا مال ہے میں کبھی اس سے صدقہ دے دیتی ہوں آپ کی رائے میں میں ایسا کروں یا اس مفہوم کی بات کی؟ آپ نے فرمایا ان دونوں سے تیرا اجازت طلب کرنا مجھے پسند ہے یہ صرف باپ کے لئے ہے۔ تو اور تیرا مال تیرے باپ کیلئے ہے یہ نہیں آیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہو کہ "تیری ماں کیلئے ہے۔"

آدمی کا اپنے بیٹے کے مال سے شادی کرنا اور لونڈی خریدنا

۳۵۹۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا آدمی اپنے بیٹے کے مال سے شادی کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے تو اور تیرا مال تیرے باپ کیلئے ہے۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا آدمی اپنے بیٹے کے مال سے لونڈی خرید کر اسے آزاد کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

۳۶۰۔ معتمر نے ہم سے بیان کیا کہ میں نے فضیل کو سنایا کہ ابواسحاق نے اس سے بیان کیا کہ حضرت ابن عمرؓ نے ان سے بیان کیا کہ ایک شخص حضرت نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا نبی اللہ! میرا والد میرا مال کھا گیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اور تیرا مال تیرے باپ کیلئے ہے۔

۳۶۱۔عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ ایک شخص حضرت نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا نبی اللہ میرا مال ہے اور میرا والد بھی ہے وہ میرے مال کو تباہ کرنا چاہتا ہے آپ نے فرمایا تو اور تیرا مال تیرے باپ کیلئے ہے تمہارے بیٹے تمہاری پاکیزہ ترین کمائی ہیں پس تم اپنے بیٹوں کی پاکیزہ ترین کمائی سے کھاؤ۔

۳۶۲۔میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا ایک شخص اپنی بیٹی کیلئے ہبہ کرتا ہے کہ کون اس کے لئے اس پر قابض ہوگا فرمایا وہ اس کے لئے اس پر قابض ہوگا۔

آدمی کیلئے اپنے باپ کے مال سے اور عورت کیلئے اپنے خاوند کے مال سے کیا حلال ہے؟

۳۶۳۔ابوعبداللہ نے ابن طاؤس سے اس نے اپنے باپ کے حوالے سے ہم سے بیان کیا کہ آدمی جائز اور مناسب طریق سے اپنے باپ کے مال سے لے سکتا ہے۔

۳۶۴۔ابن جریج نے ہمیں خبر دی کہ عمرو بن دینار کا خیال ہے کہ ابوالشعثاء کے نزدیک آدمی کے لیے اپنے باپ کے مال سے کھانے میں کوئی حرج نہیں کہتے تھے جب آپ کا باپ آپ کو درماندہ کر دیتا تو بھی آپ اپنے باپ کے حکم کے بغیر کبھی نہ کھاتے تھے وہ آپ پر خرچ نہ کرتا تھا۔

۳۶۵۔سفیان نے بحوالہ عمرو ہم سے بیان کیا کہ ایک شخص نے جابر بن زید سے کہا میرا باپ مجھے محروم کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: جو تجھے کفایت کرے اسے معروف طریق سے لے۔

۳۶۶۔ہشام سے روایت ہے کہ میرے باپ نے بحوالہ حضرت عائشہؓ مجھ سے بیان کیا کہ ہند بنت عتبہ نے کہا یا رسول اللہ! ابوسفیان بخیل آدمی ہے وہ مجھے کچھ بھی نہیں دیتا جو

میرے اور میرے بیٹوں کفایت کرے سوائے اس کے جو میں اس کے علم کے بغیر لے لوں آپ نے فرمایا: جو تیرے اور تیرے بیٹوں کو کفایت کرے اسے معروف طریق سے لے لے۔

اچانک نظر کا پڑنا اور ناپسندیدہ نظر

۳٦۷۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا ایک شخص نے توبہ کی اور کہا اگر میری پیٹھ پر کوڑے مارے جائیں میں گناہ میں شامل نہ ہوں گا مگر وہ بدنظری نہیں چھوڑتا آپ نے فرمایا یہ کون سی توبہ ہے؟ جریر نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت نبی ﷺ سے اچانک نظر پڑنے کے بارے میں پوچھا آپ نے مجھے اپنی نظر کے پھیرنے کا حکم دیا۔

۳٦۸۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا ایک شخص اپنی مملوکہ کی طرف دیکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: جب اسے فتنہ کا خوف ہو تو وہ نہ دیکھے کتنی ہی نگاہیں ہیں جنہوں نے نظر ڈالنے والے کے دل میں غم ڈال دیئے ہیں اور حضرت نبی کریم ﷺ سے اچانک نظر پڑنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اپنی نظر کو پھیر دے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (یعلم خائنة الأعین) وہ آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے۔ (غافر:۱۹)

۳٦۹۔ میں نے ابوعبداللہ کو اللہ کے قول ''وہ آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے'' کے بارے میں فرماتے سنا آپ نے فرمایا یہ وہ شخص ہے جو لوگوں میں بیٹھا ہوتا ہے اور عورت اس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ اپنی آنکھ اس کے پیچھے لگا دیتا ہے۔

۳۷۰۔ اعمش نے بحوالہ ابراہیم ہم سے بیان کیا کہ ربیع بن خثیم، علقمہ کی ملاقات کرتے تھے اور قبیلے میں ایک جماعت تھی اور راستہ مسجد میں تھا پس عورتیں مسجد میں داخل ہوئیں اور ربیع نے ان کی طرف نہ دیکھا حتیٰ کہ وہ باہر چلی گئیں۔

۳۷۱۔ مالک بن دینار سے روایت آپ نے بیان کیا کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص لوگوں کو وعظ کیا کرتا تھا کہ اچانک اس کے بیٹے نے ایک عورت کی طرف دیکھا یا یہ کہا

کہ اس نے اسے آنکھ ماری تو اس نے کہا اے میرے بیٹے! ٹھہرو۔ راوی کا بیان ہے کہ اللہ نے اس کی طرف وحی کی کہ تیری سزا صرف اس وجہ سے ہے کہ تو نے کہا ہے اے میرے بیٹے! ٹھہرو۔ نہیں میں تیری صلب سے ایک صدیق پیدا کروں گا یا اس مفہوم کی بات کی۔ انشاءاللہ

(ولمن خاف مقام ربه جنتن)

اپنے رب کے کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرنے والے کیلئے دو جنتیں ہیں

۳۷۲۔ ابوعبداللہ کو سنایا گیا اور میں روح سے بحوالہ ابوالدرداء سن رہا ہوں اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں میں نے کہا: خواہ وہ زنا اور چوری کرے؟ آپ نے فرمایا: ہاں خواہ وہ زنا اور چوری کرے ابو الدرداء کی ناپسندیدگی کے باوجود ابوعبداللہ نے بیان کیا ہم نے یہ بات صرف روح سے سنی ہے۔

۳۷۳۔ ابوعبداللہ کو سنایا گیا اور میں سن رہا ہوں وکیع نے سفیان سے اس نے منصور سے اس نے مجاہد سے اللہ کے قول ''جو شخص اللہ کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں'' کے بارے میں بیان کیا کہ یہ وہ شخص ہے جو معصیت کا ارادہ کرتا ہے اور اللہ کو یاد کرتا ہے اور معصیت کو چھوڑ دیتا ہے۔ مجاہد نے بیان کیا کہ اس کے لئے دو مرتبہ اجر ہے۔

۳۷۴۔ ابوعبداللہ کو سنایا گیا اور میں سن رہا ہوں یعلی نے بحوالہ مجاہد اللہ کے قول ''جو شخص اللہ کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں'' کے بارے میں بیان کیا کہ جو شخص اللہ کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرے جو اس پر ہے اور ایک بار یعلی نے کہا

کہ اللہ کا اس پر جو مقام ہے اس سے ڈرے۔

۳۷۵۔ ابوعبداللہ کو منصور سے بحوالہ ابراہیم اللہ کے قول ''جو شخص اپنے رب کے مقام سے ڈرے اس کے لیے دو جنتیں ہیں کے بارے میں سنایا گیا کہ اس نے بیان کیا کہ جب وہ گناہ کا ارادہ کرے تو خوف الٰہی سے رک جائے۔

۳۷۶۔ ابوعبداللہ کو عفان سے انھوں نے ابوموسیٰ سے انھوں نے اپنے باپ سے اللہ کے قول ''جو شخص اپنے رب کے مقام سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں'' کے بارے میں سنایا گیا اور میں سن رہا ہوں کہ انھوں نے بیان کیا کہ سونے کی دو جنتیں سابقین کیلئے اور چاندی کی دو جنتیں تابعین کیلئے ہوں گی۔

۳۷۷۔ ابوعبداللہ کو بحوالہ عبدالوہاب سعید کی تفسیر میں بحوالہ قتادہ سنایا گیا اور میں سنا رہا ہوں جو شخص اپنے رب کے مقام سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں اللہ کیلئے ایک مقام ہے وہ اسے قائم کئے ہوئے ہے اور یہ کہ مومنین اس مقام سے ڈر گئے ہیں اور انہوں نے اللہ کیلئے کام کئے اور رات دن مشقت سے برابر کام کئے اور رات اور دن اللہ کیلئے تکلیف اٹھائی۔

۳۷۸۔ جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑنے کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا: اپنی نظر کو پھیر لے۔

۳۷۹۔ عتبہ بن غزوان رقاشی سے روایت ہے آپ نے بیان کیا کہ ابوموسیٰ اشعری نے مجھے کہا: مجھے کیا ہو گیا کہ میں تیری دونوں آنکھوں کو سوجا ہوا دیکھتا ہوں؟ میں نے کہا: ایک مرتبہ میں مڑا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک لونڈی سیاہ رنگ کو نمایاں کئے ہوئے ہے میں نے اسے ایک نظر دیکھا اور میں نے آنکھوں کو زور زور سے رگڑنا شروع کر دیا یہاں تک کہ ان کی یہ حالت ہو گئی۔ ابوموسیٰ نے اسے کہا: اپنے رب کی بخشش طلب کر تو نے اپنی دونوں آنکھوں پر ظلم کیا ہے تیرے لئے پہلی نظر روا ہے اور جو اس کے بعد ہے وہ تیرا گناہ ہے۔

مرد کا مریض عورت کا علاج کرنا اور خادم کا اپنی مالکہ کے بال دیکھنا

۳۸۰۔ ثابت بن ذروہ سے روایت ہے کہ میں باہر نکلا تو ایک عورت کو جو ہمارے ساتھ تھی زمین پر گر گئی اور اس کی ران ٹوٹ گئی اور میں اسے ٹھیک نہ کر سکا تو میں جابر بن زید سے ملا اور اس بات کا اس سے ذکر کیا؟ اس نے کہا: تو نے بہت برا کیا ہے مضطر اپنے نام کی طرح ہے اگر تو اس کی درستگی کر دیتا تو تجھے اجر ملتا۔

۳۸۱۔ سعید نے ثابت بن ذروہ سے بحوالہ سعید بن جبیر ہمیں خبر دی اس نے بیان کیا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ ٹوٹی ہڈی والی عورت تیرے پاس لائی جاتی ہے تو اس کے پاس نہیں آتا اس کے پاس آ اس میں کوئی حرج نہیں۔

۳۸۲۔ ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ عروہ کی ایک بہن نے گردن میں زخم کے درد کی شکایت کی تو عروہ نے اس کیلئے طبیب کو بلایا۔

۳۸۳۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا خصی خادم اپنی مالکہ کے بالوں کی طرف دیکھ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔

۳۸۴۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا ایک عورت کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور ٹھیک کرنے والا اس پر اپنا ہاتھ رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ ضرورت ہے اور آپ نے اس میں کوئی حرج نہیں پایا۔

۳۸۵۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا ہڈی ٹھیک کرنے والا لکڑی سے کام کرتا ہے آپ نے فرمایا: میرے لئے ضروری ہے کہ میں عورت کے سینے کو ننگا کروں اور اس پر اپنا ہاتھ رکھوں؟ طلحہ نے کہا: وہ ڈانٹتا ہے میں نے کہا: ابن مصرف؟ اس نے کہا: ہاں۔ میں نے کہا: تو کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا: یہ ضرورت ہے اور وہ اس میں حرج نہیں سمجھتا۔

۳۸۶۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا ایک عورت کو زخم ہے آپ نے فرمایا: کپڑے کے اردگرد لپیٹ لے۔

۳۸۷۔ ابوعبداللہ سے پوچھا گیا کحال، عورت سے تنہائی میں ملتا ہے اور کچھ عورتیں اس کے پاس سے واپس آتی ہیں؟ کیا اس خلوت سے روکا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا وہ راستے پر نہیں ہے؟ بتایا گیا: ہاں! آپ نے فرمایا: خلوت گھر میں ہوتی ہے۔

شادی کا حکم اور اس کی فضیلت

۳۸۸۔ میں نے ابوعبداللہ کو فرماتے سنا: عورت کیلئے مرد سے بہتر نہیں ہے اور مرد کے لئے عورت سے بہتر نہیں ہے، طاؤس نے بیان کیا عورت، مرد کے دین کا نصف ہے۔

۳۸۹۔ میں نے ابوعبداللہ کو بیان کرتے سنا کہ مجرد رہنا اسلام میں کچھ چیز نہیں۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے چودہ عورتوں سے شادی کی اور نو کو چھوڑ کر فوت ہوئے پھر آپ نے فرمایا: اگر بشر بن حارث شادی کرتے تو ان کے سارے معاملے کی تکمیل ہو جاتی اگر لوگ نکاح کرنا چھوڑ دیں تو نہ جنگ کریں اور نہ حج کریں، اور ایسے نہیں ہوا اور ایسے نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا: حضرت نبی کریم ﷺ صبح کرتے تو ان کے پاس کچھ نہ ہوتا اور شام کرتے تو ان کے پاس کچھ نہ ہوتا اور آپ نو بیویاں چھوڑ کر فوت ہوئے اور آپ نکاح کو پسند کرتے تھے اور اس کی ترغیب دیتے تھے۔

۳۹۰۔ اور میں نے ابوعبداللہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے تجرد سے منع فرمایا ہے۔ اور جو شخص حضرت نبی کریم ﷺ کے فعل سے بے رغبتی کرے تو وہ ناحق راستے پر ہے اور جو شخص حضرت نبی کریم ﷺ کے اصحاب اور انصار و مہاجرین کے فعل سے بے رغبتی کرے تو وہ دین میں کچھ چیز نہیں ہے حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے میں تمہارے ذریعے امتوں سے مقابلہ کروں گا اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے غم میں بھی شادی کی اور آپ کے اولاد ہوئی اور حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: عورتیں مجھے

محبوب بنائی گئی ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب شادیاں کرتے تھے' میں نے کہا: وہ کہتے ہیں اس وجہ سے ان کی کمائی تنگ ہو گئی تھی آپ نے فرمایا: جس کے پاس کچھ نہ تھا آپ نے انگوٹھی پر اس کی شادی کروائی میں نے کہا: اور ایک سورت پر بھی آپ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو میں نے کہا: کیا یہ صحیح نہیں ہے آپ نے فرمایا: اسے چھوڑ جب میں تجھے کسی چیز سے روکوں تو رک جایا کر آدمی کو شادی کرنی چاہئے اگر اس کے پاس ہو تو اس پر خرچ کرے اور اگر کچھ نہ ہو تو صبر کرے میں نے کہا: آپ مجھے کہتے ہیں کہ اگر میں خرچ نہ پاؤں تو میں طلاق دیدوں مجھے ایک کام ملے اور اس کا مہر دس ہزار درہم ہو اور میرے پاس کچھ نہ ہو تو آپ مسکرائے پھر فرمایا: پانچ دراہم پر شادی کر لے ابن المسیب نے اپنی بیٹی کی دو درہم پر شادی کی میں نے کہا: میرے اہل اس بات پر مجھ سے راضی نہ ہوں گے کہ میں پانچ دراہم پر شادی کروں آپ نے فرمایا: ارے تو میرے پاس دنیا کی بات لے کر آیا ہے۔ یہ ایک دوسری بات ہے میں نے کہا: ابراہیم بن ادھم کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے فرمایا عیالدار کا ڈر...... مجھے طاقت نہیں کہ اس حدیث کو مکمل کروں حتی کہ آپ نے مجھے آواز دی اور فرمایا ہم بڑے راستے سے چھٹنے والے چھوٹے راستوں پر پڑ گئے ہیں اللہ تجھے بچائے۔ محمد ﷺ اور آپ کے اصحاب جس راستے پر تھے اسے دیکھ۔

۳۹۱۔ میں نے ابو عبداللہ سے پوچھا فضیل سے روایت کی جاتی ہے کہ آپ نے فرمایا آدمی ہمیشہ ہمارے دلوں میں رہتا ہے حتی کہ جب اس کے دستر خوان پر ایک جماعت جمع ہو جاتی ہے وہ ہمارے دلوں سے جاتا رہتا ہے آپ نے فرمایا مجھے بڑے کام سنبھالنے دو' علم اس طرح حاصل کیا جاتا جس طریق پر محمد ﷺ اور آپ کے اصحاب تھے اسے دیکھ۔ پھر آپ نے فرمایا: وہ تیرے زمانے کے صالحین ہیں تو ان میں شادی شدہ ہی پائے گا۔ پھر فرمایا: بندے کو اللہ سے ڈرنا چاہئے وہ انہیں پاکیزہ کھانا کھلائے اپنے باپ کے آگے بچے کا ناراض ہو کر اس سے روٹی طلب کرنا' فلاں فلاں کام سے افضل ہے اللہ اتنے اپنے

آگے دیکھتا ہے پھر فرمایا یہ عبدالوہاب ہے ان لوگوں کی مانند ہو جا اگر لوگ شادی کرنا چھوڑ دیتے تو دشمن کو نہ ہٹا سکتے۔

۳۹۲۔ اور ابو عبداللہ نے مجھے فرمایا: عیالدار جب اپنے بیٹے پر جب وہ اس سے کوئی چیز طلب کرتا ہے ناراض ہوتا ہے تو اس سے مجرد عبادت کہاں مل سکتا ہے۔

۳۹۳۔ ابو عبداللہ نے علی بن المدینی وغیرہ محدثین کا ذکر کیا اور فرمایا انہوں نے دنیا سے کتنا فائدہ اٹھایا میں ان محدثین اور ان کی دنیا کی چاہت سے حیران ہوں اور میں نے ایک محدث کا ذکر کیا آپ نے فرمایا: میں نے اس کا تعارف کرایا ہے کہ اس کے بارے میں لکھا جائے اور میں نے اس کی حب دنیا پر عیب لگایا ہے۔

بعض متقی علماء کا ذکر

۳۹۴۔ ابو عبداللہ نے ایک روز ابن المبارک کا ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کی خشیت کے باعث رفعت بخشی ہے خراسان نے ابن المبارک[1] جیسا آدمی پیدا نہیں کیا اور نہ ابن المبارک کے بعد یحییٰ بن یحییٰ جیسا آدمی پیدا کیا ہے۔

---

[1] ابن المبارک کا نام عبداللہ ہے آپ امام شیخ الاسلام اپنے دور کے عالم اور امیر الاتقیاء تھے (۱۱۹ھ) میں پیدا ہوئے (بعض نے ۱۱۸ھ کہا ہے) آپ اپنے شمائل کی کثرت کے باوجود عمدہ شعر کہتے تھے ان میں بعض اشعار آپ نے اسماعیل بن علیہ کو لکھے جب آپ کو اس کے قاضی بننے کا علم ہوا۔

۱۔ اے علم کو باز بنانے والے! وہ مساکین کے اموال کو شکار کرتا ہے۔

۲۔ تو دنیا اور اس کی لذات کیلئے حیلہ سے اترا ہے تو دین کا خاتمہ کر رہا ہے۔

۳۔ تو مجنون ہو گیا ہے حالانکہ تو مجانین کی دوا تھا۔

۴۔ تیری وہ روایات کہاں ہے جو تو ابن عون اور ابن سیرین سے بیان کرتا تھا۔

۵۔ تیری وہ گذشتہ روایات کہاں ہیں جو سلاطین کے دروازے چھوڑنے کے بارے میں تھیں۔

اور آپ کے مشہور اشعار میں سے وہ قصیدہ بھی ہے جسے آپ نے فضیل بن عیاض کو بھیجا تھا۔ ☜

۳۹۵۔ میں نے سلمہ بن سلیمان مروزی کو سنا وہ ہمیں عبداللہ کا خط سنا رہے تھے لوگوں نے اسے کہا: کہ ابن المبارک کہو، مسلمہ نے کہا: جب مکہ میں عبداللہ کہا جائے تو اس سے مراد ابن عباس ہوتے ہیں اور جب مدینہ میں عبداللہ کہا جائے تو اس سے مراد عبداللہ بن عمر ہوتے ہیں اور جب کوفہ میں عبداللہ کہا جائے تو اس سے مراد عبداللہ بن المبارک ہوتے ہیں۔

۳۹۶۔ میں نے ابوعبداللہ کو بیان کرتے سنا کہ ابوتمیلہ ابن المبارک کے متعلق یہ شعر کہا کرتا تھا تو مرو کیلئے باعث فخر ہو گیا ہے اور مرو دوسرے شہروں کی مانند ہو گیا ہے ابوتمیلہ نے جو کچھ نظم کیا ہے یہ الفاظ کے بغیر اس کا مفہوم ہے۔

۳۹۷۔ واسط کے ایک شخص نے بیان کیا کہ میں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو خواب میں دیکھا تو میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! سفیان ثوری کا کیا بنا؟ آپ نے فرمایا: وہ ہمارے انبیاء کے گروہ کے ساتھ ہے میں نے پوچھا ابن المبارک کا کیا بنا؟ آپ نے

ﷺ ۱۔ اے حرمین کے عبادت گزار! اگر تو ہمیں دیکھتا تو تجھے معلوم ہو جاتا کہ تو عبادت میں کھیل کرتا ہے۔

۲۔ جو شخص اپنی گردن کو اپنے آنسوؤں سے رنگتا تھا اسے معلوم ہو ہمارے سینے ہمارے خون سے رنگین ہوتے ہیں۔

اور آپ کے عمدہ اشعار میں سے یہ بھی ہیں:

۱۔ اللہ بادشاہ کے ذریعے ہمارے دین سے اپنی رحمت اور رضامندی سے مشکلات کو دور کرتا ہے۔

۲۔ اگر ائمہ نہ ہوتے تو ہمارے لئے راستے پرامن نہ ہوتے اور ہمارے کمزور تر ہمارے اقویاء کو لوٹ لیتے۔

جب ہارون الرشید کو ابن المبارک کی موت کی اطلاع ملی تو اس نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا: پھر اپنے حاجب سے کہا: لوگوں کو اطلاع دو کہ وہ ہم سے ابن المبارک کی تعزیت کریں اس نے نہیں کہا کہ اللہ بادشاہ کے ذریعے مشکلات دور کرتا ہے بس جو ابن المبارک سے یہ بات سننا ہے اور ہمارے حق کو نہیں پہچانتا۔

فرمایا: شاباش وہ روشنی ہے میں نے پوچھا وکیع بن الجراح نے کا کیا بنا؟ آپ نے اپنے ہاتھ سے کہا: ایسا ہی ہوا۔ اور اسے حرکت دی۔

۳۹۸۔ ہمارے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ میں نے خواب میں بشر بن حارث کو دیکھا میں نے پوچھا احمد بن حنبل کے ساتھ کیا معاملہ ہوا۔ آپ نے فرمایا: وہ اعلیٰ علیین میں ہے وہ اعلیٰ علیین میں ہے۔

۳۹۹۔ میں نے کوفہ میں ایک بوڑھے جبارہ کو بیان کرتے سنا کہ میں نے ابو معاویہ کو بیان کرتے سنا کہ میں نے سفیان ثوری کو خواب میں ایک باغ میں دیکھا اور وہ کہہ رہے ہیں: (الحمدللہ الذی صدقنا وعدہ واو رثنا الارض نتبوأ من الجنة حيث نشاء) اس خدا کا شکر ہے جس نے ہم سے اپنے وعدہ کو سچا کیا اور ہمیں زمین کا وارث بنایا ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں ٹھکانہ بنا لیتے ہیں۔ (زمر:۷۴)

۴۰۰۔ میں نے ایک خراسانی کو بیان کرتے سنا کہ یحییٰ بن یحییٰ نے ایک گھونٹ پانی پیا تو آپ کی بیوی نے آپ سے کہا اگر آپ کھڑے ہوتے تو آپ گھر میں لڑکھڑا جاتے یحییٰ نے کہا: میں نہیں جانتا یہ کیا چال ہے؟ میں چالیس سال سے اپنے نفس کا محاسبہ کر رہا ہوں۔

۴۰۱۔ میں نے ابوعبداللہ سے کہا: کہ ابن المبارک سے دریافت کیا گیا کہ سچے عالم کو کیسے پہچانا جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا جو دنیا سے بے رغبت ہو اور آخرت کے معاملہ کی طرف متوجہ ہو ابوعبداللہ نے فرمایا ہاں وہ چاہتے ہیں کہ اسے ایسا ہونا چاہئے۔

۴۰۲۔ قاسم بن محمد نے ہم سے بیان کیا کہ میں نے اسحاق بن راہویہ کو بیان کرتے سنا کہ میں صاحب الرائے تھا جب میں نے حج کو جانے کا ارادہ کیا تو میں نے عبداللہ بن المبارک کی کتب کا قصد کیا اور ان سے وہ احادیث نکالیں جو امام ابوحنیفہ کی رائے کے موافق تھیں اور وہ تقریبا تین سو احادیث تک پہنچ گئیں میں نے کہا: میں ان کے بارے میں عبداللہ کے ان مشائخ سے دریافت کروں گا جو حجاز و عراق میں ہیں اور میرا خیال تھا

کہ کوئی ایک بھی ابوحنیفہ کی مخالفت کی جرأت نہیں کرے گا پس جب میں بصرہ آیا تو میں عبدالرحمٰن بن مہدی کے پاس بیٹھا تو آپ نے مجھ سے پوچھا تم کہاں کے ہو؟ میں نے کہا: میں مرو کا باشندہ ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے ابن المبارک کیلئے رحمت کی دعا کی اور آپ ان سے شدید محبت رکھنے والے تھے آپ نے پوچھا تیرے پاس وہ مرثیہ ہے جس میں عبداللہ کی خوبیاں بیان کی گئیں ہیں؟ میں نے کہا: ہاں اور میں نے آپ کو ابو تمیلہ یحییٰ بن واضح انصاری کے اشعار سنائے۔

۱۔ رات کو موت کی خبر دینے والے دو آدمی آئے انہوں نے ایک تراشیدہ شاخ سے جو حوادث زمانہ میں سوراخ کر دینے والی تھی مجھے جگایا۔

۲۔ میں نے موت کی خبر دینے والوں سے کہا تم کس کی موت کی خبر دیتے ہو انہوں نے کہا اپنے رب رحمان کے ابوعبد کی۔

۳۔ پس اس خبر نے جو میرے پاس آئی دردمند اور غمگین دل کو غم سے برانگیختہ کر دیا۔

۴۔ پھر میری آنکھیں آنسوؤں سے رواں ہو گئیں اور وہ بارش کی طرح برسنے لگیں۔

۵۔ اگر دل ثقہ بھائیوں کے دلوں کیلئے روتے۔

۶۔ تو وہ خون سے روتے اور پیٹوں میں آگ کی جلن کی طرح تکلیف ہوتی۔

۷۔ ایک قابل تعریف یگانہ متقی چلا گیا اگر آدمیوں کو شمار کیا جائے تو اس کا ثانی نہیں ہے۔

۸۔ اے میرے دوست عبداللہ ابن المبارک! آپ ہمیں اس زمانے کیلئے چھوڑ گئے ہیں۔

۹۔ جب آپ نے ہمیں الوداع کہا: تو آپ حنوط و اکفان کے قابل تعریف حلیف بن گئے۔

۱۰۔ اللہ آپ کے ٹھکانے کو جس میں آپ ہیں برکت دے اور رضامندی سے آپ کا استقبال کرے۔

۱۱۔ ارض ھیت تیری وجہ سے زمانے سے کامیاب ہو گئی ہے تو بھائیوں سے الگ ہو کر وہاں مسافر بن گیا ہے۔

۱۲۔ سوائے وہاں ایمان کے ساتھ تقویٰ کے سوا نہ کوئی قریبی ہے نہ مونس۔

۱۳۔ تو مرو کیلئے فخر بن گیا ہے اور سرزمین مرو دیگر شہروں کی مانند ہے۔

۱۴۔ تیرے بعد علمی مجالس ویران ہوگئی ہیں جب غم خوار سردار غائب ہوگیا ہے۔

۱۵۔ میرا دل تجھ پر افسوس کرتا ہے زمانے تجھ پر افسوس ہے تو نے درمند کو تکلیف دی ہے۔

۱۶۔ اے قراء کے سردار اور دوڑ کے روز سابقِ اول۔

۱۷۔ جب رہبان کا راہب سو ہے اس وقت نماز قائم کرنے والے اور رات کو قیام کرنے والے۔

۱۸۔ اور خفیہ اور اعلانیہ صدقات وزکوٰۃ دینے والے۔

۱۹۔ گرمیوں کی دوپہروں میں روزے رکھنے والے جب روزے' تاوان کے ساتھ بھی تکلیف دیتے ہیں۔

۲۰۔ ہمیشہ جہاد اور حج وعمرہ کرنے والے اور قرآن پڑھنے والے۔

۲۱۔ کامیابی کی طلب اسے نہیں اکتاتی اور کوشش کرنے والا سست آدمی کی طرح نہیں ہوتا۔

۲۲۔ جب اس پر رونے والیاں غائب ہوگئی ہیں میں اس پر پیہم برسنے والی آنکھ سے روتا ہوں۔

۲۳۔ جب کبھی ہم نے ایک ساعت تیرا ذکر کیا تو میرا غم بھڑک اٹھا اور میرا مکان مجھ پر تنگ ہوگیا۔

۲۴۔ میری زندگی کی قسم! اگر میں تیرے کھو جانے پر گھبراہٹ کا اظہار کروں تو میں درمندی کرنے والا اور عاجزی کرنے والا ہوں گا۔

۲۵۔ دھڑکتے دل والا اور ذہن کو ختم کرنے والا اے عبداللہ میں حیران شیدائی کی طرح ہوں۔

۲۶۔ میں کوڑیالے سانپ کی طرح کنڈلی مارے ہوئے ہوں جس کی جلد کو دو کچلیوں نے چھوا ہے۔

۲۷۔ جس روز سفیان وداع ہوئے تو وہ میرے صاحب علم بھائی سفیان کا بدل تھا۔

۲۸۔ تو پوشیدہ راز کیلئے ایک جگہ تھا تجھ سے پوشیدہ راز کے اظہار کا خوف نہ تھا۔

۲۹۔ اور نعمان کی رائے کے مطابق تو صاحب بصیرت تھا جب نعمان کے قیاس بغاوت کرتے تھے۔

راوی کا بیان ہے کہ مہدی مسلسل روتا رہا اور میں اسے اشعار سناتا رہا حتی کہ جب میں نے کہا: تو نعمان کی رائے کے مطابق صاحب بصیرت تھا۔ تو اس نے مجھے کہا: خاموش ہو جا تو نے قصیدے کو خراب کر دیا ہے۔ میں نے کہا: اس کے بعد خوبصورت اشعار ہیں اس نے کہا انہیں چھوڑ و اور عبداللہ کی روایت کا ذکر کر جو ابوحنیفہ سے اس کے مناقب میں آئی ہے؟ عراق کے علاقے میں اس کی کوئی لغزش معلوم نہیں ہوتی سوائے اس کی اس روایت کے جو ابوحنیفہ کے حوالے سے آئی ہے میں چاہتا ہوں کہ وہ آپ سے مروی نہ ہو اور میں اس کے لئے اپنے مال کا بڑا حصہ قربان کرتا ہوں میں نے کہا: اے ابو سعید! تو اس بات کی وجہ سے (کہ وہ رائے سے کلام کرتے تھے) کیوں ابوحنیفہ پر بوجھ ڈالتا ہے، مالک بن انس، اوزاعی اور سفیان بھی رائے سے کلام کیا کرتے تھے اس نے کہا: تو ابوحنیفہ کو ان لوگوں سے ملاتا ہے۔ ابوحنیفہ علم میں ایک بدکی ہوئی تنہا اونٹنی کے مشابہ ہیں جو ایک سرسبز وادی میں چرتی ہو اور سب اونٹ دوسری وادی میں ہوں۔ اسحاق نے بیان کیا ہے کہ بعد میں میں نے دیکھا کہ لوگ ابوحنیفہ کے معاملے میں اس طرح اختلاف کرتے ہیں جس طرح ہم خراسان میں کرتے ہیں۔

۴۰۳۔ ایک روز ابوعبداللہ نے مجھے کہا: ہم نے صالحین کی ایک جماعت کو دیکھا ہے اور آپ نے ابن ادریس، ابوداؤد الحضری، حسین الجعفی اور سعید بن عامر کا ذکر کیا حسین، راہب کے مشابہ تھے میں نے کوفہ میں حسین الجعفی اور بصرہ میں سعید بن عامر سے بہتر آدمی نہیں دیکھا۔

۴۰۴۔ میں نے ایک بوڑھے کو بیان کرتے سنا کہ میں نے سنا ہے کہ ابوداؤد الحضری نے ایک شخص کو بیان کرتے سنا کہ ہم نے ایسے کھایا اور ہم نے ایسے کھایا ابوداؤد نے اسے کہا: خاموش ہو جا خاموش ہو جا مجھے آج تیسرا دن ہے میں نے سبزی اور سرکے کے سوا کچھ نہیں کھایا اور اس نے روٹی کا نام نہ لیا۔

۴۰۵۔ میں نے عثمان بن ابی شیبہ کو بیان کرتے سنا کہ میں نے ابو داؤد الحضرمی کو بیان کرتے سنا کہ جب میں ناشتے کے وقت دو روٹیاں حاصل کر لیتا ہوں تو ابو جعفر کی حکومت پر مٹی ڈالتا ہوں۔

۴۰۶۔ میں نے کوفہ میں ایک چکی پینے والے کو بیان کرتے سنا کہ ابو داؤد الحضرمی چھان (بھوسی) کھایا کرتے تھے اور وہ آپ کے پاس بیٹھا کرتا تھا پھر ابو داؤد کے بعد ابو کریب[1] جانشین ہوئے۔ مجھے معلوم نہیں کہ کس نے کہا کہ وہ چھان کھایا کرتے تھے یہ بات اس نے ایک کے بارے میں کہی یا سب کے بارے میں۔

۴۰۷۔ میں نے عبدالرحمٰن جعلی طبیب کو بیان کرتے سنا کہ میں نے ایک شخص کیلئے بہی کے مربے کا مرکب تجویز کیا اس نے کہا کیا تو نے مجھے یہ نہیں کہا کہ سیدار بھی اس کے قائم مقام ہوتی ہے؟ راوی کہتا ہے میں اس کے پاس ایک شیشی لایا جس میں دوائی تھی اس نے کہا یہ تیری شیشی بادشاہوں کی شیشیوں سے ملتی جلتی ہے اس نے اسے واپس کر دیا اور اسے قبول نہ کیا میں نے اسے پوچھا انار اپنے دانوں سمیت استعمال کرو اس نے کہا ہاں یا اس مفہوم کی بات کی۔

۴۰۸۔ ابوعبداللہ نے مجھے بتایا کہ بعض لوگوں کو مکہ سے یہاں تک چودہ درہم نے کفایت

---

[1] ابو کریب آپ حافظ' ثقہ محمد بن العلاء بن کریب ہیں' کتب ستہ میں آپ کی احادیث ہیں۔ آپ (۱۶۱ھ) میں پیدا ہوئے اور (۲۴۸ھ) میں فوت ہوئے آپ مصنف تھے آپ نے اپنی کتابوں کے دفن کرنے کی وصیت کی اور انہیں دفن کر دیا' ذہبی نے بیان کیا کہ کئی حفاظ نے اپنی کتب کے دفن کرنے' دھو دینے اور جلا دینے کی اس خوف سے وصیت کی ہے کہ دین سے ناواقف محدث ان کو حاصل کر کے ان میں تغیر و تبدل یا اضافہ کر دے گا اور حافظ کی طرف بھی یہ بات منسوب کی جاتی ہے یا اس کے اصول میں لقات اور واہیات باتیں بھی تھیں جنہیں اس نے کبھی بیان نہیں کیا اس نے جو کچھ روایت کیا ہے اپنے اصول سے انتخاب کیا ہے اور بقیہ سے اس نے بے رغبتی کی ہے اسی وجہ سے انہوں نے تلف کرنے کے سوا چارہ نہیں پایا اس لئے آپ کی کتب کو دفن کیا گیا ہے۔

کی ہے میں نے پوچھا ابوعبداللہ وہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: میں۔

۴۰۹۔ میں نے ابوعبداللہ کو بیان کرتے سنا میں نے اس آیت "ولا تمدن عينيك الى ما متعنا به ازواجا منهم زهرة الحياة الدنيا لنفتنهم فيه ورزق ربلك خيز وابقىٰ" (طٰہ:۱۳۱) میں غوروفکر کیا پھر فرمایا: میں نے اِن کے رزق میں غور کیا اور فوج کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: روزانہ کا رزق بہتر ہے اور ایک روز ابوعبداللہ نے مجھے فرمایا مجھے خدشہ ہے کہ میں تمہاری دنیا کے ذریعے فتنہ میں پڑوں گا میری کتنی عمر باقی رہ گئی ہے؟ جس کا اکثر حصہ گزر چکا ہے۔ آج میری عمر ۷۷ سال ہے میں نے ان کیلئے کچھ نہیں پہنا اور میرے عام ساتھیوں نے اپنے آپ کو مقروضوں میں لکھا ہے اور میں سب نعمتوں میں ہوں۔

۴۱۰۔ برد نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے مجھے کہا اے نافع! مجھے خدشہ ہے کہ ابن عامر کے دراہم مجھے فتنہ میں ڈال دیں گے۔ جاؤ تم آزاد ہو۔

۴۱۱۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا بہتر رزق وہ ہے جو کفایت کرے اس کی کیا تفسیر ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ روزانہ کی خوراک ہے اور وہ کل کے رزق کیلئے فکرمند نہ ہو۔

۴۱۲۔ میں نے ابوعبداللہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو عام زمین کو اجرت پر لیتا ہے اور اسے بوتا ہے اور وہ کچھ نہیں اگاتی اور جب اگلا سال آتا ہے تو ایک کے بعد دوسری چیز پیدا ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ بیج ڈالنے والے کی ہے۔

پانی اور مردار کی طرف مجبور ہونے والے کا کھانا پینا

۴۱۳۔ ابوعبداللہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو پانی کی طرف مجبور ہو جائے اور ایک شخص کے پاس پانی ہے وہ اس سے پانی طلب کرتا ہے اور وہ انکار کر دیتا ہے اور لوگوں کو اپنی جانوں کا خوف ہو گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ اس سے پانی لے لیں اور اسے قیمت دیدیں میں نے پوچھا اس کی رضامندی کے بغیر اسے لے لیں؟ آپ نے

فرمایا: ان کی جانیں تلف ہو جائیں گی میں نے کہا: ہاں آپ نے فرمایا: وہ اسے لے لیں اور آپ اسکے لینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور اسے قیمت دیدیں۔

۴۱۴۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا جب آدمی مردار کی طرف مجبور ہو جائے اور کچھ لوگوں کے پاس کھانا پائے وہ کھانے کے مالکوں کی اجازت کے بغیر کھانا لے لے یا مردار کھالے؟ آپ نے فرمایا مردار کھالے یہ اس کیلئے حلال کیا گیا ہے۔

۴۱۵۔ ابوعبداللہ سے ایک مسافر جنبی شخص کے متعلق پوچھا گیا جس کے پاس وضو کرنے جتنا پانی ہو؟ آپ نے فرمایا: وہ وضو کرے۔

۴۱۶۔ اور آپؒ نے فرمایا: کہ عبدہ بن ابولبابہؒ نے کہا ہے کہ وہ وضو اور تیمّم کو جمع کرے آپ سے پوچھا گیا کہ اس کے پاس پینے کی مقدار کے مطابق پانی ہو تو وہ اس سے وضو کرے یا اسے پیئے؟ آپ نے فرمایا جب اسے اپنی جان کا خوف ہو تو اسے پی لے۔

۴۱۷۔ میں نے ابوعبداللہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو باغ یا کھجور کے درختوں کے پاس سے گزرتا ہے وہ اس سے کھالے؟ آپ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے اس میں سہولت دی ہے اور حضرت سعدؓ نے کھانے سے انکار کیا ہے، میں نے پوچھا جب کوئی اس کی طرف مجبور ہو جائے تو آپ کیا کہتے ہیں آپ نے فرمایا: وہ کھالے لیکن ساتھ لے کر نہ جائے۔

۴۱۸۔ میں نے ابوعبداللہ سے باغ کے پاس سے گزرنے والے آدمی کے متعلق پوچھا؟ آپ نے فرمایا: جب اس کے گرد دیوار ہو تو داخل نہ ہو اور جب دیوار کے بغیر ہو تو کھالے اور اپنے ساتھ لے کر نہ جائے۔

۴۱۹۔ راوی کا بیان ہے کہ اوزاعیؒ نے مجھ سے بیان کیا کہ ہارون بن رئاب نے مجھ سے بیان کیا کہ سعید نے اپنا ایک غلام چارا لانے کیلئے بھیجا تو وہ گھاس لایا اس میں ایک یا کئی بالیاں تھیں آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: میں نے اس سے گھاس لیا ہے' سعد نے کہا: یہ بالیاں نمبردار کے جانور کے آگے ڈال دو۔

۴۲۰۔ نافع نے حضرت ابن عمرؓ سے بحوالہ حضرت نبی کریم ﷺ روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو باغ میں داخل ہو وہ کھائے اور کپڑوں میں نہ چھپائے۔

بلا د روم میں پائی جانے والی پکی ہوئی ہنڈیا

۴۲۱۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا ایک شخص رومیوں کے کسی گھر میں داخل ہوتا ہے اور ھنڈیا کو پاتا ہے وہ اس سے کھالے؟ آپ نے فرمایا: نہیں آپ سے پوچھا گیا پکی ہوئی ہنڈیا ملے اور شاید وہ خنزیر کا گوشت ہو اسے کھایا جائے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔

۴۲۲۔ ابوعبداللہ سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو بلا د روم میں ستالی پائے اس سے اپنا موزہ سی لے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ آپ سے پوچھا گیا بلا د روم میں پائی جانے والی چربی سے اپنے موزے کو چرب کرے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔

شدید گرمی اور سردی میں جنگ کرنا

۴۲۳۔ ابوعبداللہ سے شدید سردی جیسے دسمبر اور جنوری کے مہینے میں جنگ کرنے کے بارے میں پوچھا گیا آدمی ڈرتا ہے کہ اگر وہ اس وقت باہر نکلا تو وہ نماز میں کوتاہی کرے گا آپ کی رائے میں وہ نماز پڑھے یا بیٹھا رہے؟ آپ نے فرمایا: وہ نہ بیٹھے بلکہ جنگ کرے یہ اس کے لئے بہتر اور افضل ہے۔

۴۲۴۔ آپ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو جنبی ہو جاتا ہے اور وہ سردی کی شدت میں اپنے اوپر پانی ڈالنے سے ڈرتا ہے وہ اسے کئی روز تک مؤخر کرسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں جب اسے اپنی جان کا خوف ہو تو وہ غسل کو مؤخر کر دے اور تیمّم کرے اور نماز پڑھے اور وہ اسے مؤخر کرتا رہے حتی کہ اس کیلئے غسل ممکن ہو جائے۔

وہ نگہبان حاکم جو ذبح کرنے اور دودھ دوہنے سے تنگی محسوس کرتا ہے

۴۲۵۔ ابوعبداللہ سے اس نگہبان حاکم کے متعلق پوچھا گیا جو کہتا ہے کہ وہ کسی کے ذبح کرنے اور دودھ دوہنے سے تنگی میں پڑتا ہے آپ کی رائے میں ہمیں ذبح کرنا اور دودھ دوہنا لازم ہے آپ نے فرمایا مجھے تمہارا ذبح کرنا اور دوہنا حیرت میں نہیں ڈالتا اور نہ ہی تمہارا نگہبان حاکم کی مخالفت کرنا حیرت میں ڈالتا ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑی ''واذا کانوا معه علی امر جامع لم یذهبوا حتی یستاذنوه'' (النور۶۲) جب وہ اس کے ساتھ کسی قومی کام میں ہوتے ہیں تو اس سے اجازت لئے بغیر نہیں جاتے۔

۴۲۶۔ میں نے دیکھا کہ ایک عورت ابوعبداللہ کے پاس آئی اور کہنے لگی میں بیت المقدس کی طرف جانا چاہتی ہوں اور میرے ساتھ دو بالغ بیٹے ہیں آپ نے پوچھا تو نے حج کیا ہے؟ اس نے کہا: ہاں آپ نے فرمایا: چلی جا۔

۴۲۷۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا کہ ایک شخص بھاؤ کے سستا ہونے کی وجہ اپنے عیال کو مصر بھیجتا ہے؟ آپ نے فرمایا بھیج دے پھر بعد میں آپ نے مجھے کہا اگر وہ شخص خود نہیں گیا تو اسے کہہ میں نہیں سمجھتا کہ تو آج اولاد کے ساتھ جائے گا مجھے بتایا گیا ہے کہ وہاں مغرب کی جانب ایک تحریک ہے مجھے خدشہ ہے کہ اوزاعی نے جو بات بیان کی ہے وہ آ گئی ہے کہ جب تم مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے اور مغرب کی جانب سے زرد جھنڈے دیکھو گے تو زمین کا اندر مومن کے لیے بہتر ہوگا۔

قاتل جب توبہ کرے

۴۲۸۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا مجھے ایک شخص کا خط ملا ہے جو خون کی آزمائش میں

پڑا ہے اور وہ اپنی جان فدا کرنے گیا ہے کہ اس سے قصاص لیا جائے گا؟ اس نے مجھ سے مشورہ کیلئے خط لکھا ہے کہ وہ بیت المقدس کی طرف چلا جائے آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ نے فرمایا: اسے کہو تو بیت المقدس میں کیا کرے گا؟ سرحد پر جا شاید تجھے نہ معلوم تیر آ لگے تو اللہ تعالیٰ تیرے گناہ کو دور کر دے اور شہادت تیرے پاس آ جائے۔

۴۲۹۔ میں نے ابو عبداللہ سے پوچھا کہ آپ کی رائے میں خادموں کیلئے موٹی کھال وغیرہ سے عورتوں کے لباس کی مانند لباس بنایا جائے؟ آپ نے فرمایا: ہاں جب وہ طرسوس کی ہو۔

مکہ کے مکانوں کی اجرت

۴۳۰۔ میں نے ابو عبداللہ سے مکہ کے مکانوں کی اجرت کے متعلق پوچھا؟ آپ نے فرمایا مجھے یہ بات خوش نہیں کرتی۔

۴۳۱۔ ابو عبداللہ سے پوچھا گیا ایک شخص مکان کرائے پر لیتا ہے پھر باہر چلا جاتا ہے اور کرایہ نہیں دیتا؟ آپ نے فرمایا میرے لئے اس کا باہر چلے جانا اور کرایہ نہ دینا مناسب اور جائز نہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ حجام کے قائمقام ہے اسے دیئے بغیر کوئی چارا نہیں ہوگا۔

۴۳۲۔ میں نے ابو عبداللہ سے پوچھا آپ مکہ کے مکانوں کی خرید وفروخت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں مگر بڑے بڑے مکانات جیسے فلاں فلاں کا مکان۔ آپ نے ان کے نام لئے ان کے دروازے کھولے جائیں گے حتی کہ حاجی اپنے خیموں کو لپیٹ لیں اور ان میں اتر پڑیں۔

۴۳۳۔ ابو عبداللہ سے پوچھا گیا حضرت عمر بن الخطاب نے قید خانے کو خریدا ہے؟ آپ نے فرمایا حضرت عمرؓ نے جو خریدا ہے یہ اس کے مشابہ نہیں ہے حضرت عمرؓ نے صرف مسلمانوں کیلئے قید خانہ خریدا ہے جس میں چور وغیرہ قید کئے جائیں گے۔

۴۳۴۔ ابوعبداللہ سے ان حوضوں کے متعلق پوچھا گیا جنہیں وہ لوگ بناتے ہیں جن کی جگہ کو ناپسند کیا جاتا ہے کیا ان سے وضو کیا جائے؟ آپ نے فرمایا: نہیں سوائے اس کے کہ نماز کے فوت ہو جانے کا خوف ہو یعنی نماز جمعہ کے فوت ہونے کا خوف ہو۔

۴۳۵۔ ابوعبداللہ سے ان حوضوں کے متعلق پوچھا گیا جو راستے کی طرف کھلتے ہیں ان سے پانی پیا جائے؟ آپ نے فرمایا: حضرت حسن سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے ام سعدؓ کے حوض سے پیا ہے۔

۴۳۶۔ میں نے بنو ہاشم کے ایک شخص ابن الکردیہ کو ابوعبداللہ سے کہتے سنا آپ پانی کے صدقہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں اس سے پینا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: میں بچنا پسند کرتا ہوں میں اس سے بے خوف نہیں کہ وہ زکوٰۃ کا پانی ہو اور حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور ابورافع کی حدیث کا ذکر کیا کہ بنی ہاشم کیلئے صدقہ حلال نہیں اور نہ ان کے غلاموں کے لئے۔

۴۳۷۔ ابورافع سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی کہ وہ اس محصل کے ساتھ جانا چاہتے ہیں جسے آپ نے مصدق بنا کر بھیجا ہے آپ نے فرمایا: نہیں ابورافع بیٹھ جا ہمارے لئے مناسب نہیں کہ ہم صدقہ سے کچھ کھائیں۔

۴۳۸۔ ابوعبداللہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جسے وہ کھجور ملے جسے چڑیا نے گرایا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ اس کے درپے نہ ہو حضرت نبی کریم ﷺ رات بھر اس کھجور کے متعلق اس خوف سے رہے کہ کہیں وہ صدقہ کی نہ ہو۔

۴۳۹۔ حضرت ابوہریرہؓ نے بحوالہ رسول اللہ ﷺ روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: میں اپنے اہل کی طرف آتا ہوں اور اپنے بستر پر ایک کھجور گری پاتا ہوں اور اسے کھانے کیلئے اٹھا لیتا ہوں پھر میں ڈرتا ہوں کہ یہ صدقہ کی نہ ہو اور اسے پھینک دیتا ہوں۔

بعض حلال چیزوں کو حرام ہونے کے خوف سے چھوڑ دینا

۴۴۰۔ میں نے ابوعبداللہ کو بیان کرتے سنا کہ میں نے ابن عیینہ کو بیان کرتے سنا کہ آدمی اس وقت تک حقیقت ایمان کو نہیں پاتا جب تک اپنے اور حرام کے درمیان حلال کی روک نہ بنادے حتیٰ کہ گناہ اور اس سے ملتی جلتی چیزوں کو بھی چھوڑ دے۔

۴۴۱۔ ابوعبداللہ سے ایک شخص کے متعلق پوچھا گیا جو ایک مملوکہ لونڈی کے سوا ان امور سے جن میں وہ پڑا ہوا تھا دستکش ہو گیا تھا اور وہ سکونت گاہ کے ایک گھر میں تھا اور وہ کنوئیں سے نماز کیلئے وضو کرنے کی رائے نہ رکھتا تھا؟ ابوعبداللہ نے فرمایا: یہ اضطرار کے حکم کے مطابق ہوگا گویا آپ نے سہولت پیدا کی۔

۴۴۲۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا ایک شخص کی طرف وہ چیز بھیجی جاتی ہے جس سے وہ دستکش ہو گیا ہے آپ کی رائے میں جب وہ محتاج ہو جائے اسے کسی تاجر کے پاس رہن رکھ سکتا ہے اور وہ چیز لے سکتا ہے جس سے وہ قوت حاصل کرے؟ ابوعبداللہ نے فرمایا مجھے خدشہ ہے کہ تاجر دنانیر کو خرچ کر دے گا ابوعبداللہ سے کہا گیا اگر وہ انہیں خرچ نہ کرے آپ نے فرمایا: اگر وہ انہیں خرچ نہ کرے تو اس میں حرج نہیں۔

۴۴۳۔ میں نے ابوعبداللہ سے کہا فضیل سے روایت بیان کی جاتی ہے کہ آپ کا غلام آپ کے پاس دو درہم لایا آپ نے پوچھا تو نے فلاں کے گھر میں کیا کیا ہے؟ تو اس نے اس کا ذکر کیا جس کی جگہ کو آپ ناپسند کرتے ہیں راوی کہتا ہے آپ نے انہیں پتھروں میں دے مارا اور فرمایا اللہ کا قرب صرف پاکیزہ چیزوں سے حاصل ہوتا ہے ابوعبداللہ حیران رہ گئے اور فرمایا ابوعبداللہ اس قسم کی جگہ میں آئے حتیٰ کہ آپ نے اس کا صدقہ کر لیا گویا آپ کے نزدیک یہ زیادہ محتاط بات ہے۔ میں نے ابوعبداللہ سے کہا: کہ ابومعاویہ اسود نے فضیل سے کہا میرے پاس اس طرف کی ایک چیز بچ گئی ہے جسے آپ ناپسند کرتے ہیں آپ نے فرمایا: اسے لے کر کشتی میں بیٹھ جا اور اسے سمندر

کے وسط میں پھینک دے تو ابو عبداللہ مسکرائے اور اس جگہ کے بارے میں فرمایا مجھے اس کا صدقہ کرنا پسند ہے اور فرمایا: جب وہ اسے صدقہ کر دے گا تو کون سی چیز باقی رہ جائے گی۔؟

شبہ والے مال کا وارث ہونا

۴۴۴۔ ابو عبداللہ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو مر گیا ہو اور جاگیریں چھوڑ گیا ہو اور اس کا باپ ان امور میں دخل دیتا تھا جن کا میں نے ابو عبداللہ سے ذکر کیا اس کا ایک بیٹا دستکش ہونا چاہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: جو ناپسندیدہ باتوں میں اس کے دخول سے پہلے کا مال ہے اس کا وارث ہونے میں کوئی حرج نہیں اور اگر اسے علم ہو کہ اس کے باپ نے کسی پر ظلم کیا ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ اسے اس کے اہل کو واپس کر دے اور وہ اپنے باپ کو زیادہ جاننے والا ہے۔

۴۴۵۔ میں نے ابو عبداللہ سے پوچھا کہ ایک شخص جاگیروں کا وارث بنا اور اس نے اپنے بھائیوں سے کہا مجھے کوئی بات بتاؤ وہ اسے نہیں بتاتے آپ کے خیال میں وہ انہیں ان کے ہاتھوں میں چھوڑ کر سرحد کی طرف چلا جائے؟ یا آپ کی رائے میں وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا: وہ انہیں ان کے ہاتھوں میں نہ چھوڑے اور نہ باہر جائے اور آپ نے ان کے چھوڑنے سے انکار کیا اور فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ ان جاگیروں سے جس کا وارث ہوا ہے وہ وقف ہے اور یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے کہ وہ انہیں اپنے قرابتداروں پر وقف کرے اور اگر اس کے قرابتدار نہیں ہیں تو اپنے پڑوسیوں پر کرے یا جن محتاجوں کو وہ پسند کرتا ہے ان پر وقف کرے اور جن لوگوں کو وہ جانتا ہے ان کو ان کیلئے وقف کرے اور انہیں ان کے ہاتھوں میں چھوڑ کر چلا جائے۔ پھر آپ نے فرمایا: اللہ اس پر اسے برکت دے اور ابو عبداللہ نے اس بارے میں اسے جواب دینے سے انکار کیا اور فرمایا وہ نوعمر ہے میں نے کہا: عبدالوہاب نے ان کے معاملے میں میری طرف لکھا ہے تو

آپ نے بعد میں اسے جواب دیا۔

۴۴۶۔ ہمارے ایک دوست نے آپ سے کہا میرا باپ مر گیا ہے اور اس نے مال چھوڑا ہے وہ ایک قوم سے کاروبار کرتا تھا اور اس پر قرض بھی ہے آپ نے فرمایا اس کے خیال میں اسے جتنا نفع ہوا ہے اسے صدقہ کر دے اور تقاضا کرے اور اس کی طرف سے ادائیگی کرے میں نے کہا آپ کے خیال میں وہ تقاضا کرے؟ آپ نے فرمایا: وہ اسے اپنے قرض کا قیدی بنا دے اور آپ نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

کس بات سے وہ ولیمہ سے باہر چلا جائے

۴۴۷۔ میں نے ابوعبداللہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جسے ولیمہ میں بلایا جاتا ہے وہ کس بات سے باہر جائے؟ آپ نے فرمایا: جب حضرت ابن عمرؓ نے ابوایوب کو بلایا تو وہ باہر چلے گئے آپ نے گھر کو دیکھا کہ اسے پردوں سے ڈھانپا گیا ہے اور حذیفہ کو دعوت دی گئی وہ بھی باہر چلے گئے آپ نے جوارستان کے اعاجم کے کچھ کباش دیکھے میں نے پوچھا جب گھر مستور نہ ہو اور وہ چاندی کی کوئی چیز دیکھ لے؟ آپ نے فرمایا: جو چیز استعمال ہوتی ہے وہ مجھے تعجب میں نہیں ڈالتی میری رائے میں وہ باہر چلا جائے میں نے کہا اگر وہ اشنان دانہ ہو اور اس کا سر چاندی کا ہو آپ کے خیال میں میں باہر جاؤں؟ آپ نے فرمایا: ہاں میری رائے میں تو باہر چلا جا سوائے اس کے کہ وہ دروازے کے دستے کی مانند ہو یہ زیادہ آسان ہے میں نے ابوعبداللہ سے کہا ایک آدمی کو بلایا جاتا ہے اور وہ ایک سرمے دانی کو دیکھتا ہے جس کے سر پر چاندی لگی ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا یہ متصل چیز ہے اور ہر وہ چیز جو استعمال کی جائے اس سے باہر آ جا دروازے کے دستے وغیرہ میں رخصت دی گئی ہے۔

۴۴۸۔ دوید نے بحوالہ حسن ہم سے بیان کیا کہ حسن کو ولیمہ کی دعوت دی گئی جب آپ فارغ ہوئے تو صاحب خانہ نے آپ سے کہا آپ جو دیکھ رہے ہیں اسے دیکھئے؟ آپ نے فرمایا: میں

تجھے دیکھتا ہوں کہ تو نے چیتھڑا لٹکایا ہے اور خوبصورت بنایا ہے اور تو نے لوگوں سے کہا ہے آؤ دیکھو اہل دنیا نے تجھے فریب دیا ہے اور اہل آخرت نے تجھ سے نفرت کی ہے۔

۴۴۹۔ حماد بن یزید سے روایت ہے کہ ایوب سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے شادی کی دعوت دی ہے یا کہا کہ ولیمہ کیا اچانک وہ سفید باریک پردے کو دیکھتا ہے ایوب نے کہا میں سفید باریک پردے پر ہوں اور جو سرخ پردے پر ہے مجھ سے زیادہ خوفزدہ ہے۔

۴۵۰۔ ابوعبداللہ سے پوچھا گیا ایک شخص نے کچھ لوگوں کو بلایا تو چاندی کا ایک تھال یا لوٹا لایا گیا اسے توڑا گیا ابوعبداللہ کو اس کے ٹوٹنے نے تعجب میں ڈال دیا۔

۴۵۱۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا اگر مجھے چاندی کا لوٹا ملے کہ میں اسے فروخت کردوں آپ کی رائے میں میں اسے توڑ دوں یا اسے اسی کی حالت پر فروخت کردوں؟ آپ نے فرمایا: اسے توڑ دے۔

۴۵۲۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا ایک شخص کو دعوت دی گئی اور اس نے ریشم کی چٹائی دیکھی آپ کی رائے میں وہ اس پر بیٹھے یا دوسرے گھر میں بیٹھے؟ آپ نے فرمایا: وہ باہر چلا جائے ابوایوبؓ اور حذیفہؓ بھی باہر چلے گئے تھے اور حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کی گئی ہے میں نے آپ سے کہا آپ کے نزدیک وہ انہیں حکم دے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! انہیں کہے یہ جائز نہیں ہے۔

۴۵۳۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا ایک شخص ایک گھر میں ہوتا ہے اس میں ریشم ہے اس کا بیٹا اسے کسی کام کیلئے بلاتا ہے جو آپ نے فرمایا وہ نہ اس کی ملاقات کرے اور نہ اس کے پاس بیٹھے۔

۴۵۴۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا ایک آدمی کو دعوت دی گئی اس نے ایک باتصویر پردہ دیکھا؟ آپ نے فرمایا: وہ اس کی طرف نہ دیکھے میں نے کہا: میں نے اس کی طرف دیکھا ہے میں کیا کروں، اسے پھاڑ دوں؟ آپ نے فرمایا: تو لوگوں کی چیز کو پھاڑتا ہے لیکن اگر تو اس کے اتارنے کی طاقت رکھتا ہے تو اسے اتار دے۔

۴۵۵۔ یوسف بن اسباط سے روایت ہے کہ میں نے سفیان سے پوچھا میں کس کی دعوت قبول کروں اور کس کی دعوت قبول نہ کروں؟ آپ نے فرمایا: اس شخص کی ملاقات نہ کر کہ جب تو اس کی ملاقات کرے تو وہ تیرے دل کو خراب کر دے۔ سرمایہ داروں کی ملاقات کو ناپسند کیا جاتا ہے۔

۴۵۶۔ میں نے ابوعبداللہ سے پردے کے متعلق پوچھا اس پر قرآن لکھا جائے؟ آپ نے اسے ناپسند کیا اور آپ نے فرمایا: منصوب چیز پر قرآن لکھا جائے' نہ پردے پر اور نہ کسی اور چیز پر میں نے پوچھا ایک آدمی کرائے پر مکان لیتا ہے اور اس میں تصاویر پاتا ہے آپ کی رائے میں انہیں کھرچ دے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

۴۵۷۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا اگر میں حمام میں داخل ہوں اور اس میں تصویر دیکھوں آپ کی رائے میں اس کا سر کھرچ دوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

۴۵۸۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا ایک شخص کا والد اپنے آگے نشہ آور چیز رکھ کر اپنے بیٹے کو بلاتا ہے آپ کی رائے میں وہ اسے جواب دے؟ آپ نے فرمایا: نہیں اس کے پاس نہ جائے۔

۴۵۹۔ میں نے ابوعبداللہ سے ''مسکر'' (نشہ آور چیز) کے متعلق پوچھا؟ آپ نے فرمایا: میرے نزدیک وہ شراب ہے۔

۴۶۰۔ خالد بن سعید سے روایت ہے کہ ابومسعود کو کھانے کی دعوت دی گئی تو لوگوں نے اسے کہا اس گھر میں تصویر ہے تو آپ نے ان کے ہاں جانے سے انکار کر دیا حتی کہ ایک آدمی نے جا کر اسے توڑ دیا۔

۴۶۱۔ راوی کا بیان ہے کہ عیسیٰ بن المنذر رالراسبی نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے حسن کو سنا آپ کو عقبہ راسی نے کہا: ہماری مسجد میں ساکھو کا درخت ہے اس میں تصاویر ہیں حسن نے فرمایا: انہیں کھرچ دو۔

۴۶۲۔ زھری نے بحوالہ سالم بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے باپ کے زمانے میں خوشی منائی

اور اس نے لوگوں کو اجازت دی اور جن لوگوں کو اس نے اجازت دی ان میں ابوایوبؓ بھی تھے اور لوگوں نے میرے گھر کو سبز کپڑے سے ڈھانپ دیا ابوایوبؓ آئے تو آپ نے اپنا سر نیچے کر لیا کیا دیکھتے ہیں کہ گھر سبز کپڑوں سے مستور ہے آپ نے فرمایا: کیا تم دیواروں کو ڈھانپتے ہو؟ میرے باپ نے شرمندگی سے کہا: اے ابوایوب ہم پر عورتیں غالب آ گئی ہیں آپ نے فرمایا: جو ڈرے کہ عورتیں اسے مغلوب کر لیں گی میں ہرگز نہیں ڈرتا کہ وہ تجھے مغلوب کر لیں گی میں تمہارا کھانا نہیں کھاؤں گا اور نہ تمہارے گھر میں داخل ہوں گا اور آپ باہر چلے گئے۔

۴۶۳۔ مجاہد نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جبریل آئے اور رسول اللہ ﷺ کو سلام عرض کیا رسول اللہ ﷺ نے اس کی آواز پہچان لی اور فرمایا: اندر آؤ اس نے کہا: گھر میں ایک دیوار پر پردہ ہے اس میں تصاویر ہیں ان کے سروں کو کاٹ دو اور اسے بچھونا یا تکیہ بناؤ اور اسے پامال کرو ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصاویر ہوں۔

۴۶۴۔ حضرت ابومسلم خولانی سے روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ اپنے گھر کی طرف واپس لوٹے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ایک ایسے گھر میں ہیں جسے پردوں سے ڈھانپا گیا ہے آپ نے فرمایا تمہارا یہ گھر سردی محسوس کرتا ہے اسے گرم کرو' بصورت دیگر میں نہیں جاؤں گا حتی کہ تم اسے اتار دو تو انہوں نے پردہ اتار دیا پھر آپ داخل ہوئے۔

۴۶۵۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ کا ایک کپڑا تھا جس میں تصاویر تھیں جو کھڑکی پر چڑھا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس نماز پڑھتے تھے آپ نے فرمایا اسے مجھ سے دور کرو۔ تو میں نے اسے لے کر اس کا تکیہ بنا لیا۔

۴۶۶۔ بسر بن سعید نے زید بن خالد جہنیؓ سے بحوالہ حضرت طلحہؓ روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصاویر ہوں بسر کہتے ہیں پھر وہ بیمار ہوئے تو ہم نے ان کی عیادت کی کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے دروازے پر پردہ ہے اس میں تصویر ہے میں نے حضرت نبی کریم ﷺ کی بیوی حضرت میمونہؓ کے ربیب

عبید اللہ خولانی سے کہا کیا آپ نے پہلے دن ہم سے سے تصویر کا ذکر نہ کیا تھا؟ عبید اللہ نے کہا کیا تو نے اس وقت نہیں سنا جب آپ نے کہا: سوائے کپڑے میں دھاریوں کے۔

کھیل کی چیزوں اور تصاویر کی خریداری کی کراہت

۴۶۷۔ ابو عبداللہ سے پوچھا گیا آپ کی وصی شخص کے بارے میں کیا رائے ہے جس سے بچی تقاضا کرتی ہے کہ وہ اسکے لئے کھیلنے کی چیز خریدے؟ آپ نے فرمایا: اگر وہ تصویر ہے تو وہ نہ خریدے اور اس بارے میں آپ نے کچھ چیزوں کا ذکر کیا میں نے کہا: کیا وہ تصویر نہیں ہوتی جب اس کے ہاتھ اور پاؤں نہ ہوں؟ آپ نے فرمایا: عکرمہ کہتے ہیں ہر وہ چیز جس کا سر ہو وہ تصویر ہے ابو عبداللہ نے فرمایا وہ اس کا سینہ، آنکھ، ناک اور دانت بھی بناتے ہیں میں نے کہا: آپ کو پسند ہے کہ وہ اس کی خریداری سے اجتناب کرے؟ آپ نے فرمایا: ہاں میں نے کہا: کیا حضرت عائشہؓ نہیں فرمایا کرتی تھیں کہ میں گڑیوں سے کھیلتی تھی آپ نے فرمایا: ہاں اس حدیث کو محمد بن ابراہیم نے مرفوع کہا ہے اور میرے خیال میں ہشام اس بارے میں کوئی بات نہیں کرتے؟ محمد بن ابراہیم کی حدیث میں ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ انہیں میری طرف بھیجتے تھے۔

۴۶۸۔ اور ابو عبداللہ کو میں نے عن اسامہ عن عبدالرزاق عن معمر عن الزھری عن عائشہؓ لکھوایا کہ مجھے حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجا گیا اور میری گڑیا بھی میرے ساتھ تھی تو آپ نے اسے عجیب پایا اور فرمایا: یہ غریب حدیث ہے میں اسے نہیں جانتا۔

۴۶۹۔ میں نے کہا محمود بن غیلان نے حضرت ابن عمرؓ سے حضرت نبی کریم ﷺ کے حوالے سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: جو لوگ تصاویر بناتے ہیں قیامت کے روز ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا ہے اسے زندہ کرو۔

۴۷۰۔ سعد بن ہشام نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے آپ فرماتی ہیں ہمارے پاس ایک پردہ تھا جس میں ایک پرندے کی تصویر تھی اور جب اندر آنے والا اندر داخل ہوتا وہ

اس کا استقبال کرتا رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے عائشہؓ! اسے ہٹا دے جب کبھی میں داخل ہوتا ہوں اسے دیکھتا ہوں تو میں دنیا کو یاد کرتا ہوں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ہمارے پاس ایک مخملی چادر تھی اس پر دھاریاں تھیں۔

۴۷۱۔ سفیان نے زھری سے انہوں نے القاسم سے انہوں نے بحوالہ حضرت عائشہؓ ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ میری ملاقات کو آئے تو میں باریک کپڑا اوڑھے ہوئے تھی جس میں تصویر تھی جب آپ نے اسے دیکھا تو آپ کا چہرہ بدل گیا اور آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے پاک کر دیا اور فرمایا قیامت کے روز سب سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی مشابہت کرتے ہیں۔

۴۷۲۔ عکرمہ نے بحوالہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے کعبہ میں تصاویر دیکھیں تو آپ داخل نہ ہوئے اور آپ کے حکم سے انہیں مٹا دیا گیا اور آپ نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کے ہاتھوں میں تیر دیکھے اور فرمایا اللہ ان مشرکوں پر لعنت کرے قسم بخدا ان دونوں نے کبھی تیروں سے قسمت معلوم نہیں کی۔

۴۷۳۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ہمارے پاس ایک کپڑا تھا جس میں تصاویر تھیں وہ کپڑا کھڑکی تک پھیلا ہوا تھا اور رسول کریم ﷺ اس کے پاس نماز پڑھتے تھے آپ نے فرمایا: اسے مجھ سے پیچھے کر دو آپ فرماتی ہیں میں نے اسے پیچھے کر دیا اور اس کا تکیہ بنا لیا۔

۴۷۴۔ اسامہ بن زید نے عبدالرحمٰن بن القاسم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے بحوالہ حضرت عائشہؓ ہم سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے آئے تو میں نے اپنی کھڑکی کو تصاویر والے پردے سے ڈھانکا ہوا تھا جب آپ نے اسے دیکھا تو اسے پھاڑ دیا اور فرمایا: کیا تو دیواروں کو تصاویر والے پردے سے ڈھانکتی ہے؟ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: ہم نے اس سے دو تکیے بنا لیے اور میں نے حضرت نبی

کریم ﷺ کو ان میں سے ایک پر ٹیک لگائے دیکھا۔

۴۷۵۔ ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے بحوالہ حضرت عائشہؓ ہم سے بیان کیا آپ فرماتی ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے آئے تو میں نے اپنے دروازے پر پردہ لٹکایا ہوا تھا اس میں پروں والے گھوڑوں کی تصاویر تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا: اسے اتار دو۔

۴۷۶۔ مجاہد نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جبریلؑ آئے اور کہا میں آپ کے پاس رات کو بھی آیا تھا اور آپ جس گھر میں تھے مجھے اس میں داخل ہونے سے کسی چیز نے نہیں روکا مگر اس گھر میں ایک آدمی کی تصویر تھی اور اس گھر میں باریک پردہ تھا جس میں تصاویر تھیں تو آپ نے اس تصویر کے سر کے کاٹنے کا حکم دیا جو اس گھر میں تھی اور وہ درخت کی مانند ہو گئی اور آپ نے پردے کو بھی پھاڑنے کا حکم دیا پس اس سے دو تکیے بنائے گئے جو پامال ہوتے تھے اور آپ نے کتے کے متعلق حکم دیا کہ اسے نکال کر باہر کیا جائے تو میں نے ایسے ہی کیا۔

ہاتھ کو بوسہ دینا

۴۷۷۔ میں نے ابوعبداللہ سے ہاتھ کو بوسہ دینے کے متعلق پوچھا؟ آپ نے دین کے طور پر اس میں کوئی حرج نہیں پایا اور دنیا کے طریق پر اسے ناپسند کیا۔

۴۷۸۔ میں نے ابوعبداللہ سے ہاتھ کے بوسے کے متعلق پوچھا؟ آپ نے فرمایا: اگر دین کے طور پر ہو تو کوئی حرج نہیں ابوعبیدہؓ نے حضرت عمرؓ بن الخطاب کے ہاتھ کو بوسہ دیا ہے اور اگر یہ بوسہ دنیا کے طریق پر ہو تو پھر نہیں دینا چاہیے مگر اس شخص کے ہاتھ کو بوسہ دینا چاہیے جس کی تلوار یا اس کے کوڑے کا خوف ہو۔

۴۷۹۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے بحوالہ حضرت ابن عمرؓ روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت نبی کریم ﷺ کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔

۴۸۰۔علی بن ثابت سے روایت ہے کہ میں نے سفیان ثوری کو بیان کرتے سنا کہ امام عادل کیلئے اس میں کوئی حرج نہیں اور میں اسے دنیا کیلئے ناپسند کرتا ہوں۔

۴۸۱۔عبدالرحیم بن العباس السامی سے روایت ہے کہ سلیمان بن حرب نے بیان کیا ہے کہ آدمی کے ہاتھ کو بوسہ دینا چھوٹا سجدہ ہے۔

۴۸۲۔عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے مجھے بتایا کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فوج کا ایک دستہ روانہ کیا تو وہ الگ تھلک ہو گئے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں میں بھی الگ ہونے والوں میں سے تھا...... آپ نے حدیث بیان کی اور فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور اسے بوسہ دیا۔

۴۸۳۔ابوعبداللہ نے مجھے بتایا کہ سعید حاجب نے مجھے پوچھا کیا تو مسلمانوں کے ولی عہد کے ہاتھ کو بوسہ نہیں دے گا؟ راوی کہتا ہے میں نے مسلمانوں کے ولی عہد کے ہاتھ کو اپنے دونوں ہاتھوں سے بوسہ دیا۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا: اپنے دونوں ہاتھوں سے یوں بوسہ دیا اور اس نے ایسے نہ کیا۔

بلاد روم میں پائے جانے والے شہد کو کھایا جائے؟

۴۸۴۔ابوعبداللہ سے بلاد روم میں پائے جانے والے شہد کے بارے میں پوچھا گیا اور آپ کو بتایا گیا کہ کچھ لوگ اس سے بچتے ہیں آپ کی رائے میں اسے کھایا جائے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

چوروں سے کب جنگ کی جائے

۴۸۵۔میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا کہ ابن شداد سرحد کی طرف جانا چاہتا ہے اور اس نے مجھے کہا ہے کہ میں آپ سے دریافت کروں اور انبار کا یہ راستہ خوفناک ہے اگر چور اس کے سامنے آجائیں تو آپ کی رائے میں وہ ان سے جنگ کرے؟ آپ نے فرمایا:

اگر وہ اس سے کوئی چیز طلب کریں تو وہ ان سے جنگ کرے اس لئے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: جو اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے میں نے کہا: اگر وہ ساتھیوں کی جماعت کے سامنے آئیں تو وہ ان سے جنگ کرے؟ آپ نے فرمایا: نہیں حتیٰ کہ وہ اس سے وہ چیز طلب کریں اور آپ کے نزدیک ساتھیوں کی جماعت کی طرف وہ تلوار سے جنگ نہ کرے پھر کہا: اگر وہ دوسرے راستے میں پکڑا جائے؟ میں نے کہا: فوج نہ اترے۔[1]

۴۸۶۔ عمرو بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے بحوالہ حضرت نبی کریم ﷺ روایت کی ہے کہ آپ نے بیان فرمایا کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے۔

عہد شکنی پر ذریت کا قید ہونا

۴۸۷۔ ابو عبداللہ سے ذریت کے متعلق پوچھا گیا کہ جب وہ عہد شکنی کرے تو ذریت کو قیدی بنا لیا جائے؟ آپ نے فرمایا: نہیں ان کا عہد عورتوں اور مردوں کیلئے ثابت ہے میں نے کہا: ان کا عہد مردوں سے بھی ثابت ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں میں نے کہا: جب مرد عہد شکنی کریں تو ذریت کو قیدی نہ بنایا جائے؟ آپ نے فرمایا: اس لئے کہ ان کا عہد پہلے کا ہے پھر فرمایا: اس کی مثال اہل آرمینیاء کے قیدی ہیں اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا میں نے کہا: اگر آرمینیاء کا کوئی شخص قیدی لے کر آئے تو آپ کی رائے میں اسے خرید لیا جائے؟ آپ نے فرمایا: نہیں بغانے جو کیا کسی کیفیت کیلئے کیا ہے۔

مریض مسلمان جسے وہ جنگ میں پاتے ہیں

۴۸۸۔ ابو عبداللہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو جنگ میں ہوتا ہے اور وہ مریض شخص کے پاس سے گزرتا ہے؟ وہ اس کی نگہبانی نہ کریں۔ والی کو چاہئے کہ اس کی نگہبانی کرے

---

[1] یہاں کچھ الفاظ محذوف ہیں جو واضح نہیں ہیں۔

میں نے کہا وہ چلا گیا اور لوگ بھی اسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں وہ لوگوں سے جا ملے؟ آپ نے فرمایا: اگر وہ اس کے پاس ٹھہرے گا تو اسے اپنی اور اس کی جان کا خوف ہوگا وہ اسے چھوڑ دے اور چلا جائے اور لوگوں سے جا ملے۔

فوج کے امیر کا چلنے کیلئے لوگوں پر تنگی کرنا

۴۸۹۔ میں نے ابوعبداللہ سے فوج کے امیر کے متعلق پوچھا وہ کہتا ہے اگر تم چلے تو تم تنگی میں پڑو گے حتی کہ فجر طلوع ہو جائے پھر وہ چلتا ہے اور لوگ بھی چلتے ہیں آپ کی رائے میں وہ آدمی ٹھہر جائے؟ آپ نے پوچھا وہ یہ کس لئے کرتا ہے؟ میں نے کہا: وہ ایک حکم دیتا ہے پھر اس کی مخالفت کرتا ہے اور وہ اس بات میں مشہور ہے آپ نے فرمایا: یہ احمق ہے[1] جب وہ چلے گا لوگ چلیں گے۔

---

[1] یہ امیر ابوحکیم تھا کہتے ہیں اسے صحبت حاصل ہے لیکن یہ صحیح نہیں یہ اسلام کے ہیروز میں سے تھا یہ چالیس سال تک رومیوں سے جنگ کرنے میں افواج کا امیر رہا' صالح' رات کو بہت نماز پڑھنے والا' بہت روزے دار اور بہت جہاد کرنے والا تھا ابن اثیر نے اسد الغابہ جلد ۵/ ۳۱-۳۲ پر بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے مالک بن عبداللہ خثعمی اور عبداللہ بن قیس فزاری کو لکھا کہ وہ خمس سے آپ کیلئے چیزیں منتخب کریں عبداللہ نے آپ کا فرمان نافذ کر دیا اور مالک نے اسے نہ کہا جب مالک حضرت معاویہ کے پاس آئے تو آپ نے اسے پہلے اجازت دی اور اسے ترجیح دی عبداللہ نے آپ سے کہا: میں نے آپ کے فرمان کو نافذ کیا ہے اور اس نے نہیں کیا۔ آپ نے اسے پہلے اجازت دی ہے اور انعام میں بھی ترجیح دی ہے؟ آپ نے فرمایا: مالک نے میری نافرمانی کی ہے اور اللہ کی اطاعت کی ہے تو نے میری اطاعت کی ہے اور اللہ کی نافرمانی کی ہے اور جب مالک آپ کی ملاقات کو آیا تو آپ نے کہا: میرا حکم نافذ کرنے سے تجھے کس نے روکا ہے؟ مالک نے کہا: میں نے آپ کیلئے اور اپنے لئے اس بات کو برا سمجھا کہ ہم جہنم کے ایک کونے میں ہوں آپ مجھ پر لعنت کریں اور میں آپ پر لعنت کروں اور آپ کہیں یہ تیرا عمل ہے اور میں کہوں یہ آپ کا عمل ہے۔

دشمن کے قبضے میں قیدی کا چوری کرنا

۴۹۰۔ ابوعبداللہ سے اس قیدی کے متعلق پوچھا گیا جو دشمن کے قبضے میں ہو وہ ان کی چوری کرسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا اگر انہوں نے اسے امین بنایا ہے تو وہ چوری نہیں کرسکتا آپ سے پوچھا گیا قیدی بھاگ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں اگر وہ اس کی طاقت پائے تو بھاگ سکتا ہے۔

۴۹۱۔ راوی کا بیان ہے میں نے خالد بن زید سے سنا کہ مالک بن عبداللہ خثعمی اور حبیب بن مسلمہ دونوں ایک امیر کی فوج میں تھے ان میں سے ایک نے کہا: اے لوگو! اللہ کے دین کو عیب دار کرنے سے بچو' دوسرے نے کہا: کیا کوئی اللہ کے دین کو عیب دار کرتا ہے؟ جس نے غلطی کی اس نے اپنا نور بجھا دیا اور اپنے نفس پر ظلم کیا اگر تو زندہ رہا تو وہ زمانہ آئے گا جس میں فقیر جنگ کرے گا اور مالدار پیچھے رہیں گے وہ کھیتی اور تھن (مراد دودھ) میں مشغول ہوں گے یہی لوگ ہیں جو اللہ کے دین کو عیب دار کرتے ہیں۔

آدمی کا متواضع ہونا اور تعریف پر اپنی مذمت کرنا

۴۹۲۔ میں نے ابوعبداللہ سے کہا: آپ کو بلانے والے کس قدر زیادہ ہیں تو آپ کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں اور آپ نے فرمایا: میں ڈرتا ہوں کہ یہ استدراج ہوگا۔

۴۹۳۔ راوی کا بیان ہے کہ محمد بن واسع نے کہا: اگر گناہوں کیلئے بو ہوتی تو تم میں سے کوئی میرے پاس نہ بیٹھتا۔

۴۹۴۔ راوی کا بیان ہے کہ یونس بن عبید نے ہم سے بیان کیا کہ ہم محمد واسع کی عیادت کو آئے تو آپ نے کہا: جب میرے ہاتھ پاؤں پکڑے جائیں گے اور مجھے آگ میں ڈالا جائے گا تو لوگ جو کچھ میرے بارے میں کہتے ہیں وہ میرے کچھ کام

نہ آئے گا۔

۴۹۵۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا ایک محدث نے مجھے کہا ہے کہ ابوعبداللہ نے صرف دراہم سے بے رغبتی نہیں کی اس نے لوگوں سے بھی بے رغبتی کی ہے ابوعبداللہ نے فرمایا: میں لوگوں سے بے رغبتی کرنے والا کون ہوں لوگ مجھ سے بے رغبتی کرنا چاہتے ہیں نیز ابوعبداللہ نے فرمایا میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں لوگوں کے گمان سے اچھا بنائے اور جو وہ نہیں جانتے وہ ہمیں بخش دے۔

۴۹۶۔ ابوعبداللہ نے ہم سے بیان کیا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ محمد بن واسع کہا کرتے تھے اگر گناہوں کی بو ہوتی تو تم میں سے کوئی میرے قریب آنے کی طاقت نہ پاتا۔

۴۹۷۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا آپ کی رائے میں اگر کوئی شخص کسی شخص سے سوال کرتا ہوا آئے تو وہ اس کے لئے لوگوں سے سوال کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ تعریض کرے جیسا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ کے پاس کچھ لوگ چادریں لینے آئے کہا آپ نے فرمایا: ایک شخص نے ایسے صدقہ کیا ہے ایک شخص نے ایسے صدقہ کیا ہے۔

۴۹۸۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا کہ ابوبکر الاعین خراسان سے آیا اس کے پاس دراہم تھے وہ انہیں بانٹتا تھا اس نے مجھے پیغام بھیجا مگر میں اس کے پاس نہ گیا وہ ایک آدمی کی طرف گیا اسے نہ پایا تو اس نے دراہم کا وزن کیا اور انہیں تھیلی میں رکھا اور اس پر لکھا کہ انہیں بانٹ دیا جائے اس آدمی نے مجھے کہا ابوعبداللہ سے مشورہ کرو میں نے ابوعبداللہ سے کہا: یہ خراسانی آیا ہے اور اس نے فلاں فلاں کو دیا ہے اور انہوں نے بانٹ دیا ہے آپ نے فرمایا ان دراہم کو واپس کرو ان سے کچھ تعرض نہ کرو اور انہیں جاگیر کی طرف لے جاؤ اور خراسانی کی موجودگی میں انہیں اسے دیدو جسے چاہو بلاؤ وہ جاگیر کو ان کے لیے پیش کرے۔

۴۹۹۔ میں نے ابوعبداللہ کو اس شخص کے بارے میں بیان کرتے سنا جو ناپسندیدہ جگہ سے

چیز کو خریدتا ہے اور واپس جا کر اسے لوٹا دیتا ہے میں نے اس کیلئے ایک چیز خریدی اور میں نے اسے بتایا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ ایک ایسے شخص کے باغ کی ہے جسے وہ پسند نہیں کرتا تو میں نے اسے واپس کر دیا آپ نے مجھے فرمایا جب تو نے اسے لوٹا دیا ہے تو اچھا کیا ہے۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیسے ہو

۵۰۰۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیسے ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاتھ سے، زبان سے اور دل سے اور یہ کمزور ترین ہے میں نے پوچھا ہاتھ سے کیسے ہوتا ہے؟ فرمایا: ان کے درمیان جدائی ڈال دو میں نے ابوعبداللہ کو دیکھا کہ آپ لکھاری بچوں کے پاس سے گزرے وہ باہم لڑ رہے تھے آپ نے ان کو جدا کر دیا۔

۵۰۱۔ میں نے ابوعبداللہ کے پاس اپنے ایک پڑوسی کی شکایت کی وہ ہمیں برائی سے ایذاء دیتا ہے انہوں نے فرمایا: تیرے اور اس کے درمیان جو تعلق ہے اس کا اسے کہہ میں نے کہا: میں کئی دفعہ اسے کہہ چکا ہوں گویا وہ حیلہ کرتا ہے آپ نے فرمایا تیرے ذمے جو چیز ہے وہ اس کے ذمے بھی ہے اپنے دل سے برا مان اور اسے چھوڑ دے میں نے ابو عبداللہ سے پوچھا اس کے خلاف سلطان سے مدد لی جائے؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ اس سے کوئی چیز لے اور چھوڑ دے۔

۵۰۲۔ ابوعبداللہ نے بیان کیا کہ ہمارے پڑوسی نے اس شخص کو قید کر لیا اور وہ قید خانے میں مر گیا اس کے بعد اس نے میری طرف احادیث بھجوائیں اور مجھے کہا: میں نے آپ کیلئے احادیث پائی ہیں انہیں پڑھئے تو میں نے اسے سنایا کہ صوفی ابوالربیع نے کہا ہے کہ میں بصرہ میں سفیان کی ملاقات کو گیا تو میں نے کہا اے ابوعبداللہ میں ان انسپکٹروں کے ساتھ ہوتا ہوں ہم حنفیوں کے پاس آتے ہیں اور ان کی دیواروں پر چڑھ جاتے ہیں؟ آپ نے پوچھا ان کے دروازے نہیں ہوتے میں نے کہا ہوتے ہیں لیکن ہم ان کے

پاس آتے ہیں کہ وہ بھاگ نہ جائیں تو آپ نے اس کا بہت برا منایا اور ہمارے فعل پر عیب لگایا ایک شخص نے کہا کس نے داخل کیا ہے؟ میں نے کہا: میں طبیب کے پاس اپنی بیماری کی خبر دینے آیا تو سفیان نے کپڑے جھاڑے اور فرمایا: ہم صرف اس لئے ہلاک ہوئے کہ ہم بیمار ہیں اور انہوں نے ہمارا نام طبیب رکھا ہے پھر فرمایا جس میں تین خصلتیں ہوں وہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے جو حکم دے اس میں نرمی کرے جس سے منع کرے اس میں بھی نرمی کرے جو حکم دے اس میں عدل کرے جس سے منع کرے اس میں بھی عدل کرے جو حکم دے اس کا علم رکھنے والا ہو جس سے منع کرے اس کا بھی عالم ہو۔

۵۰۳۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا کہ میں بازار سے گزرتا ہوں اور میں ڈھولوں کو فروخت ہوتے دیکھتا ہوں میں انہیں توڑ دوں؟ آپ نے فرمایا: میں تجھے اس کی طاقت پاتا نہیں دیکھتا اے ابوبکر! اگر تو اس کی طاقت پائے تو توڑ دے میں نے کہا: مجھے غسلِ میت کے لئے بلایا جاتا ہے اور میں ڈھول کی آواز سنتا ہوں آپ نے فرمایا: اگر تو اس کے توڑنے کی طاقت رکھتا ہے تو توڑ دے ورنہ باہر چلا جا۔

۵۰۴۔ میں نے ابوعبداللہ سے طنبور (ستار) کے توڑنے کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا اسے توڑ دیا جائے میں نے پوچھا اگر وہ ڈھانکا ہوا ہو؟ آپ نے فرمایا جب وہ تجھ سے پوشیدہ ہو تو پھر نہیں میں نے پوچھا چھوٹا طنبور جو چھوٹے بچے کے پاس ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اسے بھی توڑ دے جب وہ ڈھکا ہوا نہ ہو تو اسے توڑ دے۔

۵۰۵۔ حضرت حذیفہؓ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: مومن کیلئے مناسب نہیں کہ وہ اپنے نفس کو ذلیل کرے پوچھا گیا وہ اپنے نفس کو کیسے ذلیل کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایسی مصیبت کے درپے ہو جاتا ہے جس کی طاقت نہیں رکھتا۔

۵۰۶۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا اگر میں نشہ آور چیز کو مشکیزے یا بوتل میں کھلے

منہ دیکھوں تو آپ کی رائے میں اسے توڑ دوں یا گرادوں؟ آپ نے فرمایا: اسے توڑ دے۔

۵۰۷۔ میں نے ابوعبداللہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس کا بھائی شراب نوشی کرتا ہے اس کی ماں اسے بھیجتی ہے کہ وہ اسے اس کے لئے اس جگہ سے بلا لائے جس میں وہ موجود ہے آپ کی رائے میں وہ جائے؟ آپ نے فرمایا: ہاں وہ اسے بڑھنے کیلئے نہ چھوڑے لیکن وہ اندر داخل نہ ہو باہر کھڑا رہے۔

۵۰۸۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا ایک شخص سودی کاروبار کرتا ہے اس کا والد اسے اپنے لئے مطالبہ کرنے کیلئے بھیجتا ہے آپ کی رائے میں وہ جائے؟ فرمایا: اس کے لئے مناسب نہیں۔

۵۰۹۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا کہ ایک شخص کی نرگس کی زمین ہے آپ کی رائے میں اسے فروخت کیا جائے؟ آپ نے فرمایا: ہاں کہتے ہیں کہ اس سے تیل بنایا جاتا ہے میں نے کہا اگر اسے نشہ بازوں کے سوا کوئی نہ خریدے تو؟ آپ نے فرمایا: میں اس کے متعلق پوچھوں گا اگر ایسا ہے تو اسے فروخت نہ کیا جائے۔

نشہ آور چیز کی حرمت

۵۱۰۔ میں نے ابوعبداللہ سے نشہ آور چیز کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا: میرے نزدیک وہ شراب ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمام نشہ آور چیزیں حرام ہیں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ مشروب جو نشہ میں مبتلا کردے حرام ہے۔

۵۱۱۔ نافع نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۵۱۲۔ سعید بن ابی بردہ نے اپنے باپ سے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کی طرف بھیجا اور دونوں سے فرمایا: آسانی کرنا، تنگی نہ کرنا، خوشخبری دینا، بھگانا نہیں اور بتکلف استطاعت ظاہر کرنا، حضرت ابوموسیٰؓ نے کہا: یارسول اللہ! ہم ایسے علاقے میں ہیں جس میں شہد سے شراب بنائی جاتی ہے اور اسے ''بتع'' کہا جاتا ہے اور جو سے شراب بنائی جاتی ہے اسے ''مزر'' کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۵۱۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز، شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جو شخص دنیا میں شراب پئے اور مر جائے اور وہ ہمیشہ اسے پیتا ہو اور اس نے اس سے توبہ نہ کی ہو وہ آخرت میں اسے نہ پئے گا۔

۵۱۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور عطاء بن یسار سے انہوں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت میمونہؓ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ کدو میں اور مٹکوں میں اور رال لگے برتن اور لکڑی کی کھدی ہوئی جڑ میں نبیذ نہ بناؤ اور ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔

۵۱۵۔ عبداللہ بن ادریس نے ہم سے بیان کیا کہ میں نے مختار بن فلفل سے سنا کہ حضرت انسؓ سے برتنوں میں پینے کے متعلق پوچھا گیا؟ آپ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رال لگے برتنوں سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ راوی کہتا ہے میں نے پوچھا مزفتہ (رال لگے برتن) کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: جن پر سیاہ روغن ملا ہوتا ہے میں نے پوچھا سیسے یا بوتل کے متعلق کیا خیال ہے فرمایا: ان میں کوئی حرج نہیں میں نے کہا: کچھ لوگ انہیں بھی پسند نہیں کرتے فرمایا: جو تجھے شک میں ڈالے اس چیز کو چھوڑ کر شک نہ ڈالنے والی چیز کی طرف آ جا بلاشبہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے میں نے آپ سے کہا: آپ نے درست فرمایا ہے نشہ حرام ہے پس ہمارے طعام پر ایک دو

گھونٹ لینا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں جس چیز کا کثیر نشہ آور ہو اس کا قلیل بھی حرام ہے پھر فرمایا: شراب' انگور' کھجور' گندم' شہد اور مکئی سے بنائی جاتی ہے ان چیزوں میں سے جو چیز تجھے نشہ میں مبتلا کرے وہی شراب ہے۔

۵۱۶۔ ابوالجویریہ جرمی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے انگور کے نشہ آور شربت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: محمد شیرے سے سبقت لے گیا ہے جو چیز نشہ میں مبتلا کرے وہ حرام ہے۔

۵۱۷۔ خلاد بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ اس نے سعید بن جبیر کو بیان کرتے سنا کہ جو نشہ آور چیز پئے جب تک اس کے مثانہ میں اس کا ایک قطرہ بھی ہے اللہ اس کی نماز قبول نہیں کرے گا اور اگر وہ اس نشہ آور چیز سے مر جائے تو اللہ پر حق واجب ہے کہ وہ اسے اہل دوزخ کی پیپ پلائے۔

۵۱۸۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: شراب حرام کی گئی ہے اور کھجور اور خشک انگور ہی لوگوں کی شراب تھی۔

۵۱۹۔ عکرمہ سے بحوالہ حضرت ابن عباسؓ روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: مثلث نبیذ حرام ہے۔

۵۲۰۔ اعمش سے روایت ہے کہ شقیق نے بیان کیا کہ ایک آدمی کو پیٹ کی بیماری ہوگئی جسے یرقان کہتے ہیں اسے شراب پلائی گئی ہم نے آ کر عبداللہ سے پوچھا آپ نے ... اللہ کے شایان شان نہیں کہ وہ تمہاری شفاء اس چیز میں رکھے جو اس نے تم پر حرام کی ہے۔

۵۲۱۔ میں نے ابوعبداللہ کو ابوثور کے قول کہ جب اطباء شراب کے بارے میں اتفاق کر لیں کہ آدمی کی شفاء اس میں ہے اور وہ اسے پی لے تو وہ ایسے شخص پر سخت عیب لگاتے سنا اور آپ نے شراب سے پیٹھ کے زخم کے علاج کو ناپسند کیا پس وہ اس کے پینے کو کیسے پسند کرینگے؟ اور آپ نے سخت گفتگو کی۔

۵۲۲۔ ابوعبداللہ نے بحوالہ ہشام ہم سے بیان کیا کہ میں نے ابن سیرین کو دیکھا اور ابو

معشر آپ کے پاس تھا ابو معشر نے مٹکے کے نبیذ کا ذکر کیا اور کہا کہ ابن عباسؓ اس میں کوئی حرج نہیں کہتے حضرت ابن سیرین نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا ارے ہم نے ابن مسعودؓ کے اصحاب سے ملاقات کی ہے جو تو کہتا ہے انہوں نے اس کا انکار کیا ہے آپ نے یہ بات دو تین بار کہی۔

۵۲۳۔ کثیر بن شنظیر نے ہم سے بیان کیا کہ میں نے حسن کو بیان کرتے سنا کہ جب تیرے کپڑے کو مٹکے کا نبیذ لگ جائے تو اسے دھو دے۔

شراب کی بو محسوس ہونے پر حد واجب ہونے کے قائلین

۵۲۴۔ ربیعہ سے بحوالہ سائب بن یزید روایت ہے کہ حضرت عمرؓ بن الخطاب نے ایک جنازہ پڑھایا اور آپ نے اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے لوگو! مجھے اس سے شراب کی بو محسوس ہوئی ہے اور میں اس کے بارے میں پوچھنے والا ہوں اگر یہ نشہ کرتا تھا تو میں اسے حد لگاؤں گا سائب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمرؓ کو اس کے بعد اپنے بیٹے کو ۸۰ کوڑے مارتے دیکھا۔

۵۲۵۔ ابو عبداللہ نے ہم سے بیان کیا کہ میں نے ابراہیم بن سعد کو بیان کرتے سنا کہ ابن شہاب شراب کی بدبو پر کوڑے مارا کرتے تھے اور ابن شہاب اس بارے میں سب سے سخت بات کہتے تھے ابراہیم کا بیان ہے کہ ہمیں حضرت عمرؓ سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے شراب کی بدبو پر کوڑے مارے ہیں۔

۵۲۶۔ ابراہیم بن سعد نے ہم سے بیان کیا کہ ہم سے تمہارے دوست ربیع بن صبیح نے بیان کیا کہ میں نے حضرت حسن اور محمد بن سیرین سے نبیذ کے متعلق پوچھا؟ میرا خیال

ہے کہ اس نے کہا مٹکے کی نبیذ کو دونوں نے ناپسند کیا اور مجھے اس سے منع کیا اور کہا ہمارے پاس اس کی حرمت کے بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کا خط آیا۔

۵۲۷۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس چیز کا کثیر نشہ آور ہو اس کا قلیل بھی حرام ہے یا آپ نے شراب کا لفظ کہا۔

اجزائے شراب اور اس جیسی چیزوں کی فروخت کی کراہت

۵۲۸۔ میں نے ابوعبداللہ سے رائی کے متعلق پوچھا اس میں خشک انگور ہوتا ہے آپ نے فرمایا: جب وہ جوش مارے اسے نہ کھایا جائے بلکہ اس میں سرکہ ڈالا جائے حتی کہ وہ جوش نہ مارے۔

۵۲۹۔ میں نے ابوعبداللہ سے اس رائی کے متعلق پوچھا جس میں خشک انگور ڈالا جاتا ہے آپ نے فرمایا: اسے تین دن تک کھایا جائے میں نے کہا: وہ جوش نہیں مارتا آپ اس کا کھانا کس وجہ سے ناپسند کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''رس'' تین دن تک پیا جاتا ہے اور تین دن کے بعد نہیں پیا جاتا خواہ وہ تین دن کے بعد جوش نہ مارے یہ حضرت ابن عمرؓ کی رائے ہے میں نے کہا آپ نے رائی کو اس پر قیاس کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! کیا اس میں خشک انگور نہیں جو تین دن کے بعد نہیں کھایا جاتا سوائے اس کے کہ اس میں سرکہ ڈالا جائے میں نے پوچھا شلجم میں روسان (ایک سبزی کا نام ہے) ڈالا جاتا ہے آپ نے فرمایا جب وہ جوش مارے اسے نہ کھایا جائے بلکہ اس میں سرکہ ڈالا جائے حتی کہ وہ جوش نہ مارے۔

۵۳۰۔ عبدالملک نے ہم سے بحوالہ عطاء بیان کیا کہ آپ رس کے پینے میں جب تک وہ جوش نہ مارے کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

۵۳۱۔ یونس نے حسن سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: کہ یہ جب تک جوش نہ مارے اسے پی سکتے ہیں۔

۵۳۲۔ عمرو بن ابی حکیم سے روایت ہے کہ میں نے عکرمہ کو بیان کرتے سنا کہ رس جب تک جوش نہ مارے اسے پی سکتے ہیں۔

۵۳۳۔ خصیف نے ہم سے بیان کیا کہ اس نے سعید بن جبیر سے اس کے متعلق پوچھا؟ تو آپ نے فرمایا: اسے اسی دن یا اسی رات کو پیا جائے اور ایک دن کے بعد اسے نہ پکایا جائے نہ پیا جائے اور نہ فروخت کیا جائے۔

۵۳۴۔ یزید بن عبداللہ بن قسیط سے روایت ہے کہ سعید بن المسیب نے فرمایا جب تک رس جھاگ نہ دے اس کے پینے میں کوئی حرج نہیں اور جب وہ جھاگ دے تو اس سے اجتناب کرو صرف شراب ہی جھاگ مارتی ہے۔

۵۳۵۔ ابن طاؤس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ وہ اپنے ان انگوروں کی بیع کو ناپسند کرتے تھے جن سے وہ شراب نچوڑتے تھے۔

۵۳۶۔ ابووائل نے عبداللہ سے روایت کی ہے کہ انگور کا نبیذ شراب ہے۔

۵۳۷۔ میں نے حمص کے ایک شخص کو ابوعبداللہ سے کہتے سنا میں اپنے باپ سے جس کے انگور تھے غائب ہو گیا اور وہ مجھ سے کہتا تھا کہ میں اس کی بیع میں اس کی مدد کروں؟ آپ نے فرمایا: اگر تجھے معلوم ہے کہ وہ انکی شراب بناتا ہے تو تو اس کی مدد نہ کر۔

۵۳۸۔ ہشام بن عائذ نے ہم سے بیان کیا کہ مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ کو سنا اور ایک شخص نے آپ سے مشروبات کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا: تو مجھ سے شراب کے متعلق پوچھتا ہے؟ اسے نہ پلا اور نہ پی اور نہ اسے فروخت کر اور نہ اسے خرید' آپ نے یہ بات تین بار کہی پھر فرمایا کیا تو سمجھ گیا ہے۔

۵۳۹۔ ایوب نے بحوالہ ابن سیرین روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ کو ایک شخص سے کہتے سنا میں تجھے نشہ آور چیز کے کثیر و قلیل سے منع کرتا ہوں اور تجھ پر اللہ کو گواہ بناتا ہوں۔

وہ دعوت جس میں نشہ آور چیز ہو حاضر ہونے کی کراہت

۵۴۰۔ میں نے ابوعبداللہ کو فرماتے سنا کہ ابن ادریس کسی دعوت میں نہ جاتے حتیٰ کہ دریافت کر لیتے اگر اس میں نشہ آور چیز ہوتی تو نہ جاتے پھر آپ نے ان لوگوں پر تعجب کرتے ہوئے فرمایا کہ اہل کوفہ ہشیم اور شریک سے حجت پکڑتے ہیں اور حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت علیؓ کو دعوت دیتے ہیں میں نے کہا کہ وہ خلف بن ہشام سے حجت پکڑتے ہیں آپ نے فرمایا: ہاں میرے خیال میں اس نے اسے ابن شہاب سے اخذ کیا ہے۔

۵۴۱۔ میں نے ابوبکر بن حماد المقری کو بیان کرتے سنا کہ میں نے خلف البزار کو کہتے سنا کہ میں نے للہ ہر روز جس میں میں شراب پیوں اپنے پر لازم قرار دیا ہے کہ میں اس کے بدلے میں روزہ رکھوں۔

۵۴۲۔ میں نے عثمان بن ابی شیبہ کو بیان کرتے سنا کہ میں نے ابن ادریس کو بیان کرتے سنا کہ میں نے ایک مجنون کو دیکھا کہ اس نے ایک مدہوش کو پکڑا ہے اور وہ اسے نونوا' نونوا کہہ رہا ہے۔

۵۴۳۔ میں نے یحییٰ الجلد' یا کسی اور کو بحوالہ شعیب بن حرب بیان کرتے سنا کہ آپ نے فرمایا: اگر میں اپنے بیٹے کو زنا کرتے یا چوری کرتے دیکھوں تو یہ مجھے اس کے مدہوش ہونے سے زیادہ پسند ہے اس پر ایسا وقت آتا ہے کہ وہ اس میں اللہ کو نہیں پہچانتا

اور میرا خیال ہے کہ میں نے عبدالوہاب کو کئی بار کہتے سنا ہے کہ ایک مدہوش شخص کو اس کی بیوی نے کہا: اٹھ نماز پڑھ' راوی کہتا ہے اس نے طلاق کی قسم کھائی کہ وہ تین دن نماز نہیں پڑھے گا جب اس نے صبح کی تو اس نے بیوی سے کہا مجھے چھپا دے راوی کہتا ہے اس نے رات گذاری اور مر گیا۔

۵۴۴۔ ابوعبداللہ نے ہم سے بیان کیا کہ شعیب بن حرب نے بیان کیا کہ مالک بن انس نے مجھے بتایا اور آپ نے سفیان کا ذکر کیا اور کہا کہ آپ نے مجھ سے اس بات پر جدائی اختیار کی کہ وہ نبیذ نہیں پئیں گے۔

۵۴۵۔ میں نے محمد بن شروک المدائنی کو بیان کرتے سنا کہ محمد ابن ابی داؤد الأنباری نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے ابو اسامہ سے پوچھا میں اس دعوت کو قبول کروں جس میں نبیذ ہو؟ آپ نے فرمایا: نہیں میں نے کہا: میں اس حدیث سے ڈرتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آئی ہے کہ جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ آپ نے فرمایا: آج جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی۔

۵۴۶۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا کہ اہل خیر میں سے ایک شخص ہے میں نے اس سے گفتگو ترک کر دی ہے اس لئے کہ اس نے ایک شخص پر اس بات کی تہمت تراشی جو اس میں موجود نہ تھی اور میرے کچھ قرابتدار ہیں وہ نشہ آور چیزیں پیتے ہیں اور مدہوش ہو جاتے ہیں اور یہ نصف شعبان سے پہلی رات کو ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس شخص کے پاس جا اور اس سے بات کر آپ میرے قرابتداروں کے معاملے میں میرے متعلق خوفزدہ ہوئے کہ میں گنہگار ہو جاؤں گا میں نے ان سے گفتگو کرنا چھوڑ دیا ہے کہ میں اپنے نفس کیلئے ناراض ہوا ہوں آپ نے فرمایا: جاؤ اور اس آدمی سے گفتگو کرو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو پھر فرمایا: کیا وہ مدہوش نہیں ہوتے؟ اور وہ شخص شرمندہ ہو گیا۔

۵۴۷۔ ابوعبداللہ نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالصمد نے ہم سے بیان کیا کہ الصعق بن

حزن نے ہم سے بیان کیا کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے خط کی قراءت میں موجود تھا جو عدی اور اہل بصرہ کی طرف تھا اور وہ یہ ہے:

اما بعد! بلاشبہ لوگوں میں اس شراب کے بارے میں کوئی بات تھی جس میں ان کے حکمران بگڑ گئے اور انہوں نے کچھ امور کی پاسبانی کی جن کی انہوں نے اپنی عقلوں کے ضائع ہو جانے کی وجہ سے یہ بے حرمتی کی اور ان کی عقلوں کی بے وقوفی نے ان کو حرام خون، حرام شرمگاہ اور حرام مال تک پہنچایا اور تمام وہ لوگ جو اس شراب کو حاصل کرتے تھے کہتے تھے ہم نے شراب پی ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور میری زندگی کی قسم! کہ ان امور نے مجھ پر حملہ کر دیا ہے اور حرام نے شدید جنگ کیلئے کشتی لڑی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلہ میں بہت سے پاکیزہ مشروبات سے کشادگی پیدا کی ہے جن سے نفوس میں شیریں پانی، دودھ اور ستو کی حاجت نہیں رہتی پس جو نبیذ بنائے وہ چمڑے کے ان مشکیزوں میں بنائے جن میں رال نہ لگی ہو ہمیں اطلاع ملی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹکوں، کدو اور رال لگے برتنوں کے نبیذ سے منع فرمایا ہے اور آپ فرماتے تھے ہر نشہ آور چیز حرام ہے پس اللہ نے جو کچھ حرام کیا ہے وہ اس سے اللہ کی حلال کردہ چیزوں سے بے نیاز ہو گئے اس کے بعد ہم نے جس شخص کو کوئی چیز پیتے پایا ہم اسے شدید سزا دینگے اور جس نے پوشیدگی میں کچھ پیا تو اللہ شدید سزا اور شدید عذاب دینے والا ہے اور میں نے تم پر آج حجت قائم کرنا چاہی ہے میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہم میں سے اور تم میں سے ہدایت پانے والے کو ہدایت میں زیادہ کرے اور ہم میں سے اور تم میں سے گنہگار کو آسانی اور عافیت سے توبہ کی طرف واپس لائے۔ والسلام علیک

۵۴۸۔ میں نے ابوعبداللہؒ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو شراب لگی چٹائی پر نماز پڑھے تو فرمایا کہ وہ نماز کو لوٹائے گا۔

نشہ آور چیز پینے والے پر صدقہ کی کراھت

۵۴۹۔ میں نے ابوعبداللہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے کوئی چیز صدقہ کی جائے اور اس کے قرابتدار بھی ہوں جو نشہ آور چیزیں پیتے ہوں؟ آپ نے فرمایا: شاید مخلوق میں ان سے بھی زیادہ ضرورتمند ہوں لیکن انہیں قرابت کی وجہ سے دیا جاتا ہے اور انہیں دراہم کا دیا جانا مجھے پسند نہیں۔ لیکن انہیں لباس دیا جاتا ہے۔

جو اپنے بیٹے کی طلاق کی قسم دے کہ وہ نشہ آور چیز کے ساتھ دوا پئے گا

۵۵۰۔ میں نے ہارون بن عبداللہ کو بیان کرتے سنا کہ ایک نوجوان میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میرے باپ نے مجھ پر طلاق کی قسم کھائی ہے کہ میں نشہ آور چیز کے ساتھ دوا نوش کروں۔ راوی کہتا ہے میں اسے ابوعبداللہ کے پاس لے گیا اور آپ کو بات بتائی؟ آپ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے یا آپ نے ''شراب'' فرمایا اور اسے اجازت نہ دی۔

۵۵۱۔ ابوعبداللہ نے العلاء بن المسیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: تمہارے بیٹے فطرت پر پیدا ہوئے ہیں پس تم ان کو نشہ آور چیز نہ پلاؤ بلاشبہ اللہ نے تمہاری شفاء ان چیزوں میں نہیں رکھی جو اس نے تم پر حرام کی ہیں۔

۵۵۲۔ ابوعبداللہ نے ہم سے بیان کیا کہ منصور نے بحوالہ ابووائل ہم سے بیان کیا کہ ہمارا ایک آدمی خیثم بن العداء یرقان سے بیمار ہوگیا تو اس کے لئے نشہ آور چیز بیان کی گئی

اس نے حضرت ابن مسعودؓ کی طرف پیغام بھیجا تو آپ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ نے تمہاری شفاء ان چیزوں میں نہیں رکھی جو اس نے تم پر حرام کی ہیں۔

سلائی کے بارے میں

۵۵۳۔ میں نے ابوعبداللہ سے ابریشم کی سلائی کے متعلق پوچھا؟ آپؒ نے فرمایا: جو مرد کیلئے ہو اس سے نہ سیا جائے اور جو عورتوں کیلئے ہو اس میں کچھ حرج نہیں۔

۵۵۴۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا یہ چوڑے گوٹ سیے جائیں؟ آپ نے فرمایا: اگر چوڑی شی ہو تو میں اسے پسند نہیں کرتا یہ بدعت ہے اور اگر درمیانی چیز ہو تو میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا اور آپ نے مردوں کے گریبان کی مانند عورتوں کیلئے بنانا ناپسند کیا۔

۵۵۵۔ ابوعبداللہ نے اپنی بیٹی کیلئے قمیص کاٹی اور میں موجود تھا آپ نے درزی سے کہا گریبان آگے بنا اور آپ نے اپنے چھوٹے بچوں کیلئے قمیصیں کاٹیں اور درزی سے کہا ان کے گوٹ باریک بناؤ اور آپ نے چوڑے بنانا ناپسند کیا۔

۵۵۶۔ محمد بن ہشام مروزی نے مجھ سے بیان کیا کہ میں وکیع کے پاس آیا اور میں آگے سے کھلنے والا جبہ پہنے ہوئے تھا اس کا گریبان آگے تھا جب وکیع نے اسے دیکھا تو فرمایا وہ اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ مرد' عورت کے لباس کی مانند پہنے۔

۵۵۷۔ میں نے ابوعبداللہ کیلئے ایک جبہ کاٹا اور اس کی گوٹ باریک بنائی میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا آپ نے کسی بوڑھے کو چوڑے گوٹ والا پایا ہے آپ نے فرمایا: نہیں۔

۵۵۸۔ عبدالصمد بن یحییٰ الدھقان نے مجھ سے بیان کیا کہ یزید بن ہارون نے ایک عبادت گزار درزی کو بلایا اور کہا اس لونڈی کے لئے قباء کاٹو' راوی کہتا ہے کہ درزی نے اپنے ہاتھ سے قینچی رکھ دی اور کہا اے ابوخالد! کس کی قباء! تو یزید خاموش ہو گیا۔

۵۵۹۔ ایک روز میں ابوعبداللہ کے پاس تھا تو آپ کے پاس سے ایک لونڈی قباء پہنے

گزری تو آپ نے کوئی بات کی میں نے پوچھا آپ اسے ناپسند کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں اسے کیسے ناپسند نہ کروں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں سے تشبہ اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

۵۶۰۔ ابوعبداللہ نے مجھے کہا کہ درزی سے کہو کہ وہ قمیص کے کاج موٹے بنائے وہ بسا اوقات انہیں پتلا بنا دیتے ہیں اور وہ جلد پھٹ جاتے ہیں اور آپ جب کپڑا کاٹتے تو بسا اوقات مجھے دھاگے خریدنے کا حکم دیتے اور میں انہیں درزی کو دیتا حتی کہ وہ ان سے کپڑے سیتا۔

۵۶۱۔ میں نے ابوعبداللہ سے ابن جریج کی حدیث کے متعلق پوچھا جو ابوملیکہ سے بحوالہ حضرت عائشہؓ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں میں سے مردوں کی طرح بننے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے' آپ نے فرمایا: اسے حجاج بن محمد نے ابن جریج سے اس اسناد کے بغیر روایت کیا ہے۔

۵۶۲۔ ابوعبداللہ نے عکرمہ سے بحوالہ ابن عباسؓ ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں میں سے مردوں کی طرح بننے والی عورتوں پر اور مردوں میں سے مخنث بننے والوں پر لعنت کی ہے۔

۵۶۳۔ میں نے ابوعبداللہ سے ایک محدث کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: میں نے اس پر عیب لگایا ہے اس کا لباس عبادت گزاروں کا لباس نہیں ہے۔

سندھی جوتے پہننا

۵۶۴۔ میں نے ابوعبداللہ سے سندھی جوتے پہننے والے شخص کے بارے میں پوچھا؟ آپ نے فرمایا: میں تو انہیں استعمال نہیں کرتا لیکن مخرج اور طین سے استعمال کرنا چاہتا ہوں اور جو زینت کا ارادہ کرے تو وہ استعمال نہ کرے اور آپ نے مخرج کے دروازے پر سندھی جوتے دیکھے تو مجھ سے پوچھا یہ کس کے ہیں؟ تو میں نے آپ کو بتایا آپ نے

فرمایا: ان جوتوں کا مالک شہزادوں سے تشبہ اختیار کرتا ہے۔

۵۶۵۔ میں نے ابوعبداللہ سے کہا: انہوں نے مجھے گھر میں بچوں کیلئے سندھی جوتے خریدنے کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا مت خریدنا' میں نے کہا: آپ انہیں بچوں اور عورتوں کیلئے ناپسند کرتے ہیں۔ فرمایا: ہاں میں انہیں ناپسند کرتا ہوں۔

۵۶۶۔ زیادہ بن ایوب کہتے ہیں کہ میں سعید بن عامر کے پاس تھا اور آپ کا نواسہ آپ کے پاس آیا اور اس کے پاؤں میں سندھی جوتا تھا آپ نے پوچھا یہ تجھے کس نے پہنایا ہے اس نے کہا میری ماں نے' آپ نے فرمایا: اپنی ماں کے پاس اور اسے کہو کہ وہ اسے اتار دے۔

سرخ رنگ کی کراہت

۵۶۷۔ میں نے ابوعبداللہ سے سرخ رنگ کا کپڑا پہننے والی عورت کے متعلق پوچھا؟ تو آپ نے اسے سخت ناپسند کیا اور فرمایا: اگر وہ زینت چاہتی ہے تو پھر نہ پہنے نیز فرمایا: کہتے ہیں کہ سب سے پہلے سرخ کپڑے پہننے والے فرعون اور قارون کی آل تھے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی'' فخرج علی قومه فی زینته''(القصص:۷۹) یعنی سرخ کپڑوں میں۔

۵۶۸۔ مجاہد نے اللہ کے قول ''فخرج علی قومه فی زینته'' کے بارے میں بیان کیا ہے کہ سرخ کپڑوں میں۔

۵۶۹۔ قتادہ نے ''فخرج علی قومه فی زینته'' کے بارے میں بیان کیا ہے کہ ایک ہزار سیاہی مائل سفید رنگ خچروں پر' جن پر ارجوان (ایک پھولدار درخت) کے گدیلے تھے۔

۵۷۰۔ مجاہد نے بحوالہ حضرت عائشہؓ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ گدیلے سے منع فرمایا ہے۔

۵۷۱۔ مالک بن عمیر سے روایت ہے کہ صعصعہ بن صوحان حضرت علیؓ کے پاس آیا اور آپ کو سلام کیا اور کہنے لگا یا امیر المومنین ہمیں اس بات سے روکئے جس سے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا ہے آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حریر و کتان سے مخلوط کپڑے، ریشم اور سرخ نرم کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

۵۷۲۔ میں ابو ھمام کے ہاں سے واپس آیا اور ابو عبداللہ کے پاس گیا اور میں نے خط نکالا اور آپ کو دیدیا کیا دیکھتے ہیں کہ اس شخص کے بارے میں احادیث ہیں جو سرخ گدیلوں پر سوار ہوتا ہے آپ نے فرمایا یہ زمانہ ہے جو اس قسم کی باتیں بیان کرتا ہے اور آپ نے انہیں ناپسند کیا اور ان کا انکار کیا۔

۵۷۳۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ تم میں سے کوئی شخص رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے قراءت نہ کرے اور نہ سرخ کپڑا پہنے۔

۵۷۴۔ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص دو سرخ کپڑے پہنے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اس نے سلام کیا تو آپ نے اسے جواب نہ دیا۔

۵۷۵۔ ابو عبداللہ نے میرے کوٹ کا استر سرخ دیکھا تو پوچھا تو نے اسے سرخ رنگ کیوں دیا ہے؟ میں نے کہا یہ کپڑے کے ٹکڑے ہیں جو کوٹ میں تھے آپ نے فرمایا: تو کس چیز کی پرواہ کرتا ہے کہ اس میں ٹکڑے ہوں میں نے پوچھا آپ اسے ناپسند کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں اور آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں مد (ایک پیمانہ) خریدوں آپ نے فرمایا: اس میں سرخی نہ ہو پھر فرمایا: وہ ایسی چیز ہے جس سے فائدہ نہیں اٹھایا جاتا اور یہ ظاہر بات ہے میں نے اس وجہ سے اسے ناپسند کیا ہے آپ نے مجھے فرمایا اسے جو سے نہ بدل، گندم کو ایک رطل اور تہائی وزن کرحتی کہ وہ اس کے برابر ہو جائے اور وہ صاع کا ۱/۴ ہے۔

۵۷۶۔ میں نے ابو عبداللہ سے پوچھا کہ سرخ کپڑے سے جنازے کو ڈھانپا جاتا ہے؟

آپ نے اسے ناپسند کیا میں نے پوچھا آپ کی رائے میں میں اسے کھینچ لوں آپ نے فرمایا: ہاں۔

۵۷۷۔ حرب بن میمون القاری نے ہم سے بیان کیا کہ ہم نے محمد بن سیرین کو نضر بن انس کو غسل دیتے دیکھا اور حسن موجود تھے حرب نے کہا میں ان کی خدمت کر رہا تھا حرب کا بیان ہے کہ محمد نے مجھ سے کہا ہمارے پاس کپڑا لاؤ میں آپ کے پاس سرخ کپڑا لایا محمد نے کہا یہ قارون کی زینت ہے تو حسن نے اسے کہا ہاں محمد نے اسے کہا میرے پاس کوئی دوسرا کپڑا لاؤ تو میں آپ کے پاس سبز کپڑا لایا تو آپ نے انہیں اس میں لپیٹ دیا۔

باریک اور دھاری دار کپڑے پہننے کی کراہت

۵۷۸۔ راوی کا بیان ہے کہ ابوعبداللہ کے گھر میں انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں ان کے لئے کپڑا خریدوں آپ نے مجھے فرمایا: وہ باریک نہ ہو میں زندہ اور مردہ کیلئے باریک کپڑے کو پسند نہیں کرتا، میں نے کہا انہوں نے مجھے کہا ہے کہ میں ان کیلئے نقش ونگار والا کپڑا خریدوں آپ نے فرمایا انہیں کہہ دو اگر تم نے ارادہ کیا ہے کہ میں اسے خریدوں تو نقش ونگار ادھیڑ دیئے جائیں گے میں نے کہا: وہ یہ نقش ونگار ہی تو چاہتے ہیں آپ نے فرمایا: اسے مت خریدنا۔

عورتوں کی مہندی اور اس کی ناپسندیدگی

۵۷۹۔ ایک عورت نے مجھے بتایا کہ ابوعبداللہ نے مجھے مہندی لگانے میں بیل بوٹے ڈالنے سے منع کیا اور فرمایا پورا ہاتھ ڈبو دے۔

۵۸۰۔ میں نے ابوعبداللہ کو مہندی کا ذکر کرتے سنا آپ نے بیان کیا حضرت عائشہؓ نے

فرمایا ہے مہندی کو چھوڑ دے۔

۵۸۱۔ ابن عون نے ہم سے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ کے دودھ شریک بھائی ابوسعید نے مجھے بحوالہ حضرت عائشہؓ بتایا کہ آپ سے مہندی کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دے۔

۵۸۲۔ تیمی نے ابوعثمان -- اور وہ النہدی نہیں ہے -- سے روایت کی ہے کہ ام الفضل بنت غیلان نے انسؓ کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ آپ سے زرد کپڑے؟ عورت کی گردن کے ہار؟ مہندی؟ اور نبیذ کے بارے میں دریافت کرتی ہے؟ تو آپ نے جواب بھیجا کہ آپ عورت کے لیے پسند کرتے ہیں کہ وہ نماز میں اپنی گردن میں کوئی چیز لٹکائے خواہ تسمہ ہی ہو اور آپ نے حدیث کا ذکر کیا اور آپ نے مہندی کے بارے میں فرمایا اور اس عورت کو حکم دیا کہ وہ اپنا سارا ہاتھ ڈبو دے۔

۵۸۳۔ ام عطیہ ان میں سے ایک عورت سے روایت کرتی ہے اس نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمرؓ کو نقش و نگار کرنے اور مہندی میں بیل بوٹے ڈالنے سے منع کرتے سنا۔

۵۸۴۔ زکریاؒ سے روایت ہے کہ آمنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ میں مدینہ میں دلہنوں کا سنگھار کیا کرتی تھی۔ میں نے حضرت عائشہؓ سے مہندی کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا جب اس میں بیل بوٹے نہ ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

۵۸۵۔ مغیرہ نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: کہ وہ نقش و نگار کو ناپسند کرتے ہیں اور ایک دفعہ ڈبونے میں رخصت قرار دیتے ہیں۔

کٹائی کرنے اور گدی کے مونڈنے کی کراہت

۵۸۶۔ میں نے ابوعبداللہ سے گدی کے مونڈنے کے متعلق پوچھا: آپ نے فرمایا یہ مجوس کا فعل ہے اور جو کسی قوم سے مشابہت کرے وہ انہی میں سے ہے۔

۵۸۷۔ ابوعبداللہ کو سنایا گیا۔ اور میں سن رہا ہوں۔ یحییٰ بن سعید نے بحوالہ ابوعبیدہؓ بیان

کیا کہ حذیفہؓ کو ایک چیز کی دعوت دی گئی تو آپ نے اعاجم کے کچھ لباس دیکھے تو آپ باہر نکل گئے اور فرمایا جو کسی قوم سے مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہی میں سے ہے۔ اور ابوعبداللہ حجامت کے وقت کے سوا، گدی کو نہیں منڈاتے تھے۔

۵۸۸۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا کہ مرد کے لیے اپنی گدی یا اپنے چہرے کا منڈانا ناپسند کیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا میں تو اپنی گدی کو نہیں منڈاتا اور اس بارے میں قتادہ سے مرسل حدیث مروی ہے جس میں ناپسندیدگی پائی جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا گدی کا منڈانا، مجوس کا فعل ہے اور حجامت کے وقت اجازت ہے۔

۵۸۹۔ میں نے مثنی انباری کو بیان کرتے سنا کہ میں نے ابوعبداللہ سے گدی کے منڈانے کے متعلق پوچھا؟ آپ نے فرمایا حجامت کے وقت کے سوا اسے نہ منڈایا جائے۔

۵۹۰۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا' چہرے کی کٹائی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ نے فرمایا قینچی اس پر آتی ہے اور آپ نے موچنے کے ساتھ چہرے سے بالوں کے اکھیڑنے کو ناپسند کہا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال اکھیڑنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

بالوں میں موباف باندھنے کی کراہت

۵۹۱۔ میں نے ابوعبداللہ سے اپنے سر کے ساتھ موباف باندھنے کے بارے میں پوچھا؟ آپ نے اسے ناپسند کیا۔

۵۹۲۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈانٹا ہے کہ عورت اپنے سر کے ساتھ ملا کر کوئی چیز باندھے۔

۵۹۲۔ میں نے ایک عورت کو بیان کرتے سنا کہ ابوعبداللہ کے پاس شانہ گروں کی ایک عورت آئی اور کہنے لگی میں عورت کے سر کے ساتھ موباف باندھتی ہوں اور اس کی کنگھی کرتی ہوں آپ مجھے بتائیے کہ میں نے جو کمایا ہے اس سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا

نہیں اور آپ نے اس کی کمائی کو حضرت نبی کریم ﷺ کی نہی کی وجہ سے ناپسند کیا اور فرمایا وہ اس مال سے پاکیزہ تر مال سے ہوگا۔

۵۹۴۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا کہ بڑی عمر کی عورت اپنے سر سے موباف باندھ سکتی ہے؟ آپ نے اسے اجازت نہ دی اور میرے خیال میں آپ نے یہ بھی فرمایا خواہ وہ سفید صوف ہی ہو اور مسکرائے۔

۵۹۵۔ ہشام نے ہم سے بیان کیا کہ فاطمہ بنت المنذر نے بحوالہ حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ مجھ سے بیان کیا کہ ایک انصاری عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میری ایک دلہن بیٹی ہے اور وہ اپنے بال اکھیڑتی ہے اگر میں اس کے سر کے ساتھ بال جوڑوں تو کیا مجھے گناہ ہوگا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی عورت پر لعنت کی ہے۔

۵۹۶۔ ابوعبداللہ نے بحوالہ عبداللہ ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی اور گودنے والی اور گدوانے والی عورت پر لعنت کی ہے۔

۵۹۷۔ ابن سیرین نے بحوالہ معقل بن یسار روایت کی ہے کہ ایک انصاری نے ایک عورت سے شادی کی تو اس کے بال گر گئے اس شخص نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بال جوڑنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی عورت پر لعنت کی۔

۵۹۸۔ میں ابوعبداللہ کے پاس آیا تو میں نے ایک عورت کو ایک بچی کو کنگھی کرتے دیکھا میں نے شانہ گر عورت سے (جب وہ اس کے سر کو موباف سے باندھ چکی) کہا تو بچی کو کیوں نہیں چھوڑتی حالانکہ وہ کہہ چکی ہے کہ میرے باپ نے مجھے منع کیا ہے اور یہ کہ وہ غصے ہوتا ہے۔

سر کا منڈانا

۵۹۹۔ میں نے ابوعبداللہ سے سر کے منڈانے کے متعلق پوچھا؟ تو آپ نے اسے ناپسند کیا میں نے کہا آپ اسے ناپسند کرتے ہیں آپ نے فرمایا سخت ناپسند کرتا ہوں پھر فرمایا معمر، منڈانے کو ناپسند کرتے تھے اور میں بھی اسے ناپسند کرتا ہوں اور ابوعبداللہ نے حضرت عمر بن الخطابؓ کی حدیث سے حجت پکڑی آپ نے ایک شخص سے کہا اگر میں نے تجھے سر منڈے ہوئے پایا تو میں اسے ماردوں گا جس میں تیری آنکھیں بھی ہوں گی۔

۶۰۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لٹ چھوڑنے سے منع فرمایا ہے۔ (یعنی سارے سر کا تو حلق کر دیا جائے اور بالوں کا ایک گچھا چھوڑ دیا جائے)

۶۰۱۔ میں نے اپنے ایک دوست کو دیکھا اس نے ابوعبداللہ کے پہلو میں نماز پڑھی اور اس نے اپنے بال جڑ سے اکھیڑے ہوئے تھے اور ابوعبداللہ نے خیال کیا کہ وہ سر منڈا ہے آپ نے اسے رات کو دیکھا تھا آپ نے مجھے پوچھا تو اسے جانتا ہے؟ میں نے کہا ہاں، آپ نے فرمایا میں نے ارادہ کیا ہے کہ اس کے سر منڈانے کے بارے میں اس سے سخت کلامی کروں۔

چونے کی کراہت

۶۰۲۔ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا کہ کچھ لوگ دلیل دیتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو چونا گچ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ دیواروں کو چونا گچ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا اس میں کون سی دلیل ہے؟ اور آپ نے اس کا انکار کیا۔

۶۰۳۔حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو چونا گچ کرنے اور ان پر عمارت بنانے سے منع فرمایا ہے۔

۶۰۴۔میں نے ابوعبداللہ سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا کیا وہ چونا گچ کرے؟ آپ نے فرمایا رہی گھر کی زمین سو وہ انہیں مٹی سے بچائے گا اور آپ نے دیواروں کے چونا گچ کرنے کو ناپسند کیا۔

۶۰۵۔ابوعبداللہ نے ایک شخص کا ذکر کیا اور فرمایا میں نے اسے اپنے گھر کی چھتوں کو مصور کرنے سے منع کیا ہے پھر فرمایا اس نے عمارت بنائی اور دیواروں کو چونا گچ کیا یہ ایسا عمل ہے جو اس پر بوجھ ڈالے گا اسے اجر نہ ملے گا اور آپ نے دیواروں کے چونا گچ کرنے کو ناپسند کیا۔

مساجد کو چونا گچ کرنے اور خوبصورت بنانے کی کراہت

۶۰۶۔میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا کہ ابن اسلم طوسی اپنی مسجد کو چونا گچ نہیں کرتے اور نہ ہی طوس میں کوئی چونا گچ مسجد ہے ہاں ایک قلعہ ہے جسے انھوں نے چونا گچ کیا ہے ابو عبداللہ نے فرمایا وہ دنیا کی زینت میں سے ہے۔

۶۰۷۔حضرت ابوالدرداءؓ نے فرمایا: جب تم اپنے مصاحف کو آراستہ کرو گے اور اپنی مساجد کو خوبصورت بناؤ گے تو تم پر ہلاکت آئے گی۔

۶۰۸۔ابوقلابہ نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مساجد پر فخر کیا جائے گا۔

۶۰۹۔ابوفزارہ نے یزید اصم سے بحوالہ حضرت ابن عباسؓ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے مساجد کے چونا گچ کرنے کا حکم نہیں دیا گیا اور حضرت

ابن عباسؓ نے فرمایا ہے ایسا اس وجہ سے ہے کہ وہ ضرور انہیں، یہود و نصاریٰ کی طرح خوبصورت بنائیں گے۔

٦١٠۔ابوفزارہ نے مسلم البطین سے روایت کی ہے کہ وہ تیم کی مسجد کے پاس سے گذرے اور وہ بلند تھی آپ نے کہا یہ تیم کا گرجا ہے۔

٦١١۔میں نے ابوعبداللہ سے ایک تعمیر شدہ مسجد کا ذکر کیا اور اس پر بہت مال خرچ کیا گیا ہے آپ نے انا اللہ کہا اور میں نے جو کہا اس کا انکار کیا۔

٦١٢۔عبداللہ بن میسرہ نے اپنے شیخ سے روایت کی ہے کہ حضرت عثمانؓ نے مسجد کے قبلہ میں لیموں کا درخت دیکھا تو آپ کے حکم سے اسے توڑ دیا گیا۔

٦١٣۔ابوعبداللہ نے بیان کیا کہ لوگوں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مسجد کو سرنگیں کیا جائے؟ آپ نے فرمایا نہیں حضرت موسیٰ کے چھپر کی طرح چھپر ہو۔ ابوعبداللہ نے بیان کیا کہ یہ ایک سرے کی مانند چیز ہے جس سے لیپ کیا جاتا ہے یعنی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں اجازت نہیں دی۔

٦١٤۔طاؤس روایت ہے کہ حضرت معاذؓ ہمارے علاقے میں آئے اور وہ ہم سے تہائی اور چوتھائی کا کاروبار کرتے تھے آپ نے اسے نہ بدلا، آپ سے پوچھا گیا اگر آپ حکم دیتے تو ان چٹانوں اور لکڑیوں کو آپ کے لیے اکٹھا کر دیا جاتا اور آپ اپنے لیے مسجد بنا لیتے آپ نے فرمایا میں ڈرتا ہوں کہ قیامت کے روز اپنی پشت پر اس کے اٹھانے کا مکلّف کیا جاؤں۔

چھت میں نقش و نگار کرنے کی کراہت

٦١٥۔ابوبکر کا بیان ہے کہ میں نے ابوعبداللہ کے احاطے میں ایک گھر دیکھا جس میں تصاویر تھیں اس کا چھت سیاہ و سفید تھا ہم نے اسے مٹا دیا اور آپ ہمارے ساتھ تھے حتیٰ کہ ہم نے ساری چھت کو سفید کر دیا اور آپ نے احنف بن قیس کی حدیث کا ذکر کیا کہ وہ

سفر سے آئے اور انہوں نے آپ کے گھر کی چھتوں کو سرخ کر دیا تو آپ نے فرمایا میں اس میں داخل نہیں ہوا حتیٰ کہ اسے تبدیل کر دیا گیا۔

۶۱۶۔حسن نے احنف بن قیس سے روایت کی ہے کہ وہ سفر سے آئے تو آپ کے دوستوں نے آپ سے کہا کیا تو دیکھتا نہیں؟ تو آپ نے کہا میں تم سے معذرت خواہ ہوں میں اس میں داخل نہیں ہوا حتیٰ کہ چھت کو تبدیل کر دیا گیا۔

۶۱۷۔عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ضیافت کی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ سے کہا اگر ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ساتھ کھاتے اور آپ نے حدیث کا ذکر کیا اور آپ نے فرمایا میرے لیے یا نبی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ نقش و نگار والے گھر میں داخل ہو۔

غیبت کی کراہت

۶۱۸۔میں نے ابوعبداللہ سے ایک شخص کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا میرے نفس میں لوگوں کے ذکر سے غفلت پائی جاتی ہے۔

۶۱۹۔ایک شخص کا آپ سے ذکر کیا گیا تو اس نے فرمایا میں صرف بھلائی کو جانتا ہوں آپ سے کہا گیا آپ کا قول جو اس کے بارے میں ہے وہ اس قول کے خلاف ہے جو اس کا آپ کے بارے میں ہے؟ تو آپ مسکرائے اور فرمایا میں صرف بھلائی کو جانتا ہوں وہ جو کہتا ہے اسے زیادہ جانتا ہے تو چاہتا ہے میں وہ بات کہوں جو میں نہیں جانتا اور آپ نے فرمایا اللہ سالم پر رحم کرے اس کی سواری نے ایک شخص کی سواری کو دھکیل دیا تو اس شخص نے سالم سے کہا میں تجھے برائی کا استاد سمجھتا ہوں اس نے کہا تو دور نہیں ہوا۔

۶۲۰۔سفیان نے سلیمان سے بحوالہ ابورزین روایت کی ہے کہ اس نے بیان کیا کہ ایک شخص فضیل بن بزوان کے پاس آیا اور کہنے لگا فلاں شخص آپ کی غیبت کرتا ہے آپ

نے کہا میں اسے غصہ دلاؤں گا جس نے اسے حکم دیا ہے اللہ مجھے اور اس کو بخشے، آپ سے پوچھا گیا اسے کس نے حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا شیطان نے۔

۶۲۱۔ جبیر بن عبداللہ نے ہم سے بیان کیا کہ میں نے وھب بن منبہ کو دیکھا کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ فلاں شخص آپ کی غیبت کرتا ہے، وھب نے کہا کیا شیطان نے تیرے سوا کوئی شخص نہیں پایا جسے ہلکا جانے؟ اور جلد ہی وہ شخص بھی آ گیا تو آپ نے اس کی نشست کو بلند کیا اور اس کی تکریم کی۔

۶۲۲۔ میں نے اپنے ایک دوست کو ایک شخص کا ذکر کرتے سنا اس نے بیان کیا کہ ابراہیم بن ادہم نے مکہ میں اپنے ماموں کے قاتل کو دیکھا تو آپ نے اس کی طرف ہدیہ بھیجا اس سے پوچھا گیا آپ اسے ہدیہ بھیجتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں نے صرف اپنے دل کی درستگی چاہی ہے۔

۶۲۳۔ ابوعبداللہ کو عبدالوہاب بحوالہ قتادہ (تفسیر سعید میں) "ولمن خاف مقام ربه جنتان" سنایا گیا اور میں سن رہا ہوں کہ اللہ کے لیے ایک مقام ہے وہ اسے قائم کرنے والا ہے اور مومنین اس مقام سے ڈر گئے ہیں اور انہوں نے اللہ کے لیے عمل کئے اور کوشش و مشقت سے برابر کام کئے اور دن اور رات اللہ کے لیے تکلیف اٹھائی۔

آسودہ حالی کا بیان

۶۲۴۔ میں نے ابوعبداللہ کو فرماتے سنا کہ میں ستر سال سے زیادہ عرصے میں ہر قسم کی آسودہ حالی میں ہوں نیز فرمایا جسے دنیا سے کم ملا اس کا حساب بھی کم ہوا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ ایک شخص نے کہا ہے کہ احمد بن حنبل اور بشر بن حارث میرے نزدیک زھاد میں سے نہیں ہیں اس لیے احمد کے لیے روٹی ہے وہ اسے کھاتا ہے اور بشر کے لیے دراہم ہیں جو خراسان سے اس کے پاس آتے ہیں۔ ابوعبداللہ مسکرائے اور فرمایا کیا میں زھاد میں سے ہوں؟

۶۲۵۔ میں نے ابوعبداللہ کو سنایا ابومغیرہ نے کہا کہ جریر نے بحوالہ راشد ہم سے بیان کیا کہ اس سے پوچھا گیا کہ آسودہ حالی کیا ہے؟ اس نے کہا دل کی خوشی۔ اس سے پوچھا گیا۔ دولت مندی کیا ہے؟ اس نے کہا جسم کی صحت۔

۶۲۶۔ ابوعبداللہ کو حسن بن موسیٰ اور یونس بن محمد نے بحوالہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سنایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس آئے تو میں نے انہیں تازہ کھجوریں کھلائیں اور انہیں پانی پلایا تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ وہ آسودہ حالی ہے جس کے متعلق قیامت کے روز تم سے پوچھا جائے گا۔

۶۲۷۔ ابوعبداللہ کو ابن ابی نجیح سے بحوالہ مجاہد ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم سنایا گیا آپ نے فرمایا: دنیا کی لذت کی ہر چیز کے متعلق پوچھا جائے گا۔

۶۲۸۔ ابوعبداللہ کو بکیر بن عتیق سے بحوالہ سعید بن جبیر سنایا گیا کہ آپ کے پاس شہد کا ایک گھونٹ لایا گیا تو آپ نے فرمایا یہ اس آسودہ حالی میں سے ہے جس کے متعلق تم سے پوچھا جائے گا۔

۶۲۹۔ ابوعبداللہ کو عن قتادہ، عن عبداللہ بن مطرف عن ابیہ سنایا گیا وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اور آپ الھاکم التکاثر حتی زرتم المقابر پڑھ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا ابن آدم کہتا ہے میرا مال میرا مال، تیرے مال میں سے تیرا مال وہی ہے جو تو نے کھایا اور فنا کر دیا یا صدقہ کیا اور ختم کر دیا یا پہنا اور بوسیدہ کر دیا۔

۶۳۰۔ ابوعبداللہ کو سنایا گیا اور میں بھی سن رہا ہوں کہ معمر نے بحوالہ قتادہ ہمیں اللہ کے قول الھاکم التکاثر کے بارے میں بتایا کہ لوگوں نے کہا ہم بنی فلاں سے زیادہ ہیں اور فلاں بنی فلاں سے زیادہ ہے پس اس بات نے انہیں غافل کر دیا حتی کہ وہ گمراہ ہو کر رہ گئے۔

۶۳۱۔ ابوعبداللہ کو سنایا گیا اور میں سن رہا ہوں عبدالرزاق نے معمر سے بحوالہ قتادہ اللہ کے قول ''علم الیقین'' کے بارے میں ہمیں بتایا کہ ہم بیان کرتے تھے کہ یہ موت ہے۔

۶۳۲۔ ابوعبداللہ کو قتادہ کے حوالہ سے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے قول (ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم) کا کیا مطلب ہے؟ تو فرمایا کہ حق تعالیٰ ہر نعمت کے بارے میں سوال کریں گے۔

۶۳۳۔ معمر نے بیان کیا کہ حسن اور قتادہ کہا کرتے تھے تین باتوں کے متعلق ابن آدم کو نہیں پوچھا جائے گا اور ان کے علاوہ باتوں میں سوال اور حساب ہوگا الا ماشاء اللہ۔ وہ لباس جس سے وہ اپنی شرمگاہ کو چھپاتا ہے اور وہ ٹکڑا جس سے وہ اپنی کمر کو مضبوط کرتا ہے اور وہ گھر جو اسے گرمی اور سردی سے بچاتا ہے۔

۶۳۴۔ ابوعبداللہ نے ابوعوانہ سے بحوالہ عاصم ہم سے بیان کیا کہ ابووائل کا ایک سرکنڈوں کا گھر تھا اس میں وہ اور ان کا گھوڑا ہوتے تھے پس جب وہ جنگ کو جاتے تو اسے توڑ پھوڑ دیتے اور اس کے سرکنڈوں کو صدقہ کر دیتے اور جب واپس آتے تو اس کی تعمیر شروع کر دیتے۔

۶۳۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ نے بحوالہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہم سے بیان کیا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم اپنے بانس یا لکڑی کے جھونپڑے کو درست کر رہے تھے جو بوسیدہ ہو گیا تھا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں معاملے کو اس سے بھی تیز تر خیال کرتا ہوں۔ یا آپ نے اس مفہوم کی بات کی۔

۶۳۶۔ ابوعبداللہ کو (تفسیر شیبان میں) قتادہ اور یونس سے الھاکم التکاثر حتی زرتم المقابر کے بارے میں بحوالہ قتادہ سنایا گیا کہ آپ نے فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ ہم بنی فلاں سے زیادہ ہیں اور بنی فلاں سے زیادہ عزت والے ہیں اور ہر روز وہ پے در پے زمین کی طرف گر رہے ہیں۔ یونس نے بیان کیا کہ آخرت کی طرف پے

در پے گر رہے ہیں قسم بخدا وہ ہمیشہ ایسے ہی رہیں گے حتیٰ کہ وہ اہل قبور میں سے ہو جائیں گے۔

اور **کلا لو تعلمون علم الیقین** کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ ہم بیان کرتے تھے کہ یقین یہ ہے کہ وہ جانتا ہے کہ اللہ اسے موت کے بعد اٹھانے والا ہے اور اللہ کے قول **ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم** کے بارے میں فرمایا کہ وہ جانتا ہے کہ اللہ نے ہر بندے کو جو نعمتیں دی ہیں ان کے بارے میں اور اپنے حق کے بارے، اس سے پوچھنے والا ہے۔

٦٣٧۔ بکیر بن عتیق بیان کرتے ہیں کہ میں سعید بن جبیر کے پاس ایک پیالہ لایا اس میں ایک بار پینے کا پانی تھا اس نے اسے پیا پھر فرمایا اس کے متعلق تمہیں ضرور پوچھا جائے گا؟ میں نے پوچھا کیوں؟ اس نے فرمایا میں نے اسے پیا ہے اور اس سے لذت حاصل کی ہے۔

٦٣٨۔ حسن سے روایت ہے کہ جب آیت **لتسئلن یومئذ عن النعیم** نازل ہوئی تو صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ کس آسودگی کے متعلق ہم سے پوچھا جائے گا حالانکہ ہماری تلواریں ہمارے کندھوں پر ہیں اور ساری زمین ہمارے لیے جنگ ہے ہم سے ایک بغیر ناشتے کے صبح کرتا ہے اور شام کے کھانے کے بغیر شام کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو تمہارے بعد ہوں گے تم ان سے بہتر ہو ان میں سے ایک کے پاس صبح کو بڑا پیالہ لایا جائے گا اور شام کو بھی بڑا پیالہ لایا جائے گا وہ ایک غلہ میں صبح کرے گا اور ایک غلہ میں شام کرے گا تم اپنے گھروں کو یوں ڈھانپو گے جیسے کعبہ کو ڈھانپا جاتا ہے اور ان میں موٹاپا پھیل جائے گا۔

٦٣٩۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بحوالہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا۔ میری امت کا بہترین زمانہ وہ ہے جس میں میں مبعوث ہوا ہوں پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو ان کے قریب ہوں گے پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہوں گے۔

پھر وہ لوگ پیدا ہوں گے جو بغیر گواہی طلب کئے گواہی دیں گے اور بغیر حلف طلب کئے حلف اٹھائیں گے اور بغیر امین بنائے خیانت کریں گے اور ان میں موٹاپا پھیل جائے گا۔

۶۴۰۔ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ قیامت کے روز کہے گا اے ابن آدم! کیا میں نے تجھے اونٹوں اور گھوڑوں پر سوار نہیں کر دیا اور عورتوں کو تجھ سے نہیں بیاہا اور تجھے چوتھائی لینے والا اور سرداری کرنے والا نہیں بنایا' بتا اس کا شکر کہاں ہے؟

تم الکتاب

والحمدلله وحده و صلواته علی سیدنا محمد و آله واصحابه وسلم و شرف وکرم
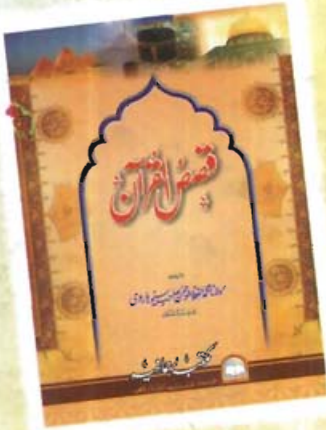
ہماری چند دیگر
خوبصورت اور
معیاری مطبوعات
کیمیائے سعادت
قصص القرآن
ریاض الصالحین
MAKTABA-E-REHMANIA
مکتبہ رحمانیہ
اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار
لاہور۔ پاکستان
Phone: 042 - 7224228